Title - TASLIYATUL MASAAB.

Creator - N.A.

Publisher - Matba Mufeed Aam (Agra)

Date - 1887.

Pages - 94

Subjects - Islam - Tareekh / Tazkira - Sahaba.
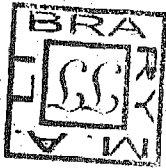
# تسلیة المصاب

طبع فی مطبع مفید عام الکائن

فی بلدة آگره سنة ۱۳۰۵

الهجریة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الکبیر المتعال علی کل حالٍ وفی کل حالٍ وبکل حالٍ ومع کل حالٍ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد المصطفیٰ علی جملۃ الناس والمرتضیٰ منہم علی التفصیل والاجمال وعلی صحبہ والآل ما طلع ہلال ولمع آل **اما بعد** یہ ایک رسالہ مختصر ہے بیان میں تحمل بلایا ومحن کے باقتدار جماعۂ انبیاء علیہم السلام واقتفاء زمرۂ صدیقین وشہداء وصالحین وملوک مسلمین رضی اللہ عنہم اجمعین اگرچہ وجہ اسکی تالیف کی خاص ہے کہ جب مین ۱۳۰۱ہجری سے مبتلائے محن ہوا تو مینے اپنے دل کو تذکرِ احوال سلف صلحاء سے تسلی بخشی اور یہ رسالہ لکھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ دنیا سجن مومن وجنت کافر ہے جسطرح کہ حدیث مرفوع ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے لیکن نفع اس تالیف کا انشاء اللہ تعالیٰ جملہ مومنین کو عام ہوگا کیونکہ اس دار ناپائدار اور اس خاکدان فنا نشان مین کوئی مسلمان ایسا نہ کسی وقت مین بھی ولادت سے تا وفات کسی ایک نہ ایک قلت وعلت وذلت مین گرفتار رہتا ہے پہلی علت ولادت ہے دوسری بلا حیات ہے تیسری بلا ممات ہے چوتھی بلا البعث بعد الموت ہے کوئی یہ چاہے کہ مین پیدا ہونے سے مرنے تک آرام سے بسر کرون

کوئی حزن والم اور کسی طرح کا ہم وغم نہ دیکھیں تو یہ بات کسی فرد بشر کو میسر نہیں ہو سکتی ہے آدم
ابو البشر ہی جبکہ ان تکالیف سے محفوظ نہ رہے وکان ذالک فی الکتاب مسطورا تو اونکی اولاد
کو کب اس بات کی توقع رکھنا پہنچتا ہے پہلی تکلیف اونکی یہ تھی کہ وہ جنت سے ساتھ کمال حسرت
کے نکالے گئے پھر دنیا میں آکر ایک سال تک حوا سے جدا رہے پھر صدہا سال اپنے گناہ پر
نادم ہوکر رویا کئے پھر زمین پر رہکر مشاق کسب رزق میں مبتلا ہوئے یہانتک کہ انتقال کیا
اسی طرح ہر بشر کی تکلیف ومصیبت مہد سے تا لحد جدا جدا ہوتی ہے اور شدت وخفت اون آفات
کی ایک امر اضافی ہے کسیکو ذراسی تکلیف برابر ایک پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے ؎

ناز پرورده چو تاب ستم عشق نداشت
یار را نام جفا پیشه و بدکیش نهاد

اور کسیکو پہاڑ برابر تکلیف ایک ذرہ بھر خیال میں نہیں آتی ؎

نه شادی داد سامانی نه غم آورد نقصانی
به پیش همت ما هر چه آمد بود مهمانی

کچھ یہ مصائب اس دار غرور کے عامۃ البلوی ہیں اور سارے افراد نوع بشر اوسمیں شریک حال
ہیں کیا مومن اور کیا غیر مومن فقط اتنا تفاوت ہے کہ آخرت میں یہ جراحات دنیاوی مومن
کے لئے راحات جاودانی ہو جاتے ہیں اور واسطے کافر کے یہ محن دنیا میں آفات اور عاقبت میں
عقوبات ابدی ٹھہرتے ہیں کیونکہ مومن ہر بلا پر صبر کرکے استحقاق اجر بیحساب کا حاصل کرتا ہے
اور غیر مومن وفاسق جزع وفزع میں مبتلا ہوکر خسر الدنیا والآخرۃ ہو جاتا ہے انواع محن وفتن کی
بہت ہیں سبکا ضبط کرنا اسجگہ ممکن نہیں ہے پھر اون انواع کے افراد ہیں جو کہ افراد نوع بشر میں کبھی جمعاً اور کبھی فرداً فرداً پائے جاتے ہیں
لیکن اصول اونکے پانچ قسم سے باہر نہیں ہوتے ایک خوف دوسرے جوع تیسرے نقص الانفس
چوتھے نقص ثمرات پانچویں نقص اموال قرآن پاک میں ان اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہے
وقوع ان بلایا ومحن کا اہل ایمان پر غالبا بسبب ارتکاب معاصی کے ہوا کرتا ہے کما قال اللہ تعالی
وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر اور کبھی بطور آزمایش کے
کما قال تعالی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس

والثمرات وبشر الصابرین ہنا علی ذلک اس جملہ صالحہ مین کچھہ آیات کچھہ احادیث جو بیانمین وقوع
مصائب اور ثبوت اجر تحمل بلایا کے آئے ہین اور کچھہ احوال ابتلاء انبیاء و ملوک و صلحاء کا لکھا گیا ہے
یہ اسلئے کہ حصول علم سے غالبًا وقوع آفت کا شخص آفت زدہ پر سبک ہو جاتا ہے اور وہ عواقب
امور پر اطلاع پاکر موفق بصبر جمیل ہوا کرتا ہے بلکہ جسکی معرفت ساتھہ افعال آلہیہ و ایام اللہ کی زیادہ
ہوتی ہے وہ اسجگہ کے مصائب پر خوشدل رہتا ہے اوسکو کوئی رنج و اندوہ دنیاوی شدت سے
دامنگیر حال نہین ہوتا بلکہ وہ نزدیک ہر بلیہ کے شہود ایک نعمت الٰہی کا کرتا ہے اور جیسی خوشی
کہ ضعفاء الایمان کو حصول مرادات دنیاوی سے لاحق حال ہوتی ہے اوس سے زیادہ اس شخص
کو بسبب صبر علی البلاء پر میسر آتی ہے ؎

| چہ خوش بودی دل تنگ مادری واکرد | خدا دراز کند عمر زخم کاری ما |
|---|---|

اور جسکو علم نہین ہوتا ہے اور معرفت سے ایام اللہ و افعال اللہ کے حرمان نصیب و جاہل نفس پیدا
ہے اوسپر الم ہر مصیبت ادنی کا بھی مضاعف ہو جاتا ہے اور اوسکے دل و زبان سے کلمات ناشائستہ
بلکہ الفاظ کفر نکلنے لگتے ہین اور وہ اپنے رب معبود کے ساتھہ بدگمانی پیدا کرتا ہے اور تاخیر کشف
غمہ سے مایوس ہوکر رحمت الٰہی سے ناامید ہونے لگتا ہے اوسکی یہ حالت پر ملالت نفس اوس مصیبت
سے چشم بصیرت مین زیادہ ہے اسلئے حاصل کرنا اس علم کا ہر مسلمان پر واسطے تکمیل اسلام و تحمل
بلا و اختیار صبر کے واجب ہے یہ وہ علم ہے جسکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور رسول اللہ
صلعم نے سنت مطہرہ مین ارشاد فرمایا ہے یہی ایک جگہہ اس دین حق مین ایسی ہے کہ وہان
امتحان بندہ کے ایمان کا لیا جاتا ہے پھر خواہ وہ بسابقہ سعادت ازلی کھرا نکلے یا بسابقہ شقاوت
قدیم کھوٹا ٹھیرے حدیث شریف مین آیا ہے السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من
شقی فی بطن امہ اور یہ بھی فرمایا ہے کل میسر لما خلق لہ اما من کان من اهل السعادة
فسییسر لعمل السعادة واما من کان من اهل الشقاوة فسییسر لعمل الشقاوة رواه
الشیخان عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعًا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جو نیک بختی یا بدبختی شکم مادر

مین مقدر ہوچکی ہے اوسیکا ظہور شکم سے باہر آکر تا دم مرگ ہوتا رہتا ہے مثلاً جو کوئی سعید ٹہیر چکا ہے تو اوس سے دنیا مین بہی وہی کام سر انجام ہوتے ہین جو کہ سراپا سعادات و حسنات ہین وہ چاہے یا نچاہے سابقۂ قضا و قدر اوسپر غالب ہی آتا ہے پہر اگر اوس سے بہولے بھٹکے کوئی قصور و گناہ بہی ہوجاتا ہے تو وہ پہر پہر اکر اور اوس گناہ سے تائب و مستغفر ہوکر حسنات ہی کی طرف رجوع لاتا ہے اور بعد اعمالی سیئہ کے احتمال حسنہ کا کرنے لگتا ہے اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا ؎

هر در آمد بنده بگریخته ۔ آبروی خود بعصیان ریخته

اسی طرح جو کوئی بیشتر شقی ٹہیر چکا ہے تو اوس سے اگر اتفاقاً کوئی نیک کام بہی بن جاتا ہے تو وہ اوسکی کچہہ قدر و منزلت نہین جانتا وہ بسابقۂ ازل طرف ارتکاب معاصی ہی کی رجوع لاتا ہے اور تمام سعادت اپنی اسی عیش فانی مین سمجہتا ہے ؎

باز ہوای چمنم آرزوست ۔ جلوۂ سرو و سمنم آرزوست

اسی جگہہ سے شخص اول پر مصائب دنیا وی نہایت اہون و اسہل ہوجاتے ہین اور شخص ثانی پر ایک ادنی تکلیف مثل ایک پہاڑ کے ہوجاتی ہے حالانکہ نہ آنا کسی تکلیف کا دنیا مین مومن پر ایک علامت ہے سخط خدا کی الا ماشاء اللہ اسی طرح مبتلا ہونا مومن کا محن مین دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے کیونکہ اللہ تعالی دنیا اوسیکو دیتا ہے جسکو دشمن رکہتا ہے اور دنیا سے اوسیکو بچاتا ہے جسکو وہ دوست رکہتا ہے حدیث قتادہ بن نعمان مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی دوسری حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ان اللہ لا یظلم مومنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا و یجزی بہا فی الآخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرۃ لم یکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم یعنی اللہ تعالی کسی مومن پر ظلم نہین کرتا ہے اوسکی ہر نیکی پر یہان بہی اوسکو بہتر ہی دیتا ہے اور آخرت مین بہی اجر بخشتا ہے اور کافر سے اگر کوئی کام اللہ کے لیے اسجگہ بنجاتا ہے تو اوسکے عوض یہان کہانا پینا ہے آخرت

مین اوسکے لئے کوئی نیکی نہین ہوتی ہے جسکی جزا اوسکو ملے سو صبر کرنا مومن کا بلا پر اور تحمل کرنا ایذا کا طرف سے غیر کے ایک عمدہ حسنہ ہے جسکا اجر یہان اور وہان دونون جگہہ اوسکو ملیگا بخلاف کافر کہ اگر اوسنے فرضًا کسی بلا پر صبر کیا تو ثمرہ اوسکا اسی جگہہ اوسکو ملجاتا ہے کہ وہ یہان آسودہ حال رہتا ہی وہان نا آسودہ مآل ہوگا قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحاب النار یہ آیت تو حق مین کفار کے ہے رہے فساق سو اونکا حال دوسری آیت مین یون ارشاد فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتہم ساء ما یحکمون یعنی فاسق برابر صالح کے نہین ہے فاسق کا جینا مرنا برابر ہوتا ہے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم جنت اونہین لوگون کے لئے ہے جو نہ طالب علو ہین اور نہ جالب فساد کما قال تعالی تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین ایسے ہی لوگ سکارہ دنیا پر صابر اور مصائب اس خاکدان فانی پر شاکر رہتے ہین کیونکہ اونکو یہ بات معلوم ہے کہ حجبت النار بالشھوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ من حدیث ابی ھریرۃ یرفعہ میرے نزدیک یہی ایک حدیث واسطے تحمل اذی و بلایا کے کفایت کرتی ہے کیونکہ احمق بدایت کو دیکھتا ہے اور عاقل نہایت پر نظر کرتا ہے دنیا فرضًا اگر زر خالص ہو مگر غایت اوسکی فنا ہو اور آخرت اگر سفال ہو اور نہایت اوسکی بقا ہو تو کوئی دانشمند اس طلائے فانی کو اوس سفال باقی پر اختیار نکریگا اور یہانکی شہوات کو آخرت کی لذات پر ہرگز پسند نفرمائیگا کیونکہ یہانکی سکارہ کا انجام بہشت ہے ۵

| | |
|---|---|
| در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست | مرد آخر بین مبارک بندہ ایست |

اور یہانکی شہوات و لذات کی عاقبت دوزخ ہے ۵

| | |
|---|---|
| دہقان سال خوردہ چہ خوش گفت با پسر | ای نور چشیم من بجز از کشتہ ندروی |

اسی جگہہ سے حدیث مستورد بن شداد مین فرمایا ہے واللہ ما الدنیا فی الآخرۃ الا مثل

مایجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم ترجع رواہ مسلم یعنی دنیا مقابلہ مین آخرت
کے مثل ایک قطرہ حقیر کے ہے مقابلہ مین بحر محیط کے ولہذا حدیث ابوموسی مین رفعاً آیا ہے
من احب دنیاہ اضر بآخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ فآثروا ما یبقی علی ما یفنی
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ذم دنیا مین بہت سے اخبار و آثار و اقوال سلف مروی
ہین جنکو ہمنے دوسرے رسائل مین ضمناً ذکر کیا ہے اسجگہ مقصود ہمارا فقط ذکر کرنا اون آیات
واحادیث وغیرہ کا ہے جنکو تسلیۂ قلب مصاب مین اہتمام ہے جب کوئی آفت رسیدہ مصیبت زدہ
دردمند غمگین ان مضامین تشفی آگین مین نظر کریگا تو اللہ سے امید ہے کہ اوسپر صدمہ مصیبت کا
آسان ہوجائیگا اور وہ اوس بلا کو ایک نعمت خدا کی سمجھے گا اور جزع و فزع وگریہ وزاری و
فریاد نا جائز سے باز رہکر استحقاق اجر جزیل و ثواب جمیل کا پیدا کرلیگا کیونکہ جس مصیبت مین
مومن صبر پر قدرت نہین پاتا ہے تو وہ مصیبت اوسکے حق مین بقدر زیادت جزع و فزع دو چند
سہ چند ہوجاتی ہے اور آخر کو چار ناچار اوسپر شکیبا ہی ہونا پڑتا ہے قدر سے عذر کرنا کچھ اپنے
بس مین نہین ہے جو بات اپنے اختیار مین ہے وہ یہی ہے کہ نزول بلا سے پہلے دعا کرتا رہے
کہ اللہ ہر بلا سے محفوظ رکھے پھر جو کوئی مسلمان اللہ کو حالت رخا مین فراموش نہین کرتا
ہے تو حالت شدت مین اللہ اوسکی دعا جلد قبول فرماتا ہے پھر جب بلا نازل ہوگئی تو اب
بھی گنجائش دعا کی باقی ہے اسلئے کہ حدیث مین فرمایا ہے الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل
پھر دفع بلا کے لئے سنت مطہرہ مین ادعیہ و اذکار بھی آئے ہین اونکی قراءت سے وہ آفات جنمین
انسان مبتلا ہوجایا کرتا ہے دور ہوجاتے ہین اس کام کے لئے ہمارا رسالہ الداء والدواء
نہایت نافع و کافی ہے پھر جب کسی تدبیر علمی و عملی سے وہ بلا و مصیبت دور نہو تو اوسکا علاج
صبر و تحمل ہے اس امر کا بیان رسالہ اداء الشکر مین کیا گیا ہے ۵

| افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست | صبرست علاج دل بیمار تو وقت |
| --- | --- |

مومن کو چاہئے کہ ایسی حالت مین بعد اختیار صبر و شکیبائی کے اس رسالہ کی سیر کرے اور

دل غمدیدہ آفت رسیدہ کو مصائب سلف صلحا یاد دلاکر تسلی خاطر بخشے اور سمجہہ لے کہ دنیا دار المحن ہے اور آخرت
دار المنن یہان کسی چیز کو پایندگی نہین ہے نہ عیش کو بقا ہے نہ طیش کو استواری نہ خوشی کو قیام
ہے نہ اندوہ کو مقام ؎

جہان بگشتم و آفاق سر بسر دیدم
نہ مردمی اگر از مردمی اثر دیدم
ہمین رواق زبرجد بجاے خورشید
نگاشتہ سخن خوش بآب زر دیدم
کہ ای بدولت دہ روز گشتہ مغرور
مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم
شہی کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت
نماز شام ورا خشت زیر سر دیدم
ز حادثات جہانم ہمین پسند آمد
کہ خوب و زشت و بد و نیک درگذر دیدم

جب حال دنیا و اہل دنیا کا اسطرح مسلم الثبوت ہے تو پہر کسی مصیبت پر مضطر و مضطرب ہو کر
دامن صبر کو ہاتہہ سے دینا اور رخت بیجاب شکیبائی کو جزع و فزع سے برباد کرنا عقل سلیم سے نہایت
دور معلوم ہوتا ہے ہمت و مردانگی و فتوت و فرزانگی تو یہ ہے کہ کیسے ہی انقلاب زمانہ کا ہوا کرے
کوئی سی بہی مصیبت سر پر آ لے حرف شکایت زبان پر نگذرے اگر اظہار بلا ضرور ہو تو رب غفور
حی و قیوم موجود ہے اوسیکے روبرو لب ہلائے سر جہکائے انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ اور
ربنا انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین کہے ممکن نہین ہے کہ اللہ اپنے بندہ کو اپنی درگاہ عالیجاہ
سے مایوس تہیدست پہیرے امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء اہل دل کا اسبات
پر اتفاق ہے کہ جب بندہ ذکر اپنی مصیبت کا سامنے کسی مخلوق کے نہین کرتا ہے اور قبل
اطلاع مردم کے اللہ ہی کی طرف متضرع و ملتجی و مستغیث ہوتا ہے تو اللہ تعالی اوس مہم کو جلد آسان
کر دیتا ہے مینے بارہا اسکا تجربہ کیا ہے صحیح پایا ولله الحمد حسبنا اللہ و نعم الوکیل ع خدا خود میر سامان
ست اسباب توکل را کتب عقائد مین لکہا ہے کہ القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی دنیا و
آخرت مین جو کچہہ ہوتا ہے اور ہوگا وہ اللہ ہی کی مشیت و ارادت سے ہوتا ہے نفع ہو یا نقصان ایمان ہو
یا کفران طاعت ہو یا عصیان رضا ہو یا بلا سرا ہو یا ضرا نجات ہو یا ہلاک حیات ہو یا ممات پس جب

مسلمان کا یہ اعتقاد ٹھیرا تو اب مصیبت کے وقت واویلا کرنا اور جن وغیرہ سے ملتجی ہونا اور حشیش
وخسیس سے فریادرسی چاہنا یعنی جسنے اوس بلا کو مقدر کیا ہے وہی ہماری التجا و دعا پر اوس
مصیبت کو ہم سے دور بہی کر سکتا ہے ہم جو اوسکو چہوڑ کر در بدر مارے پہرین تو بجز اسکے کہ وہ
بہی ہمکو چہوڑ دے اور ہم اپنا سرمایۂ ایمان ضائع کر دین اور کیا حاصل ہوگا اس سے بہتر تو یہی ہے
کہ ہم ادعیہ و اذکار و اعمال صالحہ کے ساتھہ متمسک ہون اور سر گڑ گڑا دین اوسی معبود کو اوسکے
اسماء حسنی و صفات علیا کے ساتھہ پکارین تاکہ وہ ہمارا ناصر ہو جائے پہر کسی دشمن کی دشمنی ہمپر
قابو نہ پائے من کان للہ کان اللہ لہ اور جس سے یہ بات نہ بن سکے اوسکو چاہیئے کہ وہ اپنے
ہی جان پر ملامت کرے رحمن رحیم پر تہمت نہ رکہے ٥

| لو الثقلان الجن والانس اجتمعوا<br>یکون لہا رب السموات ناصرا | یریدون ایلاما لاصغر نملۃ<br>لما ظفروا منہا بادنی مضرۃ |
|---|---|

دنیا مین شر ہمیشہ خیر پر غالب رہتا ہے اور مردم اشرار مردم اخیار کو آنکہہ بہر کر دیکہہ نہین سکتے
اسی وجہ سے اصحاب خیر ہمیشہ ہاتہہ سے اہل شر کے طرح طرح کی تکلیف پاتے ہین المومن غر
کریم والمنافق خب لئیم یہ تکلیف جسطرح انکے لئے عاقبت محمود رکہتی ہے اسی طرح
انکے لئے آخرت مین ایک عقبہ کئود ہے قوت ایمان یہ ہے کہ اگر سر پر آسمان بلا گرے تب
بہی متزلزل نہو اللہ سے اوسکا رفع چاہے کہ یہ دلیل ہے معرفت خدا پر ٥

| اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے | نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد |
|---|---|

مجہہ غریب آوارۂ دشت ایجاد پر پہلی بلا جوع کی آئی کہ اوائل عمر مین ایک مدت دراز تک تہیدستی رہی
مگر اللہ کا شکر ہے کہ کسی سے نوبت سوال یا شکایت و حکایت حال کی نہ آئی پہر جب اللہ نے اولاد بخشی
تو ایک حادثہ نقص ثمرات کا پیش آیا کہ دختر خرد کا عمر رضاعت مین انتقال ہوگیا پہر عمر پنجاہ سالہ
مین ایک خوف عظیم نے محاصرہ کیا جسکا بقیہ ابتک باقی ہے لکن مجکو و آمنہم من خوف کا
ورد ہے پہر نقص مال کا صدمہ پہنچا کہ ایک مقدار کثیر کا نقصان ہوگیا لیکن امید تلافی مافات

کی سبدل بیاس نہین ہوئی ہے ایسی وبشر الصابرین کے مضمون ظاہر ہین جنکی توقع لگی ہے یہان ہو یا وہان انہین مصائب کے ہجوم مین واسطے تسلی فوائد عظیم کے اس رسالہ مختصر کو اپنے لئے اور جنکو خدا توفیق دے **ایک مقدمہ وچند ابواب وخاتمہ** پر مرتب کیا ہے بیان بعض سلف مین کسی قدر تکرار مضامین کی بہی ہو گئی ہے اسلئے کہ ہر کتاب ماخوذ منہ کی پوری عبارت نقل کی ہے یہ تکرار گو یا قند مکرر ہے بار بار مطالعہ کرنے سے تسلی خاطر کو تشفی وافی حاصل ہوتی ہے ؎

| اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ | ہو المسک ما کررتہ یتضوع |
| --- | --- |

قران وحدیث مین بہی مطالب والفاظ مکرر آئے ہین الحمد للہ تعالی کہ مجہے دنیا مین اب کسی امر کی تمنا باقی نہین ہے ع بہار دیدم وگل دیدم وخزان دیدم ؛ یعنے مصیبت وآرام دونون کا ذائقہ بخوبی پالیا اب فقط یہ آرزو رہگئی ہے کہ ایمان پر خاتمہ ہو سو اللہ سے یہ بہی کچہ دور نہین ہے

| تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی | ورنہ من از طرف خویش بنہایت دورم |
| --- | --- |

# مقدمہ بیان مین شہود تحتی کے

مین اپنے نفس مین اس امر کا شہود کرتا ہون کہ مین ہر مسلمان ہمنشین اپنے سے کم درجہ ہون یہ شہود مجکو کشفًا وذوقًا ہے نہ تواضعًا کیونکہ لفظ تواضع کا دلیل ہے اس بات پر کہ صاحب تواضع نے اپنے لئے کوئی مقام عالی پہلے ثابت کر لیا ہے پہر اوس مقام سے واسطے جلیس کے نازل ہوا ہے ولا ھکذا تواضع اھل اللہ فانہم کلما ارتفعوا فی المقام ظہر لہم حقارۃ نفوسہم وکمال غیرہم الی ان ینتہوا الی شہود انفسہم تحت الارضین السفلیات فی المقام حدیث مین آیا ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ اس سے یہ بات سمجہی گئی کہ تکبر بالعکس اسکے ہے عارفین کا اس بات پر اجماع ہے کہ بندہ جب تک اپنے نفس کو فوق کسی مسلمان کے شہود کرتا ہے تب تک داخل ہونا اوسکا حضرت الٰہی مین صحیح نہین

ہوسکتا ہے کیونکہ جسمین ذراسا بھی کبر ہے اوسپر دخول جنت حرام ہے اس درگاہ کے لوگ تین قسم ہوتے
ہین انبیاء ملائکہ اولیاء انہین سے کسیکے پاس بالاجماع ذرہ برابر کبر نہین ہے پس جو شخص متخلق ساتھ انکے اخلاق
کے نہو گا وہ دخول حضرت سے ممنوع ہے یہانتک کہ اوسکی نماز بھی ایک جسم بلا روح ہوتی ہے

ف ایک سنت اللہ کی مجھپر یہ ہے کہ مین لوگون کے انکار کرنے پر اپنے اوپر تحمل کرتا ہون بغیر
اسکے کہ کوئی گناہ میرا ظاہر ہو خواہ وہ منکر حاسد میرا آشنا سا ہو یا نہو مین اس بات مین اللہ کے علم پر
اکتفا کرتا ہون اور جانتا ہون کہ منکر اگر سچا ہے تو انکار اوسکا مجھپر حق ہے میرا غیظ مین آنا اوسپر
حمق دریا و مسمعہ ہے اسلیے کہ جس امر مین اوسنے مجھپر انکار کیا ہے اور وہ مجھسے واقع ہوا ہے
تو وہ دیوان آسمان مین قبل اسکے کہ زمین مین ظاہر ہو لکھا گیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے اور انکا
اوسکا مجھپر ناحق ہے تو بھی غیظ مین آنا میرا اوسپر حمق ہے اسلیے کہ وہ دیوان آسمان مین لکھا
نہین گیا تو اب عاقل کو ایسی بات پر متکدر ہونا کب درست ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالی
مواخذہ کرنیوالا ہے اور معاقب بھی اپنی برات کو پہچانتا ہے وقد حصل لی بحمد اللہ بذلک
ادمان کبیر علی تحمل الاذی من الخلق فلم تزل طائفۃ بعد طائفۃ توذینی بطریق البھتان
والزور و یرمونی باموران امنھا بری بحمد اللہ تعالی فلکثرۃ ما وقع لی ذلک
صرت لا اتاثر من مثل ذلک وکانی قطب للبلاید و رعلی کما تدور الرحا علی
قطبھا فلا انفک من دورۃ بلاء الا و یستقبلنی دورۃ اخری تارۃ عقوبۃ لذنب
سلف و تارۃ اختبارًا من اللہ تعالی لدعوای مقامًا لم ابلغ مثلا والحمد للہ

ف ایک انعام خداوندی مجھپر یہ ہے کہ مین ایذا ہی خلق سے زیادہ متغیر نہین ہوتا ہون اسلیے
کہ مجھپر مراعات رضای خدا کی بہ نسبت رضای خلق کے غالب تر ہے ایذای خلق پروہی شخص
تحمل کرتا ہے جو طالب مقام کا نزدیک اونکے نہین ہوتا ہے ورنہ جسکو طلب مقام کی ہوتی ہے
اوسکو خلق سے ضرور ہی کچھہ تکدر و معادات لازم حال ہوتا ہے کیونکہ جب یہ کوئی مقام اپنے
لیے بنانا چاہتا ہے تو وہ لوگ جو کہ تنقیص اوسکی مجالس مین کیا کرتے ہین اوس بنیاد کو ڈہا دیتے ہین

اگر یہ شخص طالب مقام کا ہوتا اور اللہ کے علم پر اکتفا کرتا تو اسکو کچھہ اثر اونکی ایذا دہی سے نہوتا اگرچہ
سارے شہر یا اقلیم والے اوسپر کہڑے ہوجاتے بعض نے خیال کیا ہے کہ یہ مقام منجملہ مقامات
اکابر کے ہے حالانکہ یہ توہم ہے بلکہ یہ مقام مریدین کا ہے جو کوئی یہ چاہے کہ عارف اپنے قدم کا
مقام ارادت مین ہو تو وہ اپنے نفس کی تفتیش کرے جبکہ اہل بلد کہڑے ہوکر بڑی بڑی تہمتین
اوسپر لگائین اور انکار شدید کرین یہانتک کہ اوسکے پاس تک نہ بیٹھین اور اوس سے علیحدہ رہین
پس اگر وہ اس حال مین اپنے نفس کو متاثر پالے تو جان لے کہ اوسنے مقام ارادت کی بو تک نہین
سونگہی ہے وہ تو ملحق بعوام ہے جنکے ساتھہ ابلیس مثل کرہ کے تلاعب کیا کرتا ہے **حکایت**
ابلیس سے اور ایک شخص عابد سے مناظرہ ہوا ابلیس نے کہا مین مرتبہ مین تجھسے اعلیٰ تر ہون عابد نے
کہا کس طرح کہا الوجود کلہ یلعنني ويحقرني ويسبني وانا صابر على حكم الله تعالى لم
تتغير مني شعرة واحدة كم اذا اقام عليه اهل حارته ورموه بالعظائم تنغصت
معيشته وسارع الى طلب برائته مما نسب اليه ولم يكتف بعلم الله فيه انتهى
یعنی سارا جہان مجکو برا کہتا ہے لعنت کرتا ہے مین اللہ کے حکم پر صابر ہون تم مین سے اگر ایک شخص کو
اوسکے محلہ والے کوئی تہمت لگاتے ہین تو وہ اپنی صفائی کے لئے شتابی کرتا ہے اور عیش اسکا
تلخ ہوجاتا ہے اور اللہ کے علم پر اکتفا نہین کرتا **ف** بعد ادمان کے تحمل بلا و اذی پر جب کوئی
انسان مجکو ستاتا ہے تو مین اللہ کا شکر بجالاتا ہون جسنے مجکو اوس اذی پر صبر عطا فرمایا اور مین
اوس شخص کا مقابلہ نہین کرتا بلکہ اوسکو معذور رکہتا ہون اسلئے کہ وہ ایذا دہی اوسکی مجکو غفلت کی
راہ سے ہے وہ اس بات سے غافل ہے کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اللہ اوسکی ایذا رسانی کو دیکہتا
ہے اور اللہ نے اوسکو اس کام سے منع کیا ہے اور اوسکا حوصلہ تنگ ہے اگر اللہ تعالیٰ اوسکو اخلاق
صالحین دیتا اور وہ برخلاف اس حال کے ہوتا تو ہرگز ایک مورچہ کو بہی نہ ستاتا پہر آدمی کا کیا ذکر ہے
بلکہ اللہ تعالیٰ سے شرماتا کہ اوسکے سامنے اوسکے بندہ کو ایذا دیتا ہے فعلم انه ينبغي للعبد
اذا قام عليه قائم يوذيه ان يتطلب وجه الحكمة في ذلك فانه لا يخلو شئ يقع

فی الوجود عن حکمة الٰهیة فان اطلعہ اللہ علیہما والا سلم لامر اللہ تعالی اعلی حضرت
فرماتے تھے فقیر کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ قطب بلا نہو ساری ایذا اہل اقلیم کی اوسی کے
اردگرد چکر مارے جسطرح کہ چکی اپنے قطب پر گردش کرتی ہے پھر فقرا مقام مین متفاوت ہوتے
ہین مطابق اپنے مشاہدے کے کسی کا مشہد صبر ہوتا ہے کسیکا مشہد رضا کسی کا مشہد شکر لللہ
اور استغفار مین وجہ اسلئے کہ محتمل ہے کہ یہ اذی بسبب کسی گناہ سالف کے ہو جسکو اللہ نے
شمار کر رکہا ہے اور بندہ اوسکو بہول گیا ہے کوئی نبی یا ولی اللہ تعالی کا ایسا نہ تہا کہ اوسنے
ایذا پر صبر نکیا ہو یا پہر شکر کر کے استغفار بجا نہ لایا ہو جب مقام مین تمکن ہوجاتا ہے تو انتہا
امر کی طرف شکر کے ہوتی ہے ولہذا لم تجمیع ما یبلغك یا اخی عن احد من القوم من التضجیع
والقلق من کلام قیل فیہ مثلا فذلك قبل تمکنہ فی المقام **حکایت**
ابراہیم دسوقی رحمہ کو اونکے شہر والون نے سخت ایذا دی اور بڑی بڑی تہمتین لگائین اونہون نے
کہا آہ آہ آہ من اہل ہذا الزمان واللہ اگر مین جانتا کہ میری اجل مین فسحت ہے تو مین
ان لوگون کے بیچ مین سے نکلکر کسی دشت و بیابان کے شکم مین جا کر ٹہیرتا یہانتک کہ مجھے
موت آتی پہر بعد اسکے جب کوئی اونکو ستاتا تو تبسم کرتے **حکایت** اسمعیل انبابی رحمہ کو
اہل منبوبہ نے سخت ایذا دی اور اونپر انکار کیا اونہون نے بقصد رحلت شتر پر سامان گھر کا
لادنا شروع کیا ایک طفل نے کہا یا عمہ تحمل الجمل دوسرے طفل نے کہا اسکت الجمل یحمل
یہ اس بات کو سنکر رحلت سے باز رہے اور کہا الجمل یحمل واسمعیل لا یحمل اس سے
معلوم ہوا کہ تحمل کرنا بلا یا و محن کا اور مقابلہ نکرنا ساتھ لوگون کے ایذا دہی سے اعظم اخلاق
رجال مین سے ہے یہ اسلئے کہ شخص کامل جب مقام کمال مین داخل ہوتا ہے تو اوسپر شہود
حق کا اوسکے دل سے غالب آجاتا ہے اور وہ اللہ تعالی کو کشفا و شہودا حکم عدل پاتا ہے کہ نہ
جور کرے اور نہ حیف اور نہ کسی صغیرہ کبیرہ کو چہوڑے مگر اوسکو واسطے عباد کے احصا کرتا ہے
اور ہر رات دن مین ہر بندہ کے لئے دو ملک کریم کاتب بہیجتا ہے کہ جو کچھ وہ بندہ جس کسی کے

حق مین کہتا ہے وہ دونون فرشتے بزرگوار اوسکو لکھہ لیتے ہین فیتقد بیران الکامل یقابل
خصمہ فھو یشھد نفسہ وخصمہ بین یدی اللہ عز وجل وھناک یخرس عن خصمہ
حیاءً من اللہ عز وجل **و بالجملۃ** فالحسدۃ والاعداء یقومون علی جماعۃ
بعد جماعۃ وانا احتملھم الی وقتی ھذا ارجو من اللہ دوام ذلک الی الممات
وباللہ التوفیق **ف** مین خیال کرتا ہون کہ یہ ایذا رسانی حسّاد و اعدا کی مجکو غالبًا دو امر
کیلئے ہے ایک یہ کہ عقوبت ہے میرے ذنوب سالفہ کی ان شاء اللہ تعالی تاکہ مین دنیا سے
پاک صاف رحلت کرون دوسرے یہ کہ جبر نقصان ہے میرے اعمال کا کیونکہ مجہسے اعمال
صالحہ میرے خیال مین نہین ہوتے ہین اور اللہ تعالی کو میرا بخشنا منظور ہے اسلئے میرے دل
کو یہ تکلیف طرف سے خلق کے پہنچتی ہے کچہہ بہی ہو مین اپنے معبود برحق کا ہر حال و قال مین
شاکر ہون اور اوس سے استغفار و دعای رفع بلایا و محن کرتا ہون وہ مجکو ہرگز ضائع نکریگا
اور توفیق تحمل کی بخشیگا **ف** علی خواص فرماتے تھے لابد لاھل اللہ من عدو یوذیھم
فان صبروا کانت لھم الامامۃ والاخرجوا انجاسا ودلیلنا قولہ تعالی وجعلنا
منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا فانما بلغوا مقام الامامۃ الا بعد متابعتھم
فی الصبر وتحمل الاذی قال تعالی ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا
علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ والنکتۃ فی
ذلک ان الحق تعالی لا یصطفی عبدًا من عبیدہ الی حضرتہ وھو یطلب المقام
عند احد من الخلق فھو تبارک وتعالی یسلط علی من یرید اصطفاءہ الخلق
بالاذی حتی لا یرکن الیھم اذ الرکون الیھم یمنع حصول الاصطفاء **ف**
شیخ ابو الحسن شاذلی رح فرماتے تھے اللہ کی سنت حق مین اوسکے انبیاء و اولیاء کے اسیطرح
جاری ہے کہ ابتدا امر مین اونپر اذی کو مسلط فرماتا ہے وہ اوطان سے نکالے اور خارج کیے
جاتے ہین بہتان و زور اونپر باندہے جاتے ہین پہر انجام کو جبکہ وہ صبر کرتے ہین تعود ولت

اونہین کی ہوتی ہے یہ بہی کہتے تہے جب اللہ نے جان لیا کہ حق مین اوسکے انبیاء و اصفیاء کے
کذا و کذا کہا جائیگا تو ایک قوم پر بحکم شقاوت کا لگا دیا اوس قوم نے اللہ کے لیئے زوجہ و ولد
ٹہیرایا اور اوسکے ہاتہہ کو مغلول بتایا یہانتک کہ جب کوئی نبی یا ولی اوس کلام سے جو کہ اوسکے
حق مین کہا جاتا ہی دل تنگ ہو جاتا ہے تو ہیہ الف حق اوسکو یہ ندا کرتے ہین اما لک بی اسوۃ فقد
جعلوا لی زوجۃ وولدا ونسبوا الی ما لا یلیق بجلالی وعظمتی وانا خلقتہم ورزقتہم
اوسوقت اوس نبی یا ولی کو سوای تاسی واقتدای الٰہی کے کچہہ چارہ نہین ہوتا اسی جگہہ سے
انبیاء و اولیاء نے اپنی قوم کی بہتان و زور و تہمت جنون و سحر وغیرہ پر تحمل کیا یہہ بہی فرماتے
تہے عالم مقام علم مین کامل نہین ہوتا جبتک کہ چار امر مین مبتلا نہو ایک شماتت اعداء دوسرے
ملامت اصدقاء تیسرے طعن جہال چوتہے حسد علماء پہر اگر ان بلایا پر صبر کیا تو امام مقتدی بہ
ہو جاتا ہے انتہی الحمد للہ تعالی کہ مین ان سب امور مین اب تک مبتلا ہون کاش مجکو بہی رتبہ
کمال علم و مقتدی بہ ہونیکا عطا ہو و لکن این الثری من الثریا ہان اللہ کی رحمت سے کچہہ دور نہین
ہے کہ وہ مجسے مجہور و ردمند کو اپنی کنف حمایت مین لیکر ان تشویشات لاحقہ او رحالت راہنہ
دنیا مین نجات اور آخرت مین حیات طیبہ ارزانی فرمائے کیونکہ اللہ سبحانہ کی شان یہی ہے سبقت
رحمتی علی غضبی **حکایت** جب شہرہ شیخ ابو الحسن شاذلی رح کا بلاد مغرب مین ہوا ہر جانب سے
ایک گروہ اعداء و حساد کا فراہم و مجتمع و متحرب ہوا اور بڑے بڑے بہتان و طوفان اونپر لگائے
گئے اور اونکی ایذاء ہی مین مبالغہ کیا گیا یہانتک کہ لوگون کو ممانعت کردی گئی کہ کوئی شخص اونسے
نہ ملے اور اونکو زندیق کہا اور جب اونہون نے اوسجگہہ سے ارادہ سفر کا کیا تو سلطان مصر کو
بہت سے مکاتبات بہیجے اور لکہا سیقدم علیکم مغربی من الزنادقۃ اخرجناہ من بلادنا
خسین اتلف عقائد المسلمین فایاکم ان یغر عکم بحلاوۃ منطقہ فانہ من
اکابر الملحدین ومعہ استدراجات من الجان ہنوز شیخ اسکندریہ تک
نہ پہنچے تہے کہ یہ خبر پہلے اونکے آنے سے وہان پہنچ گئی شیخ نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل

اہل اسکندریہ اونکی ایذاد ہی مین مبالغہ کرنے لگے پہر اونکا حال سلطان مصر کو کہلا بہیجا اور اپنے خطوط وہ مراسیم نکال کر بتائے جنمین استباحت تہی خون شیخ کی شیخ نے اپنا ہاتہہ طرف سلطان مغرب کے بڑہا کر ایک ایسا مرسوم پیش کیا جو کہ مناقض تہا مراسیم مذکورہ کے اور اسمین بہت کچہہ تعظیم و تبجیل شیخ کی لکہی تہی اور اوسکی تاریخ بہی انکی مراسیم سے پیچہے کی تہی سلطان نے متحیر ہوکر کہا العمل بہذا اولی پہر اونکو باکرام تمام طرف اسکندریہ کے روانہ کردیا شعرانی رحمہ کہتے ہین وقد ذکرنا فی مقدمۃ کتابنا المسمی بالیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر جملۃ من العلماء والاولیاء الذین امتحنوا واوذوا وقتلوا فراجعہ تری العجب انتہی مین کہتا ہون یہہ ترجمہ اس جملہ مشار الیہا کا اوائل کتاب خیرۃ الخیرہ مین مع زیادت اشخاص واحوال کے لکہا ہے اس کے بعد شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اگر لوگ حق مین خواص امت کے کہ علماء وصلحاء ہین تکلم نہ کرتے اور اون کی آبرو ریزی مین مشغول نہوتے تو وہ اہل علم وصلاح نہایت معظم ہوجاتے بلکہ معبود من دون اللہ ٹہہر جاتے جسطرح کہ نصاری نے مسیح علیہ السلام کی عبادت کی کیونکہ ان بزرگوارون کے ہاتہہ پر ظہور خوارق وکرامات کا کثرت سے ہوتا ہے قریب ہے کہ ملحق بمعجزات ہوجائین اسلیئے جرح وقدح فساق وفجار کی انکے حق مین بمنزلہ دور کرنے اثر نظر بد کے ہے جسطرح کہ لوگ پرانے جوتے نفیس اونٹون کی گردن مین لٹکا دیتے ہین یا حجام عظام اونکے زروع مین واسطے دفع نظر عین کے رکہدیتے ہین روایت مین آیا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پس ایک رحمت خدا کی اپنے اولیاء پر یہہ ہے کہ لوگ اونپر جرح کرتے ہین تاکہ اونکے اجور زیادہ ہون اور دن قیامت کے وہ اون مثوبات کو بہرپور پائین کیونکہ اونہون نے دنیا مین کچہہ اوسمین سے نہین لیا ورنہ غالب وہ لوگ جنکے لوگ معتقد و معظم ہوتے ہین اور اونکے ہاتہہ پاؤن چومتے ہین اونکا حکم اوس شخص کا سا حکم ہے کہ ایک منجنیق نصب کرکے اپنے حسنات کو اوسمین رکہکر شرق وغرب کی جانب پہینکے تو ہر مکان کی طرف جہان اوسکے معتقد تہے پہنچا اوسکے حسنات سے ایک حسنہ پرواز کر جائیگا ولذلک کان ابو یزید البسطامی رضی اللہ عنہ

لایقیم الا فی موضع الانکار وکل مکان اعتقد ولا فیه تحول منہ فاعلم یا اخی
ذلک ترشد انتہی الحمد للہ کہ جس جگہ ان ایام میں یہ دردمند دائم الفکر مستاصل الاخوان ساکن ہے
اوسجگہ کوئی اوسکا معتقد نہیں ہے بلکہ ہر طرفسے اوسپر انکار و پھٹکار و زور و بہتان کی بوچھار ہے
شاید میری مغفرت و حسن عاقبت کے لئے یہی سامان کار ہے

## باب پانچیں آیات مصیبت و آیات صبر میں

قال تعالی اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا قلتم انی ہذا قل ہو
من عند انفسکم کیا جسوقت تمکو پہنچے ایک تکلیف کہ تم پہنچا چکے ہو اوسکے دو برابر کہتے
ہو یہ کہان سے آئی توکہہ یہ آئی تمکو اپنی طرفسے ف معلوم ہوا کہ مصیبت کا آنا اپنے ہی اعمال
کی شامت سے ہوا کرتا ہے ۳ ونقول ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
کہین گے ہم چکہو جلن کی مار یہ بدلا ہے اوسکا جو تمنے اپنے ہاتہون بہیجا ف معلوم ہوا
کہ جسطرح دنیا کی مصیبت بسبب گناہ و بدکرداری کی آتی ہے اسیطرح آخرت کی مصیبت
بہی ثمرہ اپنے ہی اعمال بد کا ہی اللہ کیطرفسے کسی پر کوئی ظلم یہان یا وہان نہین ہوتا ہے ۳
لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن
الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور البتہ تم
آزمائے جاؤ گے مال اور جان سے اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون سے اور مشرکون سے
بدگوئی بہت اور اگر تم ٹہیرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہین ف
اس آیت سے معلوم ہوا کہ مصیبت مال اور جان دونون مین واقع ہوتی ہے اور یہ بہی
بتادیا کہ اہل کتاب و مشرکین کی بدگوئی سے تمکو ایذا پہنچی گی سو یہ ایذا ہمیشہ اہل ایمان کو پہنچتی
ہے ہر زمانہ مین الا ماشاء اللہ کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ سماعت اذیت سے بچ رہے تو ممکن نہین ہے
پہر جب بدگوئی سننے سے نجات نہو تو اوسکی علاج یہی صبر و تقوی ہے اس امر کے اختیار

کرنے پر ثنا فرمائی اور اسکو اولوالعزمی ٹہیرایا ۴ فکیف اذا اصابتھم مصیبۃ بما قدمت
ایدیھم ثم جاؤک یحلفون باللہ ان اردنا الا احسانا وتوفیقا اولئک الذین
یعلم اللہ ما فی قلوبھم فاعرض عنھم وعظھم وقل لھم فی انفسھم قولا بلیغا
پہر وہ کیسا کہ پہنچی اونکو مصیبت اپنے ہاتہون کے کئے سے پیچہے آوین تیرے پاس قسمین
کہائین اللہ کی ہمکو غرض نہ تہی مگر بہلائی اور ملاپ یہ وہ لوگ ہین کہ اللہ جانتا ہے جو کہ اونکے دل
مین ہے سو تو اونسے تغافل کر اور اونکو نصیحت کر اور اونسے کہہ اونکے حق مین بات کام کی
ف یہ آیت حق مین ایک منافق کے اوتری ہے اسمین نفاق کا حال بیان کیا ہے
اور جہوٹی قسم کہانیکا ذکر فرمایا ہے معلوم ہوا کہ حلف دروغ کرنا ایک خصلت نفاق کی ہے
اور نفاق ایسا عمل ہے جسکی وجہ سے مصیبت آتی ہے ۵ فاصابتکم مصیبۃ الموت
پہر پہنچی تمپر مصیبت موت کی ف موت کو اس آیت مین مصیبت ٹہیرایا ہے اگر وہ قسمت
مقدر پر خود بخود آئی ہے اور اگر دوسرے کے ذریعہ سے آئی تو پہر بالاولی مصیبت ہوتی ہے
ایسے مصائب دنیا مین اکثر ہوتے رہتے ہین ۶ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا
ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون تو کہہ ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو کچہہ لکہہ دیا اللہ
نے ہمارے لئے وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیے بہروسا کرین مسلمان ف
معلوم ہوا کہ کوئی مصیبت بے اللہ کی مشیت و ارادت کے نہین آتی ہے اگرچہ سبب اوسکا
ہمارے گناہ ہون پہر جب ہمپر کوئی مصیبت آجائے تو ہمکو چاہیے کہ ہم اللہ ہی پر بہروسا کرین
جزع و فزع سے بچین جب ہم ایسا کرینگے تو اللہ ضرور اوس بلا کو ہمسے دور کردیگا ۷ کل
نفس ذائقۃ الموت ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ والینا ترجعون ہر جی کو چکہنی ہے موت
اور ہم تمکو جانچتے ہین برائی اور بہلائی سے آزمانے کو اور ہماری طرف پہر آؤگے ف
معلوم ہوا کہ مصیبت کچہہ خاص تکلیف ہی کو نہین کہتے ہین بلکہ آرام دنیا بہی باعتبار انجام
مصیبت ہوتا ہے یہ اللہ کی آزمایش ہے مگر انسان شر کو مصیبت و امتحان خیال کرتا ہے

اور خیر کو مصیبت نہین جانتا حالانکہ آزمایش کثرت مال مین زیادہ ہے بہ نسبت ضیق عیش کے
بلکہ جو آفات اہل غنا کو بھی بلا رہتے ہین وہ دامنگیر فقرا نہین ہوتے اور جو شدت تکلیف کی
آسودہ لوگون کو معلوم ہوتی ہے وہ غربا پر نہین گزرتی یہ خیال بندہ کا کہ فقیر
مصیبت زدہ ہوتا ہے اور مالدار نعمت رسیدہ خلاف نفس الامر ہے ۹ وما اصابکم من
مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر جو پڑے تمپر کوئی سختی سو بدلا ہی اوسکا جو کمایا
تمہارے ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت **ف** یہ آیت دلیل واضح ہے اسبات پر کہ مصیبت
اعمال بد اور گناہون ہی کے سبب سے آتی ہے معنذا اللہ ہر معصیت پر مصیبت نہین بھیجتا
اگر ایسا کرتا تو کوئی فرد بشر وقوع بلایا و محن سے نہ بچتا بلکہ اکثر گناہون کو معاف فرما دیتا ہے
یہ سراسر اوسکا احسان اوسکے بندون پر ہے اب جو مصیبت جسطرحکی پیش آئے مال
مین یا جانمین یا آبرو مین اوسکو پاداش اپنی ہی کردار بد کی سمجھے اللہ پر اوسکا وزن نرکہے اسلیے
کہ وہ ظلم سے پاک ہے ہم خود ظالم نفس ہین معنذا وہ ہمکو بقدر ہمارے ظلم و گناہ کے تعذیب
و تکلیف نہین دیتا بلکہ ہزارون قصور ہمارے معاف کرتا رہتا ہے ۹ ما اصاب من
مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراہا کوئی آفت نہین
پڑی ملک مین نہ آپ تم مین جو نہین لکھی کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین **ف** معلوم
ہوا کہ جو مصیبت آتی ہے خواہ ملک مین آئے یا ملک والون مین وہ واقع ہونیسے پہلے لکھی گئی
ہے اب وہ اپنی اوقات خاصہ مین مطابق اوسی علم سابق کے واقع ہوتی رہتی ہے حدیث
مین آیا ہے اللہ نے پچاس ہزار برس پہلے آفرینش خلق سے مقادیر خلق کو لکھ رکھا ہے
جو کچھ دنیا مین ہوتا ہے وہ اثر اوسی قضا و قدر سابق العلم کا ہے لیکن ادب یہ ہے کہ ہم
محنت و مصیبت و تکلیف کو طرف اپنے اعمال نفس امارہ کی نسبت کرین اللہ کی تقدیر کو حجت
نہ ٹھیراوین یعنی یون نہ کہین کہ ہماری تقدیر ہی ایسی تھی ہم کیا کرین بلکہ یون کہین کہ ہمارے
گناہون کی سزا ہے ۰ ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ

پھر قلبہ نہین ٹرپی کوئی تکلیف بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر راہ بتادی اوسکے دل کو **ف** یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ وقوع مصیبت کا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے نہ کسی اور کی تدبیر سے ۵

| | |
|---|---|
| از ہمہ دان خلاف دشمن و دوست | کہ دل ہر دو در تصرف اوست |

انسان کو اسی عقیدہ پر ایمان لانا چاہیئے جب یہ ایمان آجاتا ہے تو اللہ اوسکے دل کو ہدایت کرتا ہی وہ مصیبت مین صبر کرتا ہے اور اللہ سے اوسکا درجہ اچہا ہوتا ہے

# فصل

جو کہ مصیبت مین صبر کرنا علامت قوت ایمان ہے اور ہمکو حکم ہے کہ ہم وقت نزول بلا کے صبر کرین اسلئے بعض آیات کتاب جنہین حکم صبر کرنے کا اور فضیلت صبر کی اور بشارت واسطے صابرین کے آئی ہے اسجگہ لکھے جاتے ہین **قال تعالیٰ** واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ قوت پکڑو اور مدد لو محنت سہارنے اور نماز پڑہنے سے **ف** انبیاء علیہم السلام پر جب کوئی تکلیف آتی تو یہی کام کرنے لگتے تھے جب سارا علیہا السلام زوج حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہ جبار نے پکڑ بلایا تو وہ کہڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے اسی طرح جب ہمارے حضرت کو کوئی امر مہم یا غم پیش آتا تو نماز کے لئے کہڑے ہو جاتے سجدہ مین گر کر دعا کرنے لگتے یا حی یا قیوم کی تکرار کرتے یہی طریقہ سلف صلحا کا تہا اللہ کشف غمہ فرماتا اور اوس آفت سے اونکو نجات دیتا اسیطرح ہر مومن کو وقت نزول بلا کے کرنا چاہیئے مراد صبر سے اسجگہ صبر اختیاری ہے نہ اضطراری اسلئے کہ جو شخص اپنے اختیار سے صبر نہین کرتا ہے اوسکو آخر الامر چار ناچار صبر کرنا پڑتا ہی شاء ام ابی لکن صبر اضطراری مین اجر صبر کا برباد ہو جاتا ہے ۲ یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین اے ایمان والو قوت پکڑو صبر و نماز سے بیشک اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والون کے **ف** یہ معیت اللہ کی واسطے صابرین کے ایک بڑی بشارت ہے

لکن جبکہ صبر مطابق قاعدۂ شرع کے متحقق ہو ورنہ یون تو ہر مصیبت زدہ یہی خیال کرتا ہے
کہ مین صابر ہون مگر حدیث مین آیا ہے انما الصبر عند الصدمۃ الاولی او کما قال
یعنی اعتبار اوس صبر کا ہے جو کہ عین وقت وقوع مصیبت و نزول بلا کے حاصل ہو نہ اوس
صبر کا جو کہ بعد گذرنے مدت کے عادۃً لاحق حال ہوتا ہے ﴿وبشر الصابرین الذین
اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات
من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون﴾ خوشی سنا صبر کرنیوالون کو جب پہنچے اونکو
کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین ہکو اوسیکی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ وہ ہین جنپر
شاباشین ہین طرف سے اونکے رب کے اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر فــ اس آیت مین یہ
بتایا ہے کہ انسان وقت مصیبت کے کون کلمہ کہے پھر اس کلمہ کہنے والون کے لئے تین امر
ذکر کئے ایک صلوات اللہ کا ہونا دوسرے مرحوم ہونا صاحب مصیبت کا تیسرے مہتدی
ہونا اوسکا سو جبکہ اللہ شاباش بھیجے اور رحمت کرے اور اوسکو راہ یاب فرمائے اوسکے اجر
و ثواب کا کیا حساب ہے اب بھی اگر مصاب صبر نہ کرے تو سمجھو کہ وہ بڑا بدنصیب ہے اوسکے
ہاتھ وہی اوسکی مصیبت رہی یہ سلب ہوا اوسکی بے صبری کے اور اجر صبر کا اور یہ بشارت
اہل صبر کی صفت مین گذری ہے کئی مراتب صبر کے رسالہ ادامۃ الشکر مین لکھے گئے
ہین اوسکی طرف رجوع کرنا چاہئے ﴿والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس
اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون﴾ صبر کرنے والے سختی و تکالیف مین اور
وقت لڑائی کے وہی لوگ ہین جو سچے ہوئے اور وہی ہین پرہیزگار فــ معلوم ہوا کہ
جسطرح ترک معاصی پر صبر کرنا پڑتا ہے اور مصائب پر شکیبا رہنا اسی طرح اللہ کی طاعات
بجا لانے پر بھی صبر کرنا درکار ہوتا ہے یہ صبر نشانی ہے صدق ایمان کی اور ایسے لوگ اہل
تقوی ٹھیرتے ہین کوئی صبر تین قسم سے خالی نہین ہے یا فعل مامور پر ہوتا ہے یا ترک محظور
پر یا تحمل مقدور پر کسی نوع کا بھی صبر ہو آیات صبر سب انواع کو شامل ہین وللہ الحمد ۵ واللہ

مع الصابرین اللہ ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے ف یہ آیت دربارہ جہاد آئی ہے مراد صبر کرنا
ہے بجا آوری طاعت پر اور اس صبر پر اللہ کی معیت میسر آتی ہے کوئی نعمت اس سے بڑھکر نہین ہے کہ اللہ اپنے
بندہ کے ساتھ ہو مگر اکثر بندے قدر اس نعمت کی نہین پہچانتے ہین اسلئے وقت نزول بلایا و
محن وانواع فتن کے صبر پر ثابت قدم نہین رہتے جب صابر نہ ٹھیرے تو تحقق معیت کا بہی نہین
ہوتا بلکہ جسطرح وہ اللہ کو بہول جاتے ہین اسیطرح اللہ اونکو بہول جاتا ہے قصہ جالوت مین
یہ حکایت فرمائی ہے کہ اہل ایمان نے ہمراہ طالوت کے بمقابلہ جالوت یون کہا تہا ربنا افرغ
علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ای رب ہمارے ڈالدے ہم مین
جتنی مضبوطی ہے اور ٹہیرا ہمارے پاؤن اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر چنانچہ اللہ کے حکم
سے دشمن کو شکست حاصل ہوئی وللہ الحمد ۶ واللہ یحب الصابرین اللہ دوست رکہتا ہے صبر
کرنیوالون کو ف اگلی آیت مین ذکر معیت خدا کا تہا اس آیت مین ذکر محبت خدا کا ہے معلوم ہوا
کہ صابر کو دو مرتبے حاصل ہوتے ہین ایک رتبہ اللہ کی معیت کا دوسرا رتبہ اللہ کی محبوبیت کا
اب جو کوئی قدر اس نعمت کی نہ جانے وہ برکات سے اس نعمت کے محروم ہے ۷ قال اللہ ک یا ایہا الذین
آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ای ایمان والو ثابت رہو اور
مقابلہ مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو شاید تم مراد کو پہنچو ف اس آیت مین امر
کیا ہے صبر کرنے کا صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جبتک کہ کوئی صارف موجود نہو اسیطرح
مصابرت ومرابطت وتقاوت کا حکم فرمایا ہے یہ چارون اشیاء بنص کتاب مامور بہا ہین پہر
انپر فلاح کو مرتب کیا ہے صبر وتقوی ہر زمانہ مین ممکن ہے اور مصابرت ومرابطت کی ضرورت وقت
غزو کے پیش آتی ہے لکن عموم لفظ کا شامل ہے ہر حالت قریب المعنی کو قتال جیسے انتظار صلوۃ
بعد صلوۃ کہ اسکو رباط فرمایا ہے یا مضبوط رہنا احکام شرع پر کہ یہ مصابرت ہے اور مطلوب ہے
۸ ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا
ولا مبدل لکلمات اللہ جھٹلایا ہے بہت رسولون کو تجہسے پہلے پہر صبر کرتے رہے

جھٹلانے پر اور ایذا پر جب تک پہنچی اونکو مدد ہماری اور کوئی بدلنے والا نہین اللہ کی باتین
ف یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ صبر کرنا کچھ خاص اس امت کے لئے نہین ہے بلکہ انبیاء
علیہم السلام بہی تکلیف تکذیب و اذیت پر صبر کیا کرتے تھے پہر یہ بہی بتادیا کہ انجام اس صبر کا
نصر ہوتا ہے اللہ نے یہی بات مقرر رکہی ہے ۹ الا الذین صبروا وعملوا الصالحات
اولئك لهم مغفرة واجر كبير مگر جن لوگون نے صبر کیا اور کرتے ہین نیکیان اونکو بخشش
ہے اور ثواب بڑا ف اس آیت مین صابر عامل کے لئے وعدہ مغفرت و اجر کبیر کا فرمایا ہے
یہ فضیلت و راحت کچھہ کم نہین ہے مغفرت ذنوب سے مراد نجات ہے دوزخ سے اور اجر
کبیر سے مراد دخول ہے بہشت مین اب اہل صبر اس سے بڑہکر اور کیا چاہتے ہین ان دو لفظون
مین سب کچھہ قرار مدار ہوگیا اور یہ بات معلوم ہے کہ اللہ کے وعدہ و اخبار مین خلاف نہین ہوتا
ہے تو ضرور اہل صبر مغفور و ماجور ہونگے وللہ الحمد ۱۰ قال بل سولت لكم انفسكم امرا
فصبر جميل کہا یعقوب علیہ السلام نے کوئی نہین بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات
اب صبر ہی بن آوے ف برادران یوسف علیہ السلام نے بنیامین کا گرفتار ہوجانا چوری
کی علت مین بیان کیا تہا اوسپر اونکے باپ نے مجبور ہوکر اظہار صبر کا فرمایا معلوم ہوا کہ قول
زور و بہتان و افترا پر اگر صبر نکیا جائے تو پہر کیا کیا جائے یہ چیز ہی ایسی ہے کہ اوسپر
اہل حق کو ناچار صبر کرنا پڑتا ہے ۱۱ والذين صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوة
وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية ويدرؤن بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار جنات عدن يدخلونها
ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذرياتهم والملائكة يدخلون عليهم من كل باب
سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار اور وہ جو صابر رہے چاہتے ہین توجہ اپنے
رب کی اور قائم رکہی نماز اور خرچ کیا ہمارے دئے مین سے چھپے اور کہلے اور دور کرتے ہین برائی
کو بہلائی سے اون لوگونکو ہے پچہلا گہر باغ ہین رہنے کے داخل ہونگے ونمین اور وہ جو نیک
ہوئے اونکے باپ دادونمین اور جورؤن مین اور اولادمین اور فرشتے آتے ہین اونکے پاس

ہر دروازے سے کہتے ہین سلامتی ہے تمپر اسلئے کہ تم صابر رہے سو خوب ملا پچھلا گھر ف یہ آیت
دلیل ہے حسن انجام اہل صبر و نماز و زکوۃ وغیرہ ہم پر چونکہ صبر خاص اللہ کی ذات پاک کے لئے ہو
شائبہ ریا و سمعہ وغیرہا سے دور ہوا اور ہمراہ صبر کے نماز پڑھی ہو صدقہ دیا ہو سئیہ کے مقابلہ مین
حسنہ کیا ہو تو ایسے صبر کرنیوالے جنت عدن مین رہینگے مع اپنے آبا و ازواج صالحین و
صالحات کے اور ملائکہ انکو تو یہ سلامتی کی ہر طرف سے دیا کرینگے قید نماز وغیرہ کی ہمراہ صبر کے
اسلئے لگا دی ہے کہ یہ اجر صبر کا واسطے مومن کے ہے نہ واسطے کافر کے کیونکہ کبھی کافر بھی صبر
کرتا ہے مگر نماز نہین پڑہتا اور نہ وہ صبر اوسکا اللہ کے لئے ہوتا ہے بلکہ مجبوری ضروری سے
ہوتا ہے کہ سوا صبر کے اور کچھہ اوس سے بن نہین آتا اسی طرح جس مومن کا صبر واسطے وجہ اللہ
کے نہین ہوتا ہے اوسکو کچھہ اجر اوسکے صبر کا نہین ملتا ۱۲ ولنجزین الذین صبروا اجرہم
باحسن ما کانوا یعملون ہم بدلے مین دینگے صبر کرنیوالون کو اجر اونکا بہتر کامون پر جو کرتے
تھے ف اس آیت مین وعدہ ہے اجر احسن کا صبر پر بعوض عمل صالح کے صبر جمیل خود ایک
عمل صالح ہوتا ہے ۱۳ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو
خیر للصابرین اگر بدلا دو تو بدلا اوسقدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے
صبر والون کو ف معلوم ہوا کہ جزا وفاق دینا اگرچہ جائز ہے مگر صبر کرنیکو فضیلت ہے
امام حسن علیہ السلام نے اپنے زہر دینے والے سے بدلا نہ لیا اسیطرح مرزا مظہر جان جانان رحمہ
نے اپنا خون قاتل کو چھوڑ دیا تہا سلف اس عادت پر اکثر عامل تھے کیونکہ بدلا لینے سے
اجر کم پڑجاتا ہے جو ہونا تہا وہ تو ہو چکا اب بے صبری کرکے اجر آخرت کا نقصان کرنا دوسری
مصیبت ہے بچشم بصیرت مین مگر جاہل لوگ مراتب ایسے امور کے نہین سمجھتے بلکہ ذراسی
ایذا کے عوض بڑے سے بڑا انتقام لینے کو طیار ہو جاتے ہین اللہ نے اپنے رسول کو
تسلی دی ہے اور فرمایا ہے واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک
فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون تو صبر کر اور رنج

صبر ہو سکے اللہ ہی کی مدد سے اور اونپر غم نہ کہا اور مت خفا رہ اونکے فریب سے اللہ ساتھ ہے اونکے
جو پرہیزگار ہین اور جو نیکی کرتے ہین ۴۴ انی جزیتهم الیوم بما صبروا انهم هم الفائزون
مینے آج دیا اونکو بدلا اونکے صبر اور رہنے کا وہی ہین مراد کو پہنچے ف اس آیت مین اہل صبر
کو فائزین مین ٹھیرایا ہے والله اعلم آخرت مین لوگ چار طبقے پر ہونگے ہالکین ناجین معذبین
فائزین فوز کا مرتبہ سب سے اعلی تر ہے اس جگہہ اس رتبہ کو واسطے اہل صبر کے ثابت کیا ہے
۵ اولئک یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیها تحیة وسلاما خالدین
فیها حسنت مستقرا ومقاما اونکو بدلا ملیگا کوٹھون کے جھروکے اسپر کہ صبر کیا اور رہے
رہے اور لینے آوینگے اونکو وہان دعا وسلام کہتے رہا کرین اونمین خوب جگہہ ہے رہنے کی ف
یہ اشارہ ہے اون لوگونکی طرف جو شامل نہین ہوتے جھوٹے کام مین اور لغو سے بزرگی
رکھہ کر گذر جاتے ہین اور رب کی نشانیون سے اندھے بہرے نہین ہو پڑتے اور اپنی
عورتون اور اولاد کی طرف سے آنکہہ کی ٹھنڈک مانگتے ہین اور کہتے ہین کہ اے رب ہمکو متقیون
کا پیشوا کر ایسے ہی لوگون کو بدلے اونکے صبر کے غرفات جنت واسطے جاوید کے ملینگی غرضکہ
صبر کی جزا بہشت ثمرہ ٹھیری ہے ۴۹ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لنبوئنهم من الجنة
غرفا تجری من تحتها الانهار خالدین فیها نعم اجر العاملین الذین صبروا وعلی
ربهم یتوکلون جو لوگ یقین لائے اور کئے بہلے کام اونکو ہم جگہہ دینگے بہشت مین جھروکے
نیچے بہتین نہرین سدا رہین اونمین خوب نیگ ملا کام والون کو جو صبر کرتے رہے اور اپنے
رب پر بھروسا رکہا ف اس آیت مین بہی وعدہ ہے جنت کا صبر کرنے پر طاعات خدا کے
جب کوئی بندہ اللہ پر بھروسا کرکے سچا آوری طاعت پر صبر کرتا ہے تو اوسکا انجام غرف جنان ہے
وہ باغ بہشت مین ہمیشہ کو رہ پڑیگا ۵ قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء
الله من الصابرین کہا اے باپ کر ڈال جو تجھکو حکم ہوا ہے تو پائیگا مجھکو اگر اللہ نے چاہا
صبر کرنے والون مین ف یہ بات حضرت اسمعیل نے حضرت ابراہیم علیہما السلام سے کہی

جبکہ اونہون نے یہ ذکر کیا کہ مجکو خواب مین تیرے ذبح کرنیکا حکم ہوا ہے اللہ نے موت کو
مصیبت فرمایا ہے اونہون نے اس مصیبت پر اپنے صبر کرنیکا اقرار کیا اور اللہ کے حکم
سے سرتابی نہ کی اللہ نے فرمایا وفدیناہ بذبح عظیم ہمنے بدلا دیا ایک جانور ذبح کو بڑا
یعنی اوس صبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ بچگئے اسیطرح اللہ پھر صابر کو بلاؤن سے بچالیا کرتا ہے
مگر جبکہ سچا پکا صبر متحقق ہو جائے ۱۸ انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب
ہمنے پایا اوسکو صبر کرنے والا بہت خوب بندہ ہے وہ رجوع رہنے والا ف اللہ نے اس
آیت مین ایوب علیہ السلام کی ثنا فرمائی ہے صفت صبر پر انہون نے مصیبت پر مال و
اولاد و امراض بدن کے خوب ہی صبر کیا تھا پھر جب اللہ کا رحم ہوا تو تلافی مافات اسی دنیا
مین ہو گئی اس سے معلوم ہوا کہ ظفر ہمراہ صبر کے ہوتی ہے اور اس صبر سے کسی بندہ کو گریز و
گزیر نہین ہے حتی کہ انبیاء علیہم السلام بھی صبر ہی کرتے تھے پھر کسی اور کی کیا ہستی ہے
کہ وہ صبر سے انکار کرے ۱۹ ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ہی احسن
فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقٰہا الا الذین صبروا
وما یلقٰہا الا ذو حظ عظیم برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین کہہ تو اوس سے بہتر پھر جب تو
دیکھے تو جسمین تجھمین دشمنی تھی دوستدار ہے ناتے والا یہ بات ملتی ہے اونہین کو جو صبر کرتے
ہین اور یہ بات ملتی ہے اوسکو جسکی بڑی قسمت ہے ف یعنی حوصلہ کشادہ چاہیے کہ بری
بات پر صبر کرے اچھی بات کہے یہ اقبالمندونکو ملتا ہے اللہ نے اس آیت مین صابر کو صاحب
نصیب فرمایا ہے یہ خوبی صبر کی تو دنیا مین ہے رہی آخرت وہان صبر کا اجر بحساب ملیگا ۲۰
ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور جسنے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت
کے ہین ف اللہ نے صبر و عفو کو کام ہمت کا فرمایا اور اگر معاف نکیا فقط صبر ہی کیا تو بھی
اجر ثابت ہے مگر بخشدینا قصور کا ہمراہ صبر کے اولی و افضل ہے اسکا اجر اور بھی زیادہ ہے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت اپنے نفس کا انتقام نہ لیتے ۔

خوش طینتی کہ شیوۂ اغماض برگزید | بر نفس خود حرام کند انتقام را

ہان واسطے شرع الٰہی کے غصہ فرماتے قصاص کرتے حد جاری فرماتے ۲۱ فاصبر
کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لهم سو صبر کر جیسا صبر کیا ہمت والے
رسولون نے اور شتابی نکر اونکے لئے ف اسمین حکم کیا ہے خاص حضرت صلعم کو صبر کرنے کا
اور نہی فرمائی ہے استعجال سے واسطے عذاب کفار کے معلوم ہوا کہ صبر کرنا سنت انبیاء
اولوا العزم ہے ہمکو لازم ہے کہ ہم اونکی سنت پر چلین اور جلدی نکرین ہمارے جلدی کرنیسے
کیا ہوگا اگر ہم صبر کرینگے تو ہمارا حشر ہمراہ انبیاء کے ہوگا اور ہمکو اجر صبر کا بیحساب ملیگا پھر
باقی کو چھوڑکر بہانکے انتقام فانی پر قناعت کرنا اپنا ہی نقصان کرنا ہے نہ کسی اور کا ۲۲
وجزاهم بما صبروا جنة وحريرا بدلا دیا اونکو اسپر کہ وہ ٹھیرے رہے باغ و جامہ ابریشمی
ف معلوم ہوا کہ صبر کی جزا جنت و حریر ہے ۲۳ ثم كان من الذين آمنوا وتواصوا
بالصبر وتواصوا بالمرحمة پھر ہوا ایمان والونمین جو تقید کرتے ہین صبر کی اور تقید کرتے ہین
رحم کہانیکے خلق پر ف معلوم ہوا کہ جسطرح آپ صبر کرے اسی طرح دوسرون کو بھی
وصیت صبر و رحم کی کرے انکے حق مین کہا ہے اولئك اصحاب الميمنة یعنی یہ
لوگ ہین بڑے نصیب والے ۲۴ الذين آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا
بالحق وتواصوا بالصبر جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اور آپس مین تقید کیا سچے
دین اور صبر کرنے کا ۲۵ انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب یعنی صبر کرنیوالون
کو اجر بیحساب دیا جائیگا ف اگلی آیتونمین ذکر بعض اجور صبر کا فرمایا تھا اس آیت مین
علی الاطلاق اجر بیشمار کا وعدہ فرمایا جب اجر صبر کا بیحساب ٹھیرا تو اسجگہ اسی آیت پر ختم کرنا
فصل کا بلا اعتبار ترتیب مناسب سمجھا گیا فائدہ احیاء الاحیاء مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی
نے ذکر صبر کا قرآن مین کچھہ اوپر ستر جگہہ فرمایا ہے وجعل جل الخیرات ثمرتہ چنانچہ
ایک جگہہ یون کہا ہے اولئك يؤتون اجرهم مرتين بما صبروا یعنی اونکو دیا

صبر کے دوبارہ اجر دیا جائیگا وقد ورد عن النبی صلعم فیہ ما لو ذکرنا بعضہا
لطال الکلام اور کسی جگہہ صبر کو نصف ایمان کہا ہے یہ صبر منجملہ انفالس مقامات دین کے
ہے یہ فرشتہ میں بسبب کمال کے اور بہیمہ میں بسبب نقصان کے نہیں ہوتا انسان ہی میں
ہوتا ہے اعمال کے دو رکن ہیں ایک یقین یعنی معارف قطعیہ جو اللہ کی ہدایت سے حاصل
ہوتے ہیں دوسرا صبر یعنی عمل بمقتضای یقین کیونکہ ترک معاصی و اتیان طاعات بے صبر
کے ناممکن ہے پہر یہ صبر کبہی بدنی ہوتا ہے جیسے تحمل کرنا مشاق کا بالفعل مثل تعاطی
اعمال شاقہ عبادات وغیرہا یا احتمال الآم سو اگر یہ موافق شرع ہو تو محمود ہے والا فلا اور
کبہی نفسی ہوتا ہے یعنی روکنا نفس کا مشتہیات طبع و مقتضیات ہوا سے یہ مطلقاً
محمود ہے پس صبر کرنا شہوت بطن و فرج سے عفت ہے اور مصائب پر صبر ہے بمقابلہ
جزع و فزع اور احتمال غنی میں ضبط النفس ہے اسکے مقابلہ میں بطر ہے اور حرب میں شجاعت
ہے اسکے مقابلہ میں جبن ہے اور غضب میں حلم ہے اسکے مقابلہ میں تدمر ہے اور نوائب زمان
میں سعت صدر ہے اسکے مقابلہ میں ضجر و ضیق صدر ہے اور اخفار کلام میں کتمان سر ہے
اور فضول عیش میں زہد ہے اسکی ضد حرص ہے اور حظوظ یسیرہ میں قناعت ہے اسکی ضد
شرہ ہے اس بنیاد پر اکثر اخلاق ایمان کے داخل ہیں صبر میں اسی لئے حدیث میں صبر کو ایمان
فرمایا ہے کیونکہ اکثر و اعز اعمال یہی صبر ہے اور اللہ تعالی نے ان سب کا نام صبر کہا ہے
فقال والصابرین فی الباساء ای المصیبۃ والضراء ای الفقر وحین الباس
ای المحاربۃ اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون **ف** صبر کرنا کبہی
واجب ہوتا ہے اور کبہی فضیلت **قال تعالی** ولنصبرن علی ما اذیتمونا وعلی اللہ
فلیتوکل المومنون **وقال تعالی** ودع اذاہم وتوکل علی اللہ **وقال تعالی**
واصبر علی ما یقولون واہجرہم ہجرا جمیلا اور حدیث میں آیا ہے صل من قطعک
واعط من حرمک واعف عمن ظلمک ایک بار حضرت نے کچہہ مال تقسیم کیا تہا ایک

گنوار نے کہا هذه قسمة ما ارید بها وجه الله حضرتؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا یرحم
الله اخی موسی لقد اوذی باکثر من هذا فصبر و بالجملۃ صبر کرنا آدمی پر نہایت سخت شئ
ہے کیونکہ اسمین اجتماع باعث دین اور باعث شہوت وغضب کا ہوتا ہے **ف** ایک قسم صبر
کی صبر کرنا ہے مصائب و امراض وسائر انواع بلایا ومحن پر سو انپر صبر کرنا اعلیٰ درجہ ہے بسبب
انکی شدت کے نفس پر حضرتؐ دعا کرتے تھے اللهم ان اسألك من الیقین ما تهون به
علی مصائب الدنیا اور فرمایا ہے یقول الله اذا وجهت الی عبد مصیبة ثم استقبلها
بصبر جمیل استحییت منه یوم القیامة ان انصب له میزانا او انشر له دیوانا یعنی
جب بندہ کسی مصیبت کا استقبال ساتھہ صبر جمیل کے کرتا ہے تو مجکو دن قیامت کے اوس سے شرم
آتی ہے کہ مین اوسکے لئے میزان کہڑی کرون یا دیوان پہیلاؤن اور فرمایا ہے انتظار الفرج
بالصبر عبادة اور فرمایا ہے ما من عبد اصیب بمصیبة فقال کما امره الله انا لله
وانا الیه راجعون اللهم اجرنی فی مصیبتی واعقبنی خیرا منها الا فعل الله ذلك
بہ اور فرمایا ہے اذا ابتلیت عبدی فصبر ولم یشکنی الی عواده ابدلته لحما خیرا من
لحمه ودما خیرا من دمه فان ابرأته ابرأته ولا ذنب له وان توفیته فالی رحمتی عمر بن
عبد العزیز نے کہا ہے کہ الله جب کسی بندہ پر کوئی نعمت کرکے چہین لیتا ہے اور اوسکے عوض
صبر عطا کرتا ہے تو یہ عوض اوس شئ منتزع سے افضل ہوتا ہے ابو سلیمان نے کہا والله ما نصبر علی ما نحب فکیف
نصبر علی ما نکره فنسأل الله حسن العافیة **ف** کوئی کہے کہ بندہ تالم مین نزدیک مصیبت
کے مضطر غیر مختار ہوتا ہے مراد صبر کرنیسے اوس مصیبت پر اگر یہ ہے کہ اوسکو مکروہ نہ کیے تو
یہ بات اوسکے اختیار مین نہین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو چیز اوسکو صبر سے خارج کر دیتی ہے
وہ جزع وشکوی اور اظہار شکایت وتغیر عادت مطعم وملبس وغیرہا ہے وہ ان امور مین مختار ہے
اوسپر واجب ہے کہ اپنی عادت پر رہے اظہار رضا بالقضاء الله کرے جسطرح ام سلیم نے کیا تہا کہ
اونکا لڑکا مرگیا ابو طلحہ غائب تہے اوسکی لاش کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر گہر کے ایک گوشے مین

رکھا جب وہ آئے تو اونکے لیے افطار طیار کیا اونہون نے کہا پہر اونکو موت ولد کی خبر دی اونہون نے اللہ کی حمد کی اور استرجاع کیا کہا ہے الصبر الجمیل ھوان لا یعرف من صاحب المصیبۃ ف توجع قلب و فیضان دمع سے انسان صابرین سے خارج نہین ہوتا ہے کہ یہ حالت مقتضای بشریت ہے جب ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت صلعم کے آنسو بہنے لگے واجب یہ ہے کہ کراہت مصیبت کو یون دفع کرے کہ اللہ کے ثواب مین جو صابرین کو ملیگا فکر کرے لگے کہان مصیبت کرے کیونکہ اہل علم نے کہا ہے من کنوز البر کتمان المصائب ف حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جو شخص صاحب بلا کو دیکھے اور یون کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا تو اوسکو وہ بلا نہ پہنچے گی رواہ الترمذی والبزار والطبرانی فی الصغیر من حدیثہ وحدہ وقال فیہ فانہ اذا قال ذلک شکر تلک النعمۃ مین کہتا ہون مجھکو بھی حدیث کا تجربہ ہوا ہے و للہ الحمد

## باب بیان مین احادیث صبر و ابتلا و فضل بلا و مرض و حمی و فقد بصر کے

حدیث ابو مالک اشعری مین فرمایا ہے الصبر ضیاء الحدیث رواہ مسلم یعنی صبر کرنا دن قیامت کے واسطے صابر کے ایک روشنی ہوگا ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے ما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر رواہ البخاری ومسلم یعنی صبر سے بہتر اور کشادہ تر کوئی چیز کسی کو نہین دیگئی ہے صبر والے پر ہر تنگی کشادہ ہو جاتی ہے انس مرفوعا کہتے ہین الزہادۃ فی الدنیا ان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا بقیت لک رواہ الترمذی یعنی زہد دنیا مین یہ ہے کہ تو ثواب مصیبت مین راغب تر ہو اگر وہ باقی رہے یہ اسلیے فرمایا کہ جبتک مصیبت باقی رہتی ہے تب تک اجر بھی ثابت ہوتا رہتا ہے اور جب وہ بلا

دور ہوجاتی ہے تو ترتیب اجر کا بھی بند ہوجاتا ہے مصیبت واسطے مسلمان کے گویا ایک ذریعہ ہے
حصول اجر کا مصیبت ایک نہ ایک دن فنا ہوجاتی ہے اور اجر اوسکا باقی رہجاتا ہے مصیبت پر
وہی شخص صبر کرتا ہے جسکا ایمان کامل و قوی ہوتا ہے ولہذا صبر کو نصف ایمان اور یقین کو
کل ایمان کہا ہے اور حدیث جعفر بن ابی طالب مین فرمایا ہے کہ الصبر معول المسلم رواہ رزین
یعنی مسلمان کا اعتماد یہی صبر ہے صہیب رومی رضی اللہ عنہ کہتے ہین عجبا لامر المؤمن ان امرہ
کلہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء وشکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ
ضراء صبر فکان خیرا لہ رواہ مسلم یعنی مومن کے لئے دونون حالتین عجیب ہین خوشی
مین شاکر نقصان مین صابر ہوتا ہے یہی اوسکے لئے بہتر ہے وہ بہی اوسکے لئے بہتر حدیث ابوالدرداء مین فرمایا
اللہ نے کہا ای عیسی مین بعد تیرے ایک ایسی امت لاؤنگا کہ اگر اونکو محبوب چیز پہنچی گی
تو وہ اللہ کی حمد کرینگے اور اگر مکروہ چیز پہنچی گی تو وہ بامید ثواب صبر کرینگے نہ حلم ہے نہ علم
کہا ای رب یہ کیونکر ہوگا فرمایا مین اونکو اپنے حلم و علم مین سے دونگا رواہ الحاکم ابوہریرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ مثل المؤمن کمثل الزرع لا تزال الریاح تفیئہ ولا یزال المؤمن
یصیبہ بلاء ومثل المنافق کمثل شجر الارز لا تہتز حتی تستحصد رواہ الترمذی
یعنی مومن مثل کشت زار کے ہے کہ ہوائین اوسکو ہلاتی ہین اور مومن کو ہمیشہ بلا پہنچتی رہتی
ہے اور منافق مثل درخت صنوبر کے ہی لہراتا ہے یہانتک کہ جڑ سے اوکھیڑ اجائے یہ دلیل
ہے اسپر کہ مومن کسی نہ کسی مصیبت مین مبتلا رہتا ہے بلا سے خالی نہین ہوتا کیونکہ اللہ
کو اوسکا بخشنا منظور ہے اور منافق کا برباد کرنا پسند ہے سعد کا لفظ رفعا یون ہے کہ
مینے کہا ای رسولخدا ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی
الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاؤہ وان کان فی دینہ رقۃ
ابتلاہ اللہ علی حسب دینہ فما تبرح البلایا علی العبد حتی یمشی علی الارض وما
علیہ خطیئۃ رواہ الترمذی یعنی سب سے زیادہ گرفتاری بلا مین پیغمبرون کو رہتی ہے

پہر اونکو جو افضل ہین پہر اونکو جو بعد اونکے افضل ہین آدمی بقدر اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے
اگر دین مین سختی ہے تو اوسکی بلا بہی سخت ہوتی ہے اور اگر دین مین رقت ہے تو بقدر دین کے
مبتلا ہوتا ہے بلا یا بندہ پر آتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اوسپر کوئی خطا باقی نہین
رہتی اس سے معلوم ہوا کہ مقدار مصیبت سے اندازہ مقدار دین کا ہوسکتا ہے مومن کا بلا کے
سخت مین گرفتار ہونا دلیل ہے اوسکی قوت ایمان و کثرت اجر پر وہ اسپر صبر کرے جزع و
فزع سے ایسے بڑے اجر کو برباد نہ کرے ابو سعید کا لفظ رفعاً یہ ہے اشد الناس بلاء
الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون کان احدھم یبتلی بالقمل حتی تقتلہ ویبتلی احدھم
بالفقر حتی لا یجد الا العباءۃ یلبسھا ولاحدھم کان اشد فرحا بالبلاء من
احدکم بالعطاء رواہ الحاکم ولہ شواھد کثیرۃ اس حدیث مین مراتب اہل بلا کے
ارشاد فرمائے ہین کہ اول مرتبہ انبیاء کا ہے پہر علماء کا اسلئے کہ وہ ورثہ انبیاء ہین پہر صلحاء کا
کا پہر ابتلاء بقمل و فقر کو بلا ٹہیرایا ہے اور یہ بات کہی ہے کہ جتنا تم عطا سے خوش نہین ہوتے
ہو اوتنا وہ لوگ بلا سے خوش ہوتے تہے یہ خوشی اسی وجہ سے تہی کہ اونکو انجام بلا و عطا کا
معلوم تہا دنیا کی مصیبت کسی درجہ تک سخت ہو وہ ادنی مصیبت آخرت کے سامنے بالکل
بے حقیقت ہے جسطرح کہ وہانکی ادنی راحت مقابلہ مین یہانکے سلطنت کے بدرجہا افضل
و ابقی ہے تو پہر مومن اوس بلا پر جو فانی ہے اور انجام اوسکا نعیم باقی ہے کسطرح خوشنود
نہو گا اور اوس عطا پر جو ناپائدار ہے اور انجام اوسکا حساب یا عتاب یا قلت ثواب ہے کسطرح
خوشی کریگا ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین یود
اھل العافیۃ یوم القیامۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت
قرضت بالمقاریض رواہ الترمذی یعنی تندرست لوگ وہان ثواب اہل بلا کو دیکہکر
یہ آرزو کرینگے کہ کاش ہماری کہال قینچیون سے کتری جاتی یعنی ہم سب مصائب مین مبتلا
ہوتے تاکہ آج ہمکو بہی اجر ویسا ہی ملتا جو ان اہل بلا کو دیا گیا ہے یہ تو اجر مین ہے

بڑھ گئی ہم بسبب عافیت کے پیچھے رہگئے حدیث ابن عباس مین رفعاً آیا ہے کہ یوتی بالشہید یوم القیامۃ فیوقف للحساب ویوتی بالمتصدق فینصب للحساب ثم یوتی باھل البلاء فلا ینصب لھم میزان ولا ینشر لھم دیوان فیصب علیھم الاجر صبا حتی ان اھل العافیۃ لیتمنون فی الموقف ان اجسادھم قرضت بمقاریض من حسن ثواب اللہ تعالی رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی اوسدن شہید کو حساب کے لئے اور صدقہ دینے والے کو محاسب کے لئے کہڑا کرینگے پہر اہل بلا کو لائین گے تو اونکے لئے نہ ترازو کہڑی کیجائیگی اور نہ کچہری کہولی جائیگی وہ تمنا کرینگے کہ کاش ہماری کہال مقراض سے کتری جاتی یہ اسلئے کہ اللہ تعالی کے حسن ثواب کو دیکہین گے ولہذا حدیث انس مین رفعاً آیا ہے ان عظم الجزاء من عظم البلاء وان اللہ تعالی اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی یعنی بزرگی ثواب کی بقدر بزرگی بلا کے ہوتی ہے جتنی بلا زیادہ ہے اوتنا ہی ثواب بہی زیادہ ملیگا اور اللہ تعالی جب کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو اونکو مبتلای بلا کیا کرتا ہے پہر جو کوئی اوس حال پر اللہ سے راضی رہا شاکی نہوا تو اوسکے لئے رضا ہے اللہ بہی اوس سے خوش و راضی ہوتا ہے اور جو کوئی اوس بلا پر خفا رہتا ہے تو اوسکے لئے اللہ کی خفگی ہے ولعوذ باللہ من سخط اللہ ابو ہریرۃ مرفوعاً کہتے ہین ان الرجل لیکون لہ عند اللہ المنزلۃ فما یبلغھا بعمل فما زال یبتلیہ بما یکرہ حتی یبلغہ ایاھا رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی کسی شخص کے لئے پاس اللہ کے ایک درجہ ہوتا ہے وہ عمل سے اوس رتبۂ عالی تک نہین پہنچ سکتا اسلئے اللہ اوسکو ہمیشہ کسی بلا مین مبتلا رکہتا ہے جو اوسکو ناخوش لگتی ہے یہانتک کہ اللہ اوس درجہ تک اوسکو بسبب اس ابتلا کے پہنچا دیتا ہے یعنی آدمی یہ نہ سمجہے کہ مین جو مبتلای مصائب رہتا ہون تو یہ کچہہ اللہ کی خفگی کی نشانی ہے بلکہ اسمین اللہ کی حکمت و مہربانی ہے کہ جب اللہ نے اوسکو حسنات مین قاصر العمل پایا تو اوسکی بہتری کی یہ صورت نکالی کہ وہ بلا پر صابر رہا سے

اور درجہ عالی پہ بالغ ہو اسیطرح کا ارشاد دوسری حدیث محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ میں آیا ہے
ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ تعالیٰ منزلۃ فلم یبلغہا بعمل ابتلاہ اللہ فی
جسدہ او ماله او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت
لہ من اللہ عز وجل رواہ ابو داؤد غرضکہ بلا خواہ بدن میں ہو یا مال میں یا اولاد میں
جبکہ اوسپر صبر کیا جاتا ہے تو وہ بلا ایک سبب واسطے بلوغ کے درجہ علیا تک ہو جاتی ہے
ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے ما یصیب المومن من نصب ولا وصب ولا ھم
ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ لہ من خطایاہ رواہ
البخاری ومسلم ولفظہ ما یصیب المومن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا
حزن حتی الھم یھمہ الا کفر اللہ بہ من سیئاتہ وفی روایۃ لابن ابی الدنیا ما
من مومن یشاک بشوکۃ فی الدنیا یحتسبہا الا نقص بہا من خطایاہ یوم
القیامۃ یعنی مومن کے لیے ہر تعب مرض و فکر و اندوہ و ایذا و غم و سقم کفارہ گناہ کا
ہوتا ہے یہانتک کہ اگر کانٹا لگتا ہے تب بھی وہ کفارہ سیئات کا ہوتا ہے جبکہ وہ اوسپر
بامید اجر صبر کرتا ہے یہ حدیث نہایت عام ہے جملہ آفات و آلام و مصائب و اسقام
و تکالیف کو خواہ زیادہ ہوں یا کم کلان ہوں یا خرد شامل ہے ولہذا ایک دوسرا لفظ اسی حدیث
کا عائشہ صدیقہ رضی سے یہ ہے ما من مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بہا حتی
الشوکۃ یشاکہا رواہ البخاری ومسلم وفی روایۃ لمسلم لا یصیب المومن
شوکۃ فما فوقہا الا نقص اللہ بہا من خطیئتہ وفی اخری الا رفعہ اللہ بہا درجۃ
وحط عنہ بہا خطیئۃ وفی اخری ما من مسلم یشاک بشوکۃ فما فوقہا الا
کتبت لہ بہا درجۃ ومحیت عنہ بہا خطیئۃ یہ دلیل ہے اسپر کہ صبر علی البلا میں کچھ
فقط کفارہ گناہ ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ درجہ بھی بلند ہوتا ہے یہ احسان بالائے احسان
ہوا حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے ما یزال البلاء بالمومن والمومنۃ فی نفسہ و

جلدہ و مالہ حتی یلقی اللہ وما علیہ خطیئۃ رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ
کفارت خطایا مین یہانتک وقت ابتلا بالبلاء کے وسعت بخشی جاتی ہے کہ کوئی سا گناہ
بہی اوس اہل بلا پر باقی نہین رہتا ہے بلکہ وہ سب گناہون سے پاک ہوجاتا ہے یہ کفارہ
علاوہ توبہ و استغفار کے ہوا اور ایک دوسرا ذریعہ محو سیئات کا سوای توبہ و استغفار کے
ہاتھہ آیا ہو لبید احمد ابن عباس کا لفظ یہ ہے من اصیب بمصیبۃ بمالہ او فی نفسہ
فکتمہا ولم یشکہا الی الناس کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ رواہ الطبرانی
یعنی جو کوئی اپنی مصیبت کو مال مین ہو یا نفس مین پوشیدہ رکہتا ہے اور لوگون کے سامنے
اوسکی شکایت حکایت نہین کرتا تو اللہ پر حق ہے کہ اللہ اوسکو بخشدے بعض سلف
اپنی بیماری کو چہپاتے تہے حتی کہ اپنے گہر والون سے بہی اونمین سے کسیکی نظر ضعیف
ہو جاتی کسیکا دانت درد کرتا یا کان سے کم سنائی دیتا یا نقصان مال کا ہوجاتا تو وہ صبر کرتا
اور کسی سے نہ کہتا یہ اسی لئے کہ صبر کا اجر ملے اور مغفرت ہو ابو سعید خدری کہتے ہین
حضرت نے فرمایا ہے ما من شئ یصیب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب
حتی الہم یہمہ الا یکفر اللہ عنہ من سیئاتہ رواہ الترمذی اس مضمون
کی حدیث پہلے بحوالہ صحیحین گذر چکی ہے اللہ کے احسان کو تو دیکہو کہ برے فکرمند ہونے
پر گناہون کا کفارہ کر دیتا ہے مگر یہ فضیلت اوسی شخص کے لئے ہے جو شاکی حاکی نہو
صابر شاکر ہو عائشہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ من العمل
ما یکفرہا ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرہا بہا عنہ رواہ احمد یعنی جب کسی بندہ کے
گناہ بہت ہوجاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا مکفر نہین ہوتا تو اللہ اوسکو اندوہ و غم
مین گرفتار کر دیتا ہے تاکہ اوسکے گناہ مکفر ہوجائین ہمسے لوگون کا یہی حال ہے کہ گناہ
تو بیحد و بیحساب ہین اور ایسا کوئی عمل نہین ہے جس سے وہ گناہ ہمارے مٹ جاوین لیکن
ہم اللہ سے امید رکہتے ہین کہ وہ ہمارے اس حزن و ملال کو کفارہ ہمارے سیئات کا اپنے

رحمت عام کردے اللّٰہم آمین دوسرا لفظ عائشہ رضؓ کا رفعاً یہ ہے اذا اشتکی المومن اخلصہ
اللّٰہ من الذنوب کما یخلص الکیر خبث الحدید رواہ الطبرانی یعنی مومن بسبب
بیماری کے ایسا پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے لوہا بھٹی مین تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے
ما ضرب علی مومن عرق قط الا حط اللّٰہ عنہ خطیئۃ وکتب لہ حسنۃ ورفع لہ
درجۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط واللفظ لہ والحاکم یعنی مومن کی اگر ایک رگ
بھی دکھتی ہے تو ایک گناہ دور ہوتا ہے اور ایک حسنہ لکھا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند
ہوتا ہے حدیث ابی موسیٰ مین فرمایا ہے اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما
کان یعمل مقیماً صحیحاً رواہ البخاری یعنی حالت مرض وسفر مین عمل مومن کا
برابر حالت اقامت کے لکھا جاتا ہے یہ اسلئے کہ بیماری بھی ایک بلا ہے اور سفر ایک پارہ
عذاب ہوتا ہے ابن عمر رفعاً کہتے ہین ما من احد من الناس یصاب ببلاء فی
جسدہ الا امر اللّٰہ عزوجل الملائکۃ الذین یحفظونہ فقال اکتبوا لعبدی
فی کل یوم ولیلۃ ما کان یعمل من خیر ما کان فی وثاقی رواہ احمد واللفظ لہ
والحاکم وفی روایۃ لاحمد ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ
ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقاً حتی اطلقہ
او اکفتہ الیّ یعنی بیمار کے لئے جو کہ اچھی طرح پر عبادت کرتا تھا اوتنا ہی عمل حالت مرض
مین لکھا جاتا ہے قید عبادت حسنہ کی مفید اس بات کو ہے کہ اس فضیلت کے حاصل ہونے
کے لئے عبادت سنجیدہ درکار ہے حدیث انس مین فرمایا ہے اذا ابتلی اللّٰہ عزوجل
العبد المسلم ببلاء فی جسدہ قال اللّٰہ عزوجل للملک اکتب لہ صالح عملہ
الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہ احمد
یعنی جب اللہ کسی بندۂ مسلمان کو کسی بلاء جسد مین مبتلا کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے کہ
اسکے لئے وہ عمل صالح اوسکا لکھ جو وہ حالت صحت مین کرتا تھا پھر اگر اوسکو شفا ہوتی ہے

تو وہ نہا دہو کر پاک ہو جاتا ہے اور اگر اوسکو قبض کر لیتا ہے تو مغفرت و رحمت کرتا ہے معلوم
ہوا کہ انجام مرض الموت کا حق مین مومن کے بہتر ہوتا ہے اسد بن کرز کا لفظ رفعاً سمعا یون ہے
المریض تحات خطایاہ کما یتحات ورق الشجرۃ رواہ عبد اللہ بن احمد فی
زوائدہ یعنی بیمار کی خطائین اسطرح جھڑ جاتی ہین جسطرح کہ پتے درخت کے جھڑ جاتے ہین حضرت
واسطے عیادت ام العلا کے گئے تھے فرمایا ابشری فان مرض المسلم یذہب اللہ بہ
خطایاہ کما تذہب النار خبث الحدید والفضۃ رواہ ابو داؤد یعنی بیماری
سے گناہ مسلمان کے دور ہو جاتے ہین جسطرح کہ آگ میل لوہے و چاندی کا دور کر دیتی ہے
حدیث عامر مین آیا ہے ان المومن اذا اصابہ السقم ثم اعفاہ اللہ منہ کان کفارۃ
لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان
کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم یدر لم ارسلوہ قال رجل
ممن حولہ یا رسول اللہ ما الاسقام واللہ ما مرضت قط قال قم عنا فلست منا
الحدیث رواہ ابو داؤد یعنی مرض واسطے مومن کے کفارہ گناہ گزشتہ کا اور موعظت واسطے آیندہ
کے ہوتا ہے منافق کی بیماری ایسی ہے جیسے اونٹ کو باندہ دیتے ہین پھر کھولدیتے ہین وہ نہین جانتا
کہ اوسکو کسلیے باندہا اور کسلیے چھوڑا ایک شخص نے کہا مین کبھی بیمار نہین ہوا فرمایا ہمارے پاس سے
اوٹھ جا تو ہم مین سے نہین ہے ابو ہریرہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری من یعمل سوء یجز بہ
مسلمانون کو بہت تشویش ہوئی حضرت نے فرمایا قاربوا وسددوا ففی کل ما یصاب منہ
المسلم کفارۃ حتی النکبۃ ینکبہا او الشوکۃ یشاکہا رواہ مسلم یعنی تم سیدہے چلے جاؤ
مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ کفارہ ہوتی ہے یہانتک کہ کوئی رنج پہونچے یا کانٹا لگے
عائشہ رض کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے یہ آیت پڑہی من یعمل سوء یجز بہ کہا انا لنجزی بکل ما
عملنا ہلکنا یہ بات حضرت کو پہنچی فرمایا نعم یجزی بہ فی الدنیا من مصیبۃ فی جسدہ
مما یوذیہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی مراد اس آیت شریف سے یہ ہے کہ ہر عمل بد کی جزا ملتی ہے

یہ ہے کہ دنیا میں بدن کو ایذا پہنچتی ہے یہ مصیبت اوس عمل بد کی جزا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے کہا تھا اے رسول خدا کیف الصلاح بعد ہذہ الآیۃ لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب
من یعمل سوء یجز بہ وکل شئ عملنا لاجزینا بہ فرمایا غفر اللہ لک یا ابا بکر الست تمرض
الست تحزن الست تصیبک اللاواء کہا بلے فرمایا ہو ما تجزون بہ یعنی مراد آیت سے
یہی بیماری و حزن و شدت ضیق ہے دنیا میں جو عمل بد ہو جاتے ہیں بسا اوقات انکی جزا میں یہ
بات نہیں ہے کہ ہر کردار نا سزا پر قیامت میں جزا دیجائیگی رواہ ابن حبان فی صحیحہ یہی تفسیر
مرفوع واسطے اس آیت کے سنتے ہیں کہ وہ امیہ نے کہا بیت عائشہ سے سنی اس آیت کو پوچھے ان تبدوا
ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اور اس آیت کے من یعمل سوء یجز بہ کہا مجھ سے
سوال کسی نے نہیں کیا جب سے کہ میں نے اسکو حضرت سے پوچھا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا ای عائشہ رض
ہذہ مبایعۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ والشوکۃ حتی البضاعۃ
یضعہا فی کمہ فیفقدہا فیفزع لہا فیجدہا فی ضبنہ حتی ان المومن یخرج من
ذنوبہ کما یخرج الذہب الاحمر من الکیر رواہ ابن ابی الدنیا یعنی مراد اس جزا سے
تکلیف تپ اور نکبت و شوکت ہے یہانتک کہ اگر کوئی بضاعت یعنی مال آستین میں رکھا
تھا اور وہ گم ہو گیا اور اوسکے لئے پریشان ہوا پھر اوسکو اپنی گود میں پایا تو وہ بھی جزا عمل سوء کی ہے
تا آنکہ مومن اپنے گناہوں سے اسطرح نکلتا ہے جسطرح کہ سرخ سونا بھٹی سے باہر آتا ہے عطا
بن یسار رفعاً کہتے ہیں کہ بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو
یہ بیمار اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے جسوقت عیادت کرنیوالے آتے ہیں اگر یہ
اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو وہ اسکو اللہ تک پہنچا دیتے ہیں حالانکہ اللہ کو خوب معلوم ہے
اوسوقت اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندہ کے لئے مجھپر یہ حق ہے کہ اگر میں اوسکو وفات دوں
تو بہشت میں داخل کروں اور اگر میں اوسکو شفا دوں تو بہتر اوسکے گوشت سے گوشت اور بہتر
اوسکے خون سے خون بدل دوں اور اوسکی سیئات کا کفارہ کر دوں رواہ مالک مرسلاً

ابن مسعود کا لفظ مرفوعاً یہ ہے ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط
اللہ بہ سیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا رواہ البخاری ومسلم یعنی مسلمان کو جو دکھ
پہنچتا ہے بیماری ہو یا اور کچھ اللہ اوسکی برائیوں کو اسطرح جھاڑ دیتا ہے جسطرح کہ درخت کے
پتے جھڑتے ہیں حدیث ابو سعید میں آیا ہے کہ ایک مرد مسلمان نے کہا ای رسول خدا
یہ بیماریاں کیا ہیں جو ہمکو پہنچتی ہیں ہمکو انسے کیا فائدہ ہے فرمایا کفارات ہیں کہا بھلا اگرچہ تھوڑی
ہوں فرمایا اگرچہ ایک کانٹا لگے یا زیادہ اوس شخص نے اپنی جان پر دعا کی کہ کبھی تپ اوس سے
جدا نہو یہانتک کہ مرے ولکن حج وجہاد وعمرہ سے باز نہ رہے اور نہ نماز فرض سے
جماعت میں باز رہے تب سے کوئی انسان اوسکے بدن کو ہاتھ نہ لگاتا مگر گرمی تپ کی پاتا رواہ
احمد وابن فی صحیحہ ابو الدرداء مرفوعاً کہتے ہیں ان الصداع والملیلۃ لا تزال
بالمومن وان ذنبہ مثل احد فما تدعہ وعلیہ من ذلک مثقال حبۃ من خردل وفی
روایۃ ما یزال المرء المسلم بہ الملیلۃ وان علیہ من الخطایا لاعظم من احد
حتی تترکہ وما علیہ من الخطایا مثقال حبۃ من خردل وفی روایۃ ما یزال المرء
المسلم بالملیلۃ وان علیہ من الخطایا لاعظم من احد حتی یترکہ وما علیہ من
الخطایا مثقال حبۃ من خردل رواہ احمد صداع سے مراد درد سر ہے اور ملیلہ اوس تپ
کو کہتے ہیں جو استخوان میں ہو یعنی ایسی تپ اور درد سر سے گناہ مسلمان کے بالکل دور ہو جاتے
ہیں یہانتک کہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اگرچہ وہ گناہ کوہ احد سے بڑا ہو یہی
مضمون دوسری حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے لا تزال الملیلۃ والصداع بالعبد
والامۃ وان علیہما من الخطایا مثل احد فما تدعہما وعلیہما مثقال حبۃ من
خردل رواہ ابو یعلی اس حدیث میں ذکر مرد وعورت دونوں کے درد سر اور تپ کا آیا ہے
حدیث عبد اللہ بن عمر میں فرمایا ہے من صدع راسہ فی سبیل اللہ فاحتسب غفر لہ ما
کان قبل ذلک من ذنب رواہ الطبرانی والبزار یعنی جس کسی کا سر راہ خدا میں درد

کرتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے بامید اجر تو اوسکا اگلا گناہ بخشدیا جاتا ہے ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے
صداع المومن وشوکۃ یشاکہا او شئ یوذیہ یرفع اللہ بہا درجۃ یوم القیامۃ ویکفر
بہا عنہ ذنوبہ رواہ ابن ابی الدنیا یعنی درد کرنا سر کا یا لگنا کانٹے کا یا پہنچنا کسی شئے
موذی کا مومن کو سبب رفع درجہ اور کفارہ گناہ کا ہوتا ہے دن قیامت کو ابوہریرہ رفعاً
کہتے ہین ان اللہ لیبتلی عبدہ بالسقم حتی یکفر عنہ کل ذنب رواہ الحاکم یعنی
اللہ اپنے بندہ کو بیمار کرتا ہے یہانتک کہ اوسکے ہر گناہ کا کفارہ کردیتا ہے انس کا لفظ یہ ہے
کہ ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید
ان اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار فی رزقہ
ذکرہ رزین ولہ اسرۃ یعنی اللہ نے قسم کہا کر فرمایا ہے کہ جس بندہ کا مجکو بخشنا منظور ہوتا ہے
تو مین اوسکو دنیا سے نہین نکالتا یہانتک کہ اوسکی ہر خطا کو بیماری یا تنگی رزق سے پورا کردون
یعنی پہر وہ سب گناہون سے پاک ہوکر مرتا ہے یحیی بن سعید کہتے ہین ایک شخص کو زمن
آنحضرتؐ مین موت آئی ایک مرد نے کہا ھنیئا لہ قد مات ولم یبتل بمرض یعنی یہ موت
اوسکو مبارک ہو وہ کسی بیماری مین مبتلا نہوا حضرت نے فرمایا ویحک ما یدریک لو ان
اللہ ابتلاہ بمرض لکفر عنہ من سیئاتہ رواہ مالک عنہ مرسلا یعنی تجہے کیا
معلوم ہے اگر اللہ اوسکو کسی بیماری مین مبتلا کرتا تو کفارہ اوسکے سیئات کا ہوجاتا
ابوامامہ باہلی کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ما من عبد یصرع صرعۃ من مرض
بعثہ اللہ منہا طاھرا رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی جب کوئی بندہ کسی بیماری مین
پڑجاتا ہے تو اللہ اوسکو پاک اوس سے مبعوث کریگا جابر بن عبداللہ کہتے ہین حضرتؐ پاس ام سائب
یا ام مسیب کے گئے فرمایا تجکو کیا ہوا ہے کہ تو کانپتی ہے کہا الحمی یا رسول اللہ لا بارک اللہ
فیہا یعنی تپ ہے اللہ اوسمین برکت نہ دے فرمایا تو برا نہ کہہ تپ کو کہ وہ بنی آدم کی خطاؤن کو دور کرتی
ہے جسطرح بھٹی میل کچیل لوہے کا دور کرتی ہے رواہ مسلم حسن نے مرفوعاً کہا ہے کہ

اللہ ایک رات کی تپ سے مومن کی خطاؤن کا کفارہ کر دیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا پھر کہا کہ
صحابہ ایک رات کی تپ سے امید کفارہ ذنوب گزشتہ کی رکھتے تھے رواہ ابن ابی الدنیا ایضاً
حدیث جابر مین آیا ہے کہ تپ نے حضرت سے اذن چاہا فرمایا یہ کون ہے کہا ام ملدم حکم دیا کہ پاس
اہل قبا کے جائے اونکو بڑی تکلیف ہوئی حضرت کے پاس آکر شکوہ کیا فرمایا اگر تم کہو تو
مین دعا کرون کہ اللہ اوسکو تمسے دور کر دے اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے طہور ہو کہا
کیا وہ طہور ہوتی ہے فرمایا ہان کہا چھوڑ دو یعنی دعا نکرو رواہ احمد رواتہ رواۃ الصحیح
ورواہ الطبرانی نحوہ من حدیث سلمان وقال فیہ فشکوا الحمی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ما شئتم ان شئتم دعوت اللہ فرفعہا عنکم وان شئتم
ترکتموہا واسقطت بقیۃ ذنوبکم قالوا فدعہا یا رسول اللہ ابی بن کعب نے حضرت
سے کہا تھا ما جزاء الحمی یعنی تپ کا بدلا کیا ہے فرمایا تجری الحسنات علی صاحبہا ما
اختلج علیہ قدم او ضرب علیہ عرق یعنی جب تک پاؤن لڑکھڑائے یا رگ پھڑکے
تب تک اوسپر حسنات جاری رہتے ہین ابی نے کہا اللہم انی اسألک حمی لا تمنعنی خروجا
فی سبیلک ولا خروجا الی بیتک ولا مسجد نبیک پھر جو کوئی اونکو چھوتا تپ زدہ پاتا رواہ الطبرانی فی الکبیر
والاوسط عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے الحمی حظ کل مومن من النار رواہ البزار یعنی
تپ حصہ ہے ہر مومن کا آگ سے گویا آتش دوزخ کا عوض یہی بخار ہو جاتا ہے وللصحیح
حدیث انس مین آیا ہے اللہ فرماتا ہے مین جب مبتلا کرتا ہون اپنے بندے کو اوسکی آنکھون
مین اور وہ صبر کرتا ہے تو مین عوض اوسکے جنت دیتا ہون رواہ البخاری والترمذی
ولفظہ یقول اللہ عز وجل اذا اخذت کریمتی عبدی فی الدنیا لم یکن لہ جزاء عندی
الا الجنۃ وفی روایۃ من اذہبت حبیبتیہ فصبر واحتسب لم ارض لہ ثوابا دون
عرباض بن ساریہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اذا سلبت من عبدی کریمتیہ
وہو بہما ضنین لم ارض لہ ثوابا دون الجنۃ اذا ہو حمدنی علیہما رواہ ابن حبان

فی صحیح عائشہ بنت قدامہ کا لفظ یہ ہے عزیز علی اللہ ان یاخذ کریمتی مومن ثم یدخلہ
النار قال یونس یعنی عینیہ رواہ احمد والطبرانی یعنی اللہ کو یہ بات پسند نہیں آتی کہ مومن
کی آنکھیں لیلیے اور پھر اوسکو دوزخ میں داخل کرے معلوم ہوا کہ جزا نابینائی کی جنت ہے پھر ان
احادیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جب ہر مرض وہم وحزن وغار وغیرہ پر یہ اجر بحساب مرتب ہوتا ہے
تو جو مصائب ونوائب زمان ایسے زیادہ ایذا رسان جان میں ہوں یا مال میں یا آبرو میں یا
اولاد میں یا کسی علاقہ میں تو اونکا اجر بقدر نصب وتعب زیادہ تر ہوگا اب جو شخص مصیبت میں صبر
نکرے اور اوسکی عاقبت محمود کی قدر نہ سمجھے وہ ضعیف الایمان ہے اوسکی بے صبری ایک دوسری
مصیبت عظمی ہے اوسکے حق میں جسکو وہ اپنے جہل سے نہیں جانتا ان آیات واحادیث سے
بڑھکر اور کیا تسلی وتشفی خاطر درکار ہے اللہ ورسول سے زیادہ کوئی سچا نہیں ہے اور نہ اللہ
خلاف وعدہ کرے ہمپر فرض ہے کہ ہم قدر اس نقمت کی جو حقیقت میں ہمارے لئے نعمت ہے اور
منزلت اس جراحت کی جو نفس الامر میں واسطے ہمارے راحت ہے دل سے سمجھیں اور ہر حال
میں اللہ کی حمد وثنا کریں اور اوسکا شکر بجا لائیں کہ اوسنے ہمکو توفیق صبر کی بخشی لا احصی ثناء
علیک انت کما اثنیت علی نفسک

## باب سیمین محن انبیا علیہم السلام کے

محنت آدم علیہ السلام قرمانی رح نے کتاب اخبار الدول وآثار الاول میں لکھا ہے
کہ حدیث میں آیا ہے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وفی الخبر امطر علی جسد آدم الحزن
اربعین سنۃ ثم امطر علیہ السرور سنۃ واحدۃ فلذلک کثرت الھموم فی ولادہ انتہی یہ دلیل ہو اسبات پر
کہ آدم مٹی پانی سے بنائے گئے تھے چالیس برس تک اونپر باران اندوہ برسا اور ایک سال تک
باران مسرت اسلیئے اولاد آدم میں ہموم وافکار کثرت سے ہوتے ہیں سو جب اصل ہی آدم میں اندوہ
زیادہ اور خوشی کم رکھی گئی ہے تو پھر ہمکو یہ امید کرنا کہ ہم دنیا میں خوشی سے انفاس حیات کو بسر

کرین فضول ہے **ف** آدم جب جنت سے نکالے گئے دوسو برس تک رویا کئے تب توبہ
قبول ہوئی پہر دوسرا حادثہ اونپر یہ گذرا کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کرڈالا سو برس تک بسبب
اس حزن کے نہ ہنسے اللہ نے عوض ہابیل کے شیث کو پیدا کیا جب اجل تمام ہوگی گیارہ
دن بیمار رہکر راہی عالم بقا ہوئے انا للہ ایک سال بعد حوا کا انتقال بہی ہوگیا **ف** ملک اعجمی
نے زمانہ انوش بن شیث علیہ السلام مین قابیل کو قتل کیا ایک پتہر ایسا مارا جس سے سر اوسکا
پہوٹ گیا اور مرگیا معلوم ہوا کہ کبیرہ قتل انسان زمانہ آدم سے بنی آدم مین چلا آتا ہے اول یہ
سنت قابیل سے نکلی قیامت تک دنیا مین جو قتل ہوگا ایک گناہ قابیل پر بہی لکہا جائیگا
جسطرح حدیث مین آیا ہے قابیل نے اپنے بہائی ہابیل کو قتل کیا تہا آخر کو خود بہی قتل
ہوا چاہ کندہ را چاہ در پیش اور ہوا خذہ آخرت علحدہ قائم رہا قتل مومن کا بنص کتاب و
سنت منجملہ اکبر کبائر کے ہے اور قرآن شریف مین قاتل کو دوزخی فرمایا ہے پہر اگر مستحل قتل ہے
تو جزا اوسکی خلود فی النار ہے ❊

**محنت نوح علیہ السلام** قرمانی حرکہتے ہین کسی نبی نے اپنی قوم کی اذیت پر اوتنا
صبر نہین کیا جتنا صبر کہ نوح علیہ السلام نے باوجود طول عمر کے کیا قوم انکو مارتی پیٹتی پہر
ایک لبادہ مین لپیٹ کر اندر گہر کے ڈالدیتے اور خیال کرلیتے کہ وہ مرگئے یہ پہر گہر سے نکلکر
اونکو طرف توحید کے بلاتے کیونکہ انکے وقت مین کفر عام ہوگیا تہا ساڑہے نو سو برس تکلیف
ضرب واذی کا تحمل کیا یہانتک کہ پہر اونکی دعا سے طوفان آیا سب ڈوب کر مرگئے یہ سفینہ
مین اس نام سے دعا کرتے تہے اہیا شراہیا انہین ناموں کو ابراہیم علیہ السلام نے وقت
گرنے کے آگ مین پکارا تہا یہ دونون اسم جلیل منجملہ اسماء الٰہیہ کے توریت مین آئے ہین
بعض اہل علم نے کہا ہے یہ نام بمعنی حی قیوم ہین ❊

**محنت ہود علیہ السلام** اللہ نے انکو طرف عاد اولی کے بہیجا تہا قوم نے انکی تکذیب
کی تہوڑے لوگ انپر ایمان لائے شداد بن عاد اوس قوم کا پادشاہ چاند کی عبادت کرتا تہا

اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ریح عقیم سے ہلاک کر ڈالا انکے مساکن شحر مین درمیان عمان وحضرموت واحقاف کے تھے زمین یمن مین یہ تیرہ قبائل تھے شوکانی رح اولاد ہود علیہ السلام مین ہین +

**محنت صالح علیہ السلام** یہ برہنہ پا رہتے تھے نہ گھر تھا نہ در کسی مسجد مین جا پڑتے یہ قوم ثمود کے رسول تھے سو برس بعد ہود کے مبعوث ہوئے انکی قوم بت پرست تھی ایک صنم آہنی کو پوجتے تھے انکی منازل حجر مین تھی درمیان حجاز وشام کے اٹھارہ میل پر وادی قری سے یہ عابد غیر اللہ تھے اور سرکش وستمگار صالح نے انکو طرف اللہ کے بلایا انھون نے صالح کو جھٹلایا اور ناقہ کو مار ڈالا آسمان سے ایک صیحہ آیا اوسنے ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا حدیث جابر بن عبد اللہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم کا گذر غزوۂ تبوک مین حجر پر ہوا فرمایا لا تدخلوا علی ھولاء المعذبین الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم مثل ما اصابکم +

**محنت ابراہیم علیہ السلام** اسنے پہلے یہ نام کسی شخص کا نہ تھا اسکے معنی ہین اب رحیم جب انھون نے بتونکی مذمت کثرت سے کرنا شروع کیا اور بڑے بت کو توڑ ڈالا تو نمرود نے آگ جمع کی اور ایک منجنیق مین رکھکر انکو اوس آگ مین پھینکدیا جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ھل لک حاجۃ فرمایا اما الیک فلا کہا اللہ سے سوال کرو فرمایا علمہ بحالی حسبی من سوالی اللہ نے کہا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم انکو برہنہ کرکے آگ مین ڈالا تھا صرف ایک سراویل ستر پر تھی یہ اوسوقت سولہ برس کے تھے نمرود نے انسے کہا تم ہماری زمین سے نکلجاؤ چنانچہ وہ مع زوجہ ولوط علیہ السلام شہر حران مین آرہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا وطن یہی شہر ہے پھر وہان سے مصر مین آ گئے قصہ سارہ کا ساتھ فرعون مصر کے معروف ہے یہ دوسری محنت تھی جو انکے سر پر آئی تیسری محنت یہ تھی کہ ہاجر کو مع اسمٰعیل علیہ السلام زمین کعبہ پر تنہا چھوڑ آئے وہ جگہہ بالکل ویران بے آب ودانہ تھی

**محنت لوط علیہ السلام** یہ ابن عم ابراہیم علیہ السلام تھے روم نے انکو قید کرلیا تھا ابراہیم علیہ السلام نے لڑکر اونکے ہاتھہ سے اونکو چھوڑایا اللہ نے لوط کو طرف اہل سدوم کے

بھیجا وہ کافر تھے فواحش مین مبتلا رہتے اونکو منع کیا اونھون نے نہ مانا اونکو عذاب بتلایا ملائکہ انکے
گھرمین خوبصورت جوانونکی شکل مین آئے انکی بی بی نے اپنی قوم کو خبر کردی اس قوم کے مرد مرد
سے اور نسا نسا سے مستغنی تھے قوم انکے گھر پر آئی مہمانون سے بے ادبی کرنا چاہا یہ ڈرے
اور سخت پریشان خاطر ہوئے ملائکہ نے کہا تم نہ ڈرو ہم فرشتے ہین ہم تو انکے ہلاک کرنیکو آئے
ہین ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب لوط علیہ السلام اوس صبح کو مع اہل و عیال
کے نکل کھڑے ہوئے جبریل علیہ السلام نے قریات لوط کو جڑ سے اوکھیڑکر اور بازو مین
و آسمان تک اوٹھاکر منقلب کردیا پھر پانچ گاؤن تھے ہر گاؤن مین ایک لاکھ نفر بستے تھے
ایک گاؤن والے ایمان لے آئے تھے وہ عذاب سے بچگئے باقی ہلاک ہوگئے ؂

**محنت اسمعیل علیہ السلام** یہ اکبر اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے ابو العرب و جد
آنحضرت صلعم ہین پہلی محنت انپر یہ آئی کہ انکے والد ماجد علیہ السلام انکو مع انکی والدہ کے بیابان
کعبہ مین بحالت رضاع بلا کسی معیشت ظاہر کے چھوڑکے چلے گئے اللہ نے انکو عمالیق و جرہم
و قبائل یمن کا رسول کیا تھا وہ لوگ بت پرست تھے کچھ ایمان لائے کچھ نہ لائے پھر اللہ نے
ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اسمعیل کو ذبح کرو منیٰ مین ذبح کرنیکو بیٹھے مگر اللہ نے ایک
کبش فدیہ مین دیکر انکو بچا لیا باپ کا امتحان آگ سے ہوا بیٹے کا امتحان موت سے لیا گیا
دونون ثابت قدم نکلے انکی قبر شریف درمیان میزاب و حجر کے ہے ؂

**محنت یعقوب علیہ السلام** اللہ تعالیٰ نے انکا امتحان ساتھ ذہاب بصر کے لیا
یہ بڑے صابر نکلے نبوت انکی اولاد مین رہی اور سلطنت عیص کی اولاد مین عیص انکے بڑے
بھائی حقیقی تھے کل روم بنی اصفر اولاد عیص ہین شاہان یونان منجملہ اونکے ملوک رہے
اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو اہل کنعان کا نبی کیا تھا وہان سلیحم نام اولاد ارایمن سے
ایک بادشاہ تھا انھون نے اوس سے جہاد کرکے وہ ملک فتح کرلیا ؂

**محنت یوسف علیہ السلام** انکا قصہ قرآن کریم مین آیا ہے بھائیون نے انپر

حسد کیا یہ سترہ برس کے تھے کہ بارادۂ قتل انکو گھر سے تین فرسخ پر لیجا کر اندر ایک چاہ سباہ کے
ڈالدیا تین دن کے بعد جب مسافرین کا گذر ہوا انہون نے انکو اوس کنوئین سے نکالا
اور مصر مین لا کر بیچدیا بیس یا چالیس درہم پر یہ پہلی محنت تھی دوسری محنت فریفتگی زلیخا کی انپر
تھی اللہ نے انکو گناہ سے بچایا قید ہوئے مگر ارتکاب کبیرہ سے بچے رہے یہ سات برس قید مین
رہے پھر فرعون مصر نے بسبب تعبیر خواب کے انکو سجن سے نکالکر اپنا کاردار بنایا پھر بعد موت
عزیز کے وزیر کر دیا ❊

## محنت ایوب علیہ السلام

انکی پیشانی پر لکھا تھا المبتلی الصابر یہ اولاد عیص بن
اسحق مین تھے انکی مان دختر لوط علیہ السلام تھین یہ اسطرح پر مبتلی ہوئے کہ ابلیس لعین نے
انپر حسد کیا اور کہا ای رب اگر تو مجکو اسپر مسلط کر دیگا تو یہ کافر ہو کر میری اطاعت کرنے لگیگا
اللہ نے اوسکو انپر مسلط کر دیا تا کہ اونکا صبر ظاہر کرے اور ابلیس دروغگو ٹھیرے ابلیس نے
پہلے اپنی عفاریت انکے مال پر مسلط و متفرق کر دئے سارا مال فنا ہو گیا انہون نے کچہ
التفات طرف مال کے نکیا پھر اوسنے اللہ سے سوال کر کے اولاد پر تسلط پایا گھر کی چھت
گرادی ساری اولاد انکی دب کر مر گئی انہون نے یہ خبر سنکر فصبر جمیل کہا پھر شیطان
نے سوال کیا کہ مجکو انکے بدن پر تسلط ہو اللہ نے کہا مگر دل و زبان و عقل پر تسلط نہوگا یہ سجدہ
مین تھے کہ ابلیس نے آکر ایک ایسی پھونک انکے نتھنون مین ماری کہ سارا بدن مشتعل ہو گیا
اور خارش ہونے لگی تمام جسد مثل چیچک کے ہو گیا اور سیاہ ہو کر ورم آگیا اور پیپ سے بھر گیا
اور کیڑے پڑ گئے اور آب زرد اوس سے بہنے لگا اور کھجلانے سے ناخن گر گئے اور گوشت پھٹ
گیا اور بدبو آنے لگی گاؤن والون نے انکو قریہ سے نکالکر ایک گھورے پر ڈالدیا اور ایک چھپر
بنادیا کہ اوسمین پڑے رہین سب لوگون نے انکو چھوڑ دیا مگر انکی بی بی رحمہ نام نے کہ وہ
انکی خدمت کرتی تھین یہ دختر تھین افرائیم بن یوسف علیہ السلام کی قرطبی کہتے ہین وقد
وقع به بلاء لو سلط على جبل لضعف عن حمله حتى تقطعت اصابعه وما يقدر ان يرفع

اللقمۃ الی فیہ وتساقط لحم راسہ یہانتک کہ دماغ بہہ کر دہن سے نکلا اور اعضا پارہ پارہ
ہوگئے طعام جسطرح جاتا اوسیطرح باہر نکلجاتا پاؤنمین چلنے کی قوت باقی نرہی اونہون
نے اس سب حال پر صبر کیا پہر جب اللہ کو اقالہ اونکی لغزش کا منظور ہوا جبریل علیہ السلام
کو بہیجا اونہون نے کہا خوش ہوجا ای ایوب اللہ نے تجکو شفا بخشی اور جو کچہہ تیرے پاس سے
گیا ہے وہ سب تجکو دیا پہر اپنے پاؤن سے ایک ایڑ ماری ایک چشمہ بہہ نکلا ایوب اوسمین نہائے
اور اوسکا پانی پیا کوئی بیماری اونکے پیٹ مین باقی نتہی مگر بالکل دور ہوگئی اور ایک
حلہ فاخرہ اونکو پہنادیا یہ چشمہ بلاد نوی مین مشہور ہے مسجد مین ایک پتہر تہا یہ اوسکے پاس
جاکر کہا کرتے تہے اللہم ان کان ہذا من رضاک فشددہ وان کان من سخطک
فاغفر جب یہ بلا اونکی دور ہوگئی اپنے گہر سے نکلکر باہر بیٹہے بی بی نے اونکو تلاش کیا
بستر پر نپایا وہ متفکر و پریشان ہوکر رونے لگین اور ایوب علیہ السلام اونکی طرف دیکہتے تہے
کہ اتنے مین نگاہ اونکی ایک مرد پر پڑی اور ہیبت سے پوچہہ نسکین کہ تو کون ہے جب
قریب ایوب کے آئین کہا ای کنیز خدا تو کیا چاہتی ہے انہون نے روکر کہا ای بندۂ خدا وہ
مبتلا جو اسجگہ تہا شاید اوسکو کوئی گرگ لے گیا فرمایا ویحک انا ایوب انہون نے کہا اللہ سے
ڈر مجہسے مسخرہ پن نکر فرمایا تو بہلا ایوب کو دیکہیگی تو پہچان لیگی کہا ہان بہلا مین اوسکو
نہ پہچانونگی ایوب علیہ السلام نے تبسم کیا اور کہا مین ایوب ہون اونکی ہنسی کو پہچانکر
معانقہ کیا ابن عباس کہتے ہین واللہ وہ معانقہ سے علحدہ نہوئی تہی کہ اللہ نے سارا مال
اور اولاد جو لے لی تہی پہیردی فذلک قولہ تعالی وآتیناہ اہلہ ومثلہم معہم
کہتے ہین یہ ابتلا اٹہارہ برس تک لگاتار رہا پہر اللہ نے اوپر ملخ زر کو برسایا اور اولاد کو
بعینہا زندہ کردیا اور اوتنی ہی اولاد اور دی انکی ۷۳ یا ۹۵ برس کی عمر ہوئی یا دو صد و
بست سال کی پہر اوسی مکان ابتلا مین مدفون ہوئے ٭

**حضرت شعیب علیہ السلام** یہ اولاد مدین بن ابراہیم علیہ السلام مین تہے انکی ماں

نکیل دختر لوط علیہ السلام ہین یہ طرف اہل مدین و اصحاب ایکہ کے بہیجی گئی تہی ایکہ کہتی ہین گہنے درختون کو یہ عربی بولتے تہے اور نابینا تہے پہر آخر عمر مین بینا ہوگئے انکی قوم کافر تہی زمین مدین درمیان زمین مصر و زمین شام کے ہے جب انکے کہنے سے وہ نقص کیل و وزن سے باز نہ آئے اور رہزنی ترک نہ کی تو اللہ نے انکی دعا سے اونکو رجفہ یعنی زلزلہ سے ہلاک کردیا اور ہوای گرم سے جلکر خاکستر ہوگئی وذلک قولہ تعالی واخذہم عذاب یوم الظلۃ

**محنت موسی کلیم علیہ السلام** یہ یعقوب علیہ السلام کے پرپوتے تہے انکا قصہ ہمراہ فرعون کے قرآن مجید مین آیا ہے اوسوقت فرعون مصر ولید بن مصعب تہا عمالقہ مین سے عمالقہ اولاد سام بن نوح ہین پہلی محنت انپر یہ آئی تہی کہ انکی مان نے انکو خوف قتل سے ایک تابوت مین رکہکر نہر مین ڈالدیا تہا وہ تابوت آسیہ زن فرعون کے ہاتہہ لگا پہر دوسری محنت یہ آئی کہ قبطی انکے ہاتہہ سے ہلاک ہوا اور یہ خوف فرعون سے بہاگ کر مدین مین آئے تیسری محنت مقابلہ فرعون کی تہی چوتہی محنت سرگردانی تیہ کی چالیس سال تک پانچوین محنت مقاتلہ جبارین کی یہ سارا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے اور قربانی ہین اور بقیہ کتب سیر وتفاسیر مین بہی مرقوم ہے چہٹی محنت بغاوت قارون ابن عم موسی کے ساتہہ موسی علیہ السلام کے تہی ساتوین محنت اتہام قتل ہارون کی موسی علیہما السلام پر تہی ❊

**محنت یونس بن متی علیہ السلام** انکو ذوالنون کہتے ہین یہ طرف اہل نینوی کے بہیجے گئے تہے یہ شہر سامنے موصل کے ہے دونون کے بیچ مین دجلہ ہے اوس جگہہ کے لوگ بت پرست تہے یونس علیہ السلام نے نو سال تک اونکو دعوت کی وہ ایمان نہ لائے یہانتک کہ یونس علیہ السلام نے وعدہ عذاب کا دیا اور خود مع زوجہ و ولد وہان سے خروج کیا جب قوم نے نزول عذاب دیکہا تو ایمان لے آئے یونس علیہ السلام جب کنارہ دجلہ پر پہنچے اپنے بڑے فرزند کو دریا پار کر آئے پہر فرزند خرد لیکر چلے جب وسط دجلہ مین پہنچے پانی زیادہ ہوگیا لڑکا ڈوب گیا اور دوسرے لڑکے کو جو پہلے پار ہوچکا تہا بہیڑیا اوٹہا لے گیا

جب پھر کر آئے بی بی کو نہ پایا گھبرائے بیابان بیابان ساحل دریا پر آئے ایک کشتی آتی تھی اوسکو اشارہ کیا اونہون نے رحم کھاکر انکو ناؤ مین بٹھا لیا تھوڑی دور پر آندھی چلی قریب تھا کہ ناؤ ڈوب جائے کشتی والون نے کہا اس کشتی مین کوئی خطاوار ہے یونس نے کہا اس ناؤ مین ایک غلام ہے جو اپنے رب سے بھاگا ہے تم جب تک اوسکو دریا مین نہ ڈالوگے ناؤ نہ ٹھیریگی چنانچہ قرعہ ڈالا انہین کا نام نکلا آخر انکو دریا مین پھینکدیا ایک مچھلی نے جو کہ بلاد ہند سے آئی تھی انکو نگل لیا یہ اندر تین ظلمات کے رہے یہ واقعہ وقت شب کے ہوا پھر جب انہون نے اللہ پاک کو پکارا اور لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا تب انکو شکم ماہی سے رہائی ہوئی یہ دعا واسطے رفع ہر بلا کے اب بھی حکم اکسیر اعظم کا رکھتی ہے اسکی خاصیت کتاب الدر المنضد والدر المکنون مین مفصل لکھی ہے اللہ نے فرمایا ہے ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین انکا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے

**محنت داود علیہ السلام** اپنے ایک لغزش ہوگئی تھی اوسپر اللہ نے عتاب کیا یہ تیس برس تک روتے رہے یہانتک کہ اللہ نے اونکی توبہ قبول کی*

**محنت سلیمان علیہ السلام** اپنے ملک انکا سلب ہوگیا تھا چودہ دن تک بیکار رہے سبب زوال مین اختلاف ہے ایک بار انہون نے یہ چاہا کہ مجکو ایک دن دہر مین سے کدر سے صاف ملجائے جنات کو حکم دیا کہ ایک محل طیار کرین جب محل بنگیا مخفی طور پر اوسکے اندر گئے ایک جوان کو پایا کہا تو بے حکم و اجازت کے کس طرح اس گھر مین آیا اوسنے کہا مجکو میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مین اس گھر مین داخل ہون معلوم ہوا کہ وہ ملک الموت ہین کہا سبحان اللہ طلبت یوما فی الدنیا الصفا فقیل لی طلبت شیئا لم یخلق فی الدنیا ملک الموت نے اونسے کہا تمہاری عمر ایک ساعت رہگئی ہے اسلئے معلوم ہوا کہ دنیا مین کسیکو کوئی دن صاف کدر سے میسر نہین ہو سکتا ہے

| | |
|---|---|
| از دہر جفا پیشہ وفائی نتوان یافت | وز گردش ایام صفائی نتوان یافت |
| زخم دل مجروح جگر سوختگان را | سازندہ تر از صبر دوائی نتوان یافت |

**محنت بنی اسرائیل** انمین جب احداث و بدعات کی کثرت ہوئی اور انہون نے

اپنے انبیاء کی اطاعت نہ کی اور تائب الی اللہ نہوئے تو اللہ نے بخت نصر کو اونپر مسلط کر دیا اوسنے بیت المقدس مین آکر قتل کیا بنی اسرائیل کو فنا کر دیا حالانکہ پہلے چالیس ہزار علماء بنی اسرائیل قاریان توریت کو جو مقدم فی العلم تھے قتل کر چکا تھا پھر شہر کو ویران کر دیا سارا مال لوٹ لیا اور ستر ہزار اطفال قید کرکے ملوک مین تقسیم کر دئے ۵

| | |
|---|---|
| درین ہستی کہ پاید نیست زود | نبا ید شد بہ ہست و نیست خوشنود |
| چشاند آب و بر آتش نشاند | بہ بخشد چیز و آنگہ وا ستاند |
| دہد بستاند و عارے ندارد | بجز داد و ستد کارے ندارد |

ذراری انبیاء علیہم السلام حصہ مین بخت نصر کے آئے سات ہزار اہل بیت داؤد علیہ السلام قید کرلئے گیارہ ہزار سبط یوسف و بنیامین سے تھے آٹھ ہزار سبط شمعون سے تھے وقس علی ہذا اساری اولاد یعقوب کی تین حصے کئے ایک ثلث کو شام مین باقی رکھا ایک ثلث کو قید کیا ایک ثلث کو قتل کر ڈالا دانیال پیغمبر اسیکے وقت مین تھے مجوس نے اونپر حسد کیا تھا اور اونکا ہلاک کرنا چاہا مگر اللہ نے بچا دیا +

**حضرت زکریا علیہ السلام** انہون نے جب سنا کہ یحیی قتل کئے گئے تو بہاگ گئے ایک جنگل مین گئے جہان بہت درخت تھے ایک درخت نے پکار کر کہا ای نبی اللہ ادہر کو وہ شق ہوگیا یہ اوسکے اندر جا چھپے وہ منطبق ہوگیا ابلیس نے ایک کونا انکی چادر کا داب رکہا وہ درخت سے باہر نکلا رہگیا بنی اسرائیل آئے کہا ای راعی تونے کوئی شخص اس صورت کا دیکہا ہے کہا ہان اس درخت پر جادو کرکے اوسکے اندر گہس گیا ہے اونہون نے اوس درخت کو ارہ سے دو ٹکڑے کیا جب منشار سر زکریا کے پہنچا چاہا کہ آہ کرین اللہ نے وحی کی کہ اگر تونے دم مارا تو تیرا نام دیوان انبیاء سے ساقط کر دیا جائیگا اونہون نے صبر کیا یہانتک کہ دو پارہ ہوگئے ۵

| | |
|---|---|
| تخم وفا و مہر درین کہنہ کشت زار | آنگہ عیان شود کہ شود سوسم درو |

**محنت یحییٰ علیہ السلام** بنی اسرائیل مین ایک پادشاہ تہا اجب نام وہ انکی تعظیم کرتا تہا اور بے انکے حکم کے کچہہ کام نکرتا وہ اپنی دختر زن پر عاشق ہوگیا انسے مشورہ لیا انہون نے منع کیا مادر دختر ایک زن کافرہ تہی انبیا کو قتل کراتی اوسکے جی مین انکا کینہ بیٹہہ گیا وہ تاک مین رہی ایک دن پادشاہ کو نشۂ شراب مین پاکر اپنی دختر کو انواع زیور و عطر و زینت سے آراستہ کرکے نزدیک اوسکے مجلس بادہ خواری مین بہیجدیا پادشاہ نے اوسکا قصد کیا اوسنے کہا میرا سوال پورا کرو تو مانون کہا مانگ کہا یحییٰ کا سر کاٹ کر طشت مین لاؤ پادشاہ نے کہا تو نے بڑی چیز مانگی کچہہ اور مانگ کہا بس یہی ناچار ایک آدمی روانہ کیا یحییٰ اندر محراب داود علیہ السلام کے کہڑے نماز پڑہتے تہے اوسنے جاکر ضرب لگائی اور سر کاٹ کے لایا وہ سر باتین کرتا تہا یہانتک کہ سامنے بادشاہ کے لاکر رکہا یا وہ یہی کہتے تہے لا تحل لک بادشاہ نے اپنے گہر مین ایک گہرا گڑہا کہود کر وہ سر دفن کردیا وہان سے خون بہ نکلا اتنا بہا کہ سارا گہر بہر گیا پہر صحن مین بہا پہر گلی کوچے تک پہنچا صبح کو حکم دیا کہ اوس خون پر خاک ڈالدین وہ خاک کے اوپر آگیا یہانتک طغیانی ہوئی کہ فصیل شہر تک پہنچا اور جوش مین تہا آخر اللہ تعالیٰ نے بادشاہ اور اوس دختر و زن اور اونکے توابع کو براہ عقوبت خسف کردیا ۵

| تو ہم شب را بسر کے می بری ای شمع کم فرصت | | گرفتم سوختی پروانۂ آتش بجانی را |
|---|---|---|

کہتے ہین فرشتون نے کہا ای رب یحییٰ تو بیگناہ تہے بلکہ کبہی گناہ کا ارادہ تک بہی نہ کیا تہا فرمایا لکنہ احبنی وانا افعل بمن یحبنی ہکذا پہر بخت نصر بادشاہ بابل نے چڑہائی کرکے بیت المقدس کو ویران کردیا اور بنی اسرائیل کو نہایت ذلت و احتقار کے ساتہہ قتل کر ڈالا ستر ہزار آدمی عوض یحییٰ کے مارے گئے اسی طرح ستر ہزار نفر عوض امام حسین علیہ السلام کے مقتول ہوئے و ذلک جزاء الظالمین ۵

| اگرچہ ظلم تو جاری ست در جہانداری<br>منازگرچہ کسیت ہمچو غنچہ خندان ست | | جفا مکن کہ نہ کاری ست مردم آزاری<br>کہ ہست دیدۂ مظلوم ابر آزاری |
|---|---|---|

**محنت عیسی بن مریم علیہما السلام** یہ پاپیادہ پہرتے کوئی گہر حرفہ حلیہ متاع اثاث اسباب ثیاب نرکہتے تہے سیاحت کرتے جہان سوبیہ ڈوب جاتا وہین پڑرہتے یہود نے چاہا کہ اونکو مار ڈالین اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو بہیجکر اونکو ایک روزن سے جو اوس گہر کے تہا طرف آسمان کے اوٹہا لیا جب گہر کا محاصرہ کیا ایک شخص شبیہ عیسی بنگیا اوسکو پکڑ کر سولی پر چڑہا دیا مریم علیہا السلام کا انتقال بعد عیسی کے ہوا اور بعض نے کہا قبل رفع عیسی کے حدیث مین خبر دی ہے کہ عیسی آخر زمان مین آسمان سے اوتر کر دجال کو قتل کرینگے صلیب کو توڑینگے انکا نزول دمشق کے منارہ سفید کے اوپر سے ہوگا *

**محنت جرجیس علیہ السلام** یہ اہل فلسطین مین سے تہے انہون نے بعض حواریین کو پایا تہا کسائی نے کہا یہ نبی نہ تہے بلکہ ایک عابد مستجاب الدعوۃ اور تاجر مالدار تہے بادشاہ موصل ایک جبار سرکش عابد صنم تہا اوس بت کو افلون کہتے تہے جو کوئی اوسکو سجدہ نکرتا اوسکو آگ مین ڈالدیتا انہون نے موصل مین آکر اوس سے کہا ایہا الجبار اتق اللہ ولا تتخذ معہ الہا آخر پادشاہ مارے غصہ کے اپنے جامہ سے باہر ہوگیا ایک چوب کہڑی کی اوس سے انکو باندہا پہر شانہ آہنی سے انکی کہال و گوشت کو چہیلا اوسپر نمک و سرکہ چہڑکا اور لوہے کی کیلین آگ مین گرم کرکے سر مین ٹہوکین جس سے دماغ بہہ نکلا اور سولی پر رکہکر دہوپ مین لٹکایا انکو کچہہ الم اور وجع نہوا رات کو فرشتے نے آکر انکے بدن پر ہاتہہ پہیرا پہر ویسے ہی ہوگئے صبحکو سامنے پادشاہ کے آکہڑے ہوئے اور کہا ایمان لاؤ اوسنے کہا تو بڑا جادوگر نکلا کہا نہین بلکہ اللہ نے مجکو زندہ کردیا تاکہ تجپر حجت قائم ہوجائے تب تو اوسنے انکو آگ مین جلا کر خاکستر کردیا اور راکہہ دریا مین ڈالدی اللہ نے اوس رماد کو پہر جمع کرکے انکو زندہ کردیا یہ پہر پاس پادشاہ کے پہنچے اور دعوت الی اللہ کی بادشاہ کو خوف اپنی جان و ملک کا ہوا حکم دیا کہ زمین پر لٹاکر چار آہنی میخون سے ٹہونک دو اور ہاتہہ پاؤن باندہ کر ایک ستون سنگ سینہ پر رکہو چنانچہ ایسا ہی کیا

رات کو پھر یہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور صبح کو پاس پادشاہ کے پہنچے وہ حیران رہگیا ایک مرد نے
جلسار ملک مین سے کہا ای جرجیس تم یہ کہتے ہو کہ تمہارا معبود مارتا جلاتا ہے بھلا ان قبرون کے
مردونکو تو وہ زندہ کر دے وہان چند قبرین تھین انہون نے دعا کی وہ پہٹ گئین اونمین سے
ستر آدمی خاک جہاڑتے ہوئے اوٹھہ کھڑے ہوئے جلسار نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ
اونمین پانچ عورتین تین بچے باقی مرد تھے ایک بوڑہا آدمی بہی تہا اوس سے پوچہا تجکو مرے
ہوئے کتنی مدت ہوئی کہا چار سو برس پہر وہ لوگ بدستور سو رہے یہ ماجرا زمانہ فترت مین ہوا
پہر آگ اوتری اوسنے سارے شہر کو جلا دیا ❊

**محنت شمسون علیہ السلام** یہ ایک شخص صالح تھے بنی اسرائیل مین انکو انجیل
حفظ تہی انکے گاؤن والے بت پوجتے تھے یہ تنہا اونسے لڑتے بڑے قوی صاحب بطش
شدید تھے ایک ہزار شہر پر جہاد کیا پہر انکو انکی بی بی نے کہکر باندہا اور ناک کاٹ ڈالی
آنکھون مین سلائی پہیری اور ایک ستون پر لٹکایا لوگ تماشا دیکہتے تھے اونہون نے طرف
آسمان کے سر اوٹھا کر دعا کی اللہ نے انکو تندرست کر دیا بینا ہوگئے وہ شہر ستونون پر بستا تھا
اللہ نے کہا تم دو ستون انمین سے کہینچ لو انہون نے دو عمود کہینچے سارا شہر اوندہا گیا سب
دبکر مر گئے انکی جورو بہی اونہین کے ساتھہ ہلاک ہوگئی ۵

| | خیال بست کہ خود عبرت زمانہ نشد | | کہ در زمانہ کی اعتبار طرح ستم | |
|---|---|---|---|---|

**محنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** حضرت کے محن کا احوال کتب
سیر و غزوات مین ابتداء بعثت سے تا وفات تفصیل وار لکہا ہے جس دن سے مبعوث ہوئے
تا آخر حیات سارا زمانہ تحمل اذی و محن مین گذرا یہ محن ہر طرح کے تھے نفس و مال و اولاد و اصحاب
و اہل بیت وغیرہم کے الغرض نوع بشر مصداق اس خبر کی ہے ولقد خلقنا الانسان فی کبد
دنیا مین کوئی بشر ایسا نہین ہے کہ جسکو کچھہ نہ کچھہ تکلیف نہ پہنچی ہو خصوصًا انبیاء و مرسلین
اور طوایف مومنین و مسلمین پہر جو شخص یہ اندیشہ کرے کہ مین دنیا مین آرام سے بسر کرون

مجکو کوئی ایذا نہ پہنچی اور کوئی درد والم نہ ستاے تو وہ جاہل ہے انسان کبھی ہموم وغموم واسقام
وآلام واحزان سے خالی نہین ہوتا ہے روز ولادت سے تا وفات جو احوال اوسپر گذرتے
ہین اگر اونہین تامل کرے تو معلوم کرلے کہ یہ تمنا محض ہوس ہے اللہ تعالی خالق عباد
وافعال عباد و فعال مایرید ہے اوسکی قضا کا کوئی رد کرنے والا اور اوسکے حکم کا کوئی پیچھے
ڈالنے والا نہین ہے اہل ایمان ہر بلا ومصیبت پر صبر جمیل کرکے اجر جزیل حاصل کرتے
ہین اور کفار جزع وفزع کرکے عاقبت وبیل مول لیتے ہین بلکہ عرفاء باللہ ہمیشہ مصیبت
پر شاکر ہوتے ہین اور نعمت پر صابر کیونکہ وہ جانتے ہین کہ الدنیا سجن المومن
وجنۃ الکافر چند روز کی تکالیف والم پر جب دولت پائدار وراحت جاوید ملے تو وہ شخص بڑا
احمق ہے جو کہ پھر مصائب وآفات پر تصبر نکرے ہان قبل اسکے کہ بلا مین مبتلا ہو یا کسی
آفت مین گرفتار ہو جائے تو اللہ پاک سے ضرور استغاثہ واسطے اوسکی دفع کے کرے
کیونکہ اللہ ورسول نے ہمکو یہ کام تعلیم کیا ہے اور وعدہ کشف عنہ کا فرمایا ہے ربنا
اکشف عنا العذاب انا مومنون اللھم یا ارحم الراحمین نسألک العفو والعافیۃ
فی الدنیا والدین

## باب بیان مین محن خلفاء واہل بیت وائمہ اسلام کے

پہلے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین مکہ ومدینہ مین جتنے محن حضرت پر آئے یہ سب
مین شریک حال رسالت رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ صاحب فی الغار تھے پھر
محنت قتال اہل ردت پیش آئی اوسمین بھی ثابت قدم رہے پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے
اونکو ابولولو غلام مغیرہ نے خنجر دو دم سے تین زخم مارے یہ غلام مجوسی تھا یہ زخم کتف وخاصرہ
مین لگا تھا شہید ہوگئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو اندر گھر کے محاصرہ کرکے قتل کرڈالا یہ
انکی محنت تھی پھر علی مرتضی رض کو ابن ملجم لعین نے اندر نماز کے زخمی کیا وہ اس محنت مین

شہید ہوئے قصۂ شہادت خلفاء ثلثہ کا قربانی نے لکھا ہے اور بعض نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ زہر سے مارے گئے ؛

**محنت امام حسن علیہ السّلام** انکو انکی بی بی جعدہ بنت اشعث نے زہر دیکر مارا یزید نے اوس سے وعدہ نکاح کا کیا تھا بعد وفات کے جب سوال نکاح کیا تو یزید نے کہا انا لم نکن نرضاك للحسن افنرضاك لانفسنا وہ خسر الدنیا والآخرہ ہوئی

**محنت امام حسین علیہ السلام** انکا قصہ پر غصہ ایک دفتر ہے جسکا خلاصہ کتاب سر الشہادتین میں لکھا ہے یہ کہ کربلا میں ہاتھ سے لشکر یزید پلید کے مع ہمراہیان شہید ہوئے انکے قتلہ وہی لوگ تھے جو آپکو مسلمان کہتے تھے جب نام کے مسلمان اولاد فاطمہ رضی بضعۂ رسول سے اسطرح پیش آئے حالانکہ اونکا زمانہ عہد نبوت سے بغایت قریب تھا تو بقیہ نسل امام حسین علیہ السلام کو اگر واحمہ سے ایسے مسلمانون کے ہر زمانہ مین تکلیف پہنچی تو کیا بعید ہے ہ

اترجوا امۃ قتلت حسینا — شفاعۃ جدہ یوم الحساب

لکن اللہ تعالی نے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے بہت جلد انتقام لیا بعد شش ماہ کے یزید مرگیا اور ستر ہزار آدمی جو اوس معرکۂ کربلا مین شریک یا راضی بقتل تھے مارے گئے اور نزدیک اکثر اہل علم کے یزید مستحق لعنت ٹھیرا ہ

کہ کرد در ہمہ عالم کمان ظلم بزہ — کہ تیر لعنت جاوید را نشانہ نشد

**محنت امام علی بن حسین علیہما السلام** یہ سنہ ۹۵ ہجری مین بعمر ۵۷ سال مسموم مرے انکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوا کر مار ڈالا ؛

**محنت امام محمد بن علی باقر علیہ السّلام** انکی وفات سنہ ایک سو ستره مین بعمر ۵۷ سال ہوئی یہ زمانہ ابراہیم بن ولید مین مسموم مرے ؛

**محنت امام جعفر بن محمد صادق علیہ السّلام** انکی وفات سنہ ۱۴۸

ہین بعمر ۴۶ سال ہوئی یہ زمانہ منصور مین مسموم مرے و دفن بالبقیع فی القبر الذی دفن فیہ ابوہ وجدہ وعم جدہ فللہ درہ مرقد ما اکرمہ واشرفہ اکثر اہل بیت مین اکثر اہل بلا گزرے ہین ہر زمانہ مین اونکے سر پر طرفسے ملوک کے ابر محنت برسا کیا کوئی قتل ہوا کوئی محبوس رہا کسیکو زہر دیا گیا کوئی شہر سے نکالا گیا ظلمہ فجرہ نے اپنی سلطنت کیلئے صدہا مصائب اونپر ڈالے انا للہ ۵

| رساند از پی یک سود صد زیان بکسی | | ستیزہ کاری بیداد گر نگر کہ بجہل |
|---|---|---|

**حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلعم** انکو وحشی بن حرب حبشی غلام جبیر بن مطعم نے بطمع آزادی خود قتل کیا تہا جب اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا یا وحشی غیّب عنی وجہک فلا اراک معلوم نہین کہ سند اسکی کیسی ہے بہرحال حمزہ سید الشہدا ہین لسان نبی آخر الزمان پر رضی اللہ عنہ ۵

| وحشی نگر کہ از تو چہ تقصیر آمدہ ست | | بے لطفی بحال تو دیدم کہ سوختم |
|---|---|---|

**ف** خلفاء بنی امیہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو شام مین تہے یہ چودہ ۱۴ نفر ہین مدت انکی خلافت کی کچہہ اوپر اسی برس تہی یعنی ہزار شہر اول خلفا انکے معاویہ بن ابی سفیان ہین رضی اللہ عنہ انکے پاس کچہہ موی مبارک نبوی تہے اور کچہہ ناخن تراشیدہ مرتے وقت وصیت کی کہ منہ اور آنکہوں مین اونکو رکہدین اور ثوب رسول خدا صلعم مین دفن کردین پہر کہا افعلوا ذلک دخلوا بینی وبین ارحم الراحمین ہمکو انپر خفا ہونا نچاہیے من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا یہ صحابی اور خسر پورہ آنحضرت صلعم تہے رتبہ صحابیت فوق جمیع مراتب فضیلت ہے اس رتبہ کا حفظ کرنا علامت صحت ایمان ہے وللہ الحمد ؎

**حضرت عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ** انکے باپ عشرہ مبشرہ مین تہے انکی مان اسماء صاحبزادی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہین حجاج بن یوسف نے بحکم عبد الملک بن مروان چالیس ہزار نفر کے ساتہہ انپر چڑہائی کی اور مکہ معظمہ کا

محاصرہ کرلیا چار ماہ تک اوپر منجنیق برسائی یہانتک کہ یہ شہید ہوئے انکا سر کاٹ کر پاس عبد الملک کے بہیجا اور انکو سولی پر چڑہایا اور سرنگون لٹکایا پہر انکی ماں کے پاس آکر تعزیت کی اونہوں نے کہا لقد افسدت علیہ دنیاہ و افسد علیک آخرتک و لا ضیر ان اللّٰہ اکرم علی بیدیک وقد اهدی رأس یحیی بن زکریا الی بغیۃ من بغایا بنی اسرائیل پہر بعد ایک سال کے دفن ہوئے یہ حق پر تہے اور مخالف انکا باطل پر انکی جان اللہ کی راہ میں اللہ کے گہر میں گئی

| گو ہر جان سچہ کار دگرم باز آید | گر نثار قدم یار گرامی نکنم |
|---|---|

**نحست ایام ولید بن عبد الملک** اسکے زمانہ میں طاعون جارف آیا مدت قلیل میں تین لاکہہ آدمی مر گئے اوسی سال حجاج بہی مرا ولید بڑا جبار ظالم تہا جب اوسکو قبر میں رکہا زمین کو اپنے پاؤں سے ٹہوکر مارتا تہا اور اوسکے دونوں ہاتہہ اوسکی گردن سے بندہ گئے نسئال اللّٰہ العافیۃ ونسئالہ خاتمۃ الخیر

| جای کہ بہ ترسی و نتر سند از تو | ای شاہ چہ گوئی چو بپرسند از تو |
|---|---|

**نحست ولید بن یزید بن عبد الملک** صاحب کوکب الملک نے کہا ہے کہ وہ اس بلا میں مبتلا تہا اقل بلیہ یہ تہا کہ ناف سے بول کرتا تہا کثرت فسق سے لوگ اوسکو دشمن رکہنے لگے اہل دمشق نے اوسکے معزول کرنے پر اتفاق کیا اوسکے ابن عم یزید ناقص کو بلاکر ولید کے گہر کا محاصرہ کیا اور بہت بری طرح اوسکو قتل کرکے سر اوسکا اعلی فصیل شہر پر لٹکادیا ✦

**نحست ابراہیم بن ولید مذکور** جب سفاح نے بنی امیہ کو قتل کیا تو یہ بہی مارا گیا تیرہ ۱۳ شب خلیفہ رہا پس بس

| یارب از مادر گیتی سچہ طالع زادم | کوکب بخت مرا ہیچ منجم نشناخت |
|---|---|

**نحست مروان حمار آخر خلفاء شاہیہ بنی امیہ** اسیکے وقت میں سفاح ظاہر ہوا اوسنے بنی امیہ کو جا بجا قتل کیا یہانتک کہ مروان کو بہی قتل کیا پہر بقیہ بنی امیہ کسیف

اونکی طرف بلاد مغرب کے نکل گئے عبد الرحمن بن معاویہ پہلا خلیفہ انکا اندلس مین ہوا تاریخ وانی
مین انکی تصویر ہے طویل خفیف العارضین نحیف آدمی تھا +

**محنت سلیمان بن ابی الحکم** ملقب بمستعین باللہ جیران سقامری نے
چڑھائی کر کے انکو قید کر لیا پھر مع پسر و برادر قتل کر ڈالا پھر ہشام بن محمد ملقب بمعتمد باللہ
پر خلافت بنی اُمیہ کی بلاد اندلس مین ختم ہوگئی وکان امر اللہ قدرا مقدورا ۵

| | |
|---|---|
| خرقہ پوشان دگر مست گذشتند و لیے | قصۂ ماست کہ بر ہر سر بازار بماند |

**ف** انکے بعد خلفاء عباسیہ ہوئے یہ عراق مین تھے ۳۷ خلیفہ ہوئے پانسو چھبیس برس
انکی خلافت رہی یہ قسم اول خلفاء ہے دوسری قسم کے وہ خلفاء ہین جنہون نے مصر مین
اقامت کی یہ پندرہ خلیفہ تھے مدت انکی دوسو چھپن و نصف سال ہوئی خلیفہ اول عراق
عبد اللہ سفاح تھے پر پوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے انہون نے ساری قبور خلفاء
بنی اُمیہ کھود کر استخوان اونکے آگ مین جلا دئے اور گوشت کتون کو کھلا یا اور جستجو کر کے
ایک ایک کو قتل کر ڈالا انکے بعد ابو جعفر منصور نے بغداد آباد کیا پھر محمد مہدی خلیفہ ہوئے وہ
مسموم مار گئے پھر ہادی خلیفہ ہوئے اونکو بھی زہر دیکر مارا پھر محمد امین خلیفہ ہوئے اونکو
ایک قوم عجم نے وقت شب کے تلوار سے ذبح کیا اور پشت سے سر تک چیر ڈالا اور سر کو ایک دیوار
باغ پر لٹکا دیا اور جسد کو ایک رسّی سے باندھکر اور گھسیٹ کر پھینکدیا انکی مان زبیدہ تھین

**محنت متوکل علی اللہ** ترک اپنے منحرف ہوگئے اور قتل کرنے پر اتفاق کیا
چنانچہ جوف شب مین پانچ نفر مجلس لہو مین گھس آئے اور اونکو مع اونکے وزیر فتح
بن خاقان کے قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۲۴۷ھ مین ہوا +

**محنت مستعین باللہ** انہون نے خود آپکو خلع کر کے معتز بن متوکل کو
خلیفہ کر دیا بعدہ شہر واسط مین مقید کر کے رکھے گئے پھر معتز نے اونکو قتل کروا ڈالا ۵

| | |
|---|---|
| بر نخیزم ز سر کوی تو تا جان دارم | ور رسد کاری جہان از سر جان برخیزم |

**محنت مهتدی بالله** انکو جب بمقابلهٔ اتراک شکست ہوئی تو پکڑ کر انکے خصیے ملدے لیے یہانتک کہ مرگئے ٭

**محنت معتمد علی الله** یہ زہر سے مار گئے یا خواب مین انکو اندر ابساط کے گھونٹ کر مار ڈالا انکی موت ناگہان ہوئی ٭

**محنت قاہر بالله** انکو انکے وزیر ابن مقلہ نے قبض وحبس وخلع کرکے آنکھون مین گرم سلائی پھیر دی جس سے آنکھین رخسارون پر بہہ گئین یہ حرکت سب سے پہلے انہین کے ساتھہ کی گئی یہ واقعہ ۳۲۲ھ مین ہوا مسعودی نے اخبار الزمان مین کہا ہے کہ ان القاہر اخذ وعذب بانواع العذاب بعد ما خلع وسملت عيناه ٭ **حکایت** ایک شخص نے کہا مینے جامع منصوری بغداد مین ایک نابینا کو دیکھا کہ ایک پرانا جبہ پہنے ہوئے تھا جسکا ابرہ نہ تھا فقط استر باقی رہگیا تھا وہ کہتا تھا ای لوگو مجکو صدقہ دو کل مین امیر المومنین تھا آج مین منجملہ فقراء مسلمین کے ہون مینے پوچھا یہ کون ہے کہا قاہر بالله وفی هذه الحکایة اعظم عبرة لمن اعتبر نعوذ بالله من سخط وزوال نعمه خلیفہ راضی بالله نے کیا خوب کہا ہے ع

| | |
|---|---|
| كل صفو الى كدر | كل امر الى حذر |
| ومصير الشباب | للموت فيه والكبر |
| درّ درّ المشيب من | واعظ ينذر البشر |
| ايها الامل الذي | تاه في الجهل والغرر |
| اين من كان قبلنا | ذهب الشخص والاثر |
| ربّ فاغفر خطيئتي | انت يا خير من غفر |

**محنت متقی بالله** جب اتراک بغداد پر مستولی ہوگئے تو انکو خلع کرکے انکی آنکھون مین سلائی پھیری پھر پچیس برس تک قید رہکر مرگئے ٭

**محنت مستکفی باللہ** انکو معز الدولہ ابن بویہ نے تخت پرسے کھینچکر گلے مین عمامہ ڈالکر زمین پر گھسیٹا پھر معزول و نابینا کر کے قید رکھا بغداد مین تین خلیفہ نابینا جمع ہو گئے ❊

**محنت مقتدی بامر اللہ** سلطان ملک شاہ سلجوقی نے انسے کہا تم بغداد کو میرے لئے چھوڑ دو اور جس شہر مین چاہو چلے جاؤ انہون نے مہلت ایک ماہ کی مانگی ندی یہانتک کہ شمس النہار اونکی کنیز نے اونکو زہر دیکر مار ڈالا ❊

**محنت مسترشد باللہ** انکو سترہ نفر باطنیہ نے جمع ہو کر اندر خیمہ کے مع ایک جماعت کے مار ڈالا یہ مراغہ مین سنہ ۵۲۹ھ مین قتل کئے گئے ❊

**محنت مستعصم باللہ** یہ آخر خلفاء عباسیہ عراق ہین انکا وزیر مؤید الدین علقمی رافضی تھا اوسکے اشارہ سے تتار نے بغداد پر چڑہائی کی ایسا حادثہ ابتدا خلق عالم سے اوسوقت تک نہوا تھا وزیر نے خلیفہ کو دہوکا دیا اور پاس ہلاکو کے لیگیا خلیفہ کے دوش پر چادر نبوی اور ہاتہہ مین قضیب تھی ایک جماعت علما و اعیان ہمراہ خلیفہ کے گئے تھے ہلاکو نے خلیفہ کو ایک خیمہ مین تنہا اوتارا پھر وزیر نے بقیہ علما و فقہا کو بلایا جو گروہ آتا جاتا اوسکی گردن ماری جاتی یہانتک کہ جملہ طوائف اہل علم و فقہ قتل کئے گئے ؎

| آسمان کشتی ارباب ہنر می شکند | تکیہ آن بہ کہ برین بحر معلق نکنیم |
|---|---|

پھر بغداد مین قتل عام ہوا چالیس دن تک خونریزی ہوا کی فبلغ القتلی الکثر من الفی الف و ثلثمائۃ الف اس قتل سے کوئی نہ بچا مگر جو اندر چاہ وغیرہ کے چھپ رہا پھر خلیفہ سے چادر و قضیب لیکر ایک طبق نحاس مین رکھکر جلادی اور خاک اوسکی دجلہ مین ڈالدی اور خلیفہ اور اونکے ولد کو ایک خرجی مین رکھکر پیس ڈالا وہ بہوکے پیاسے مرگئے یہ واقعہ سنہ ۶۵۶ھ مین روز چہارشنبہ چہار دہم ماہ صفر کو ہوا عمر خلیفہ کی چار ماہ پنجاہ سال تھی پھر بقیہ اولاد خلیفہ کو قتل کیا اور دختران خلیفہ کو قید کر لیا اور بیت الخلافہ سے

قریب اٹھارہ برس کے گرفتار رہوئیں خاتمہ دولت عباسیہ کا عراق مین ہوکر ملک ونکا زائل ہوگیا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار جملہ ایام اونکی خلافت کے ملک عراق مین پانسو چوبیس برس ہین ہے

خلت المنابر ولا اسرۃ منہم ‫|‬ فعلیہم حتی الممات سلام

ذہبی کہتے ہین ما اظن ان الخلیفۃ ومن کانت بلیۃ عظیمۃ لم یصب الاسلام بمثلہا وزیر علقمی جسنے یہ کام کیا تھا اوسکو بہی طرف سے تتار کے نہایت درجہ کی ذلت وخواری نصیب ہوئی ہلاکو نے اسکو اپنے سامنے بلاکر بہت کچھ ملامت وسرزنش اوسکے سوء فعل پر کی پہر اوسکو بہت بری طرح قتل کیا وللہ الحمد چاہ کندہ را چاہ در پیش کرد کہ نیافت **ف** دوسری قسم خلفاء عباسیہ کی وہ ہے جو کہ بعد قتل مستعصم باللہ کے مصر مین مقیم ہوئے یہ پندرہ نفر ہین انکی مدت خلافت دوسو پچپن ونصف سال تک رہی پہلے خلیفہ انکے مستنصر باللہ ہین انکے بعد حاکم بامر اللہ ہوئے انکے زمانے مین غازان بن ارغون بن ابقا بن ہلاکو نے دمشق پر چڑہائی کی ایک ملحمہ عظیمہ واقع ہوا تتار نے داخل دمشق ہوکر نہب وسبی وقتل واحراق کیا سارا شہر ویران کردیا اوس رات خلق عجیب حالت مین تہی جسکو اللہ ہی جانتا ہے لوگ بہوکے پیاسے برہنہ تن سرپا مین ہلاک ہوئے فانا للہ وانا الیہ راجعون لکن قلعہ دمشق لٹنے سے بچگیا

گنج شاہی دہند دونان را ‫|‬ بہ ہنر پیشہ نیم نان ندہند
سفلہ بر صدر واہل دانش را ‫|‬ بغلط رہ بر آستان ندہند

سنہ ۷۳۶ مین جبکہ مستکفی باللہ خلیفہ تہے سلطان نے خلیفہ کو پکڑ کر برج مین قید کیا تہا پہر اونکو مع اونکی اولاد واہل کے طرف شہر قوص کے نکالدیا یہ سب قریب سو نفر کے تہے یہ اوسی جگہہ مرگئے انا للہ

**معتضد مستعین باللہ** مؤید نے انکو خلافت سے اوتار دیا اور لوگون کو منع کردیا کہ اونکے پاس نجانین وہ تادم مرگ اسکندریہ مین رہے یہانتک کہ طاعون مین شہید

ہوئے انکے بعد مستضد باللہ خلیفہ ہوئے ایک جماعت اہل طب نے اونکو مختل العقل ٹہہراکر مارستان
مین رکہا یہانتک کہ وہ مر گئے بعد انکے خلیفہ متوکل علی اللہ ہوئے اونپر خلافت عباسیہ مصر
کی ختم ہوگئی یہ سب خلفا نسل ابی جعفر منصور سے تہے عمر و عثمان پسران متوکل مذکور کا وظیفہ
خزانۂ عثمانیہ سے مقرر ہو گیا وکان امر اللہ قدرا مقدورا بعدہ زمانۂ دولت عبیدیین کا آیا یہ
فاطمیین کہلاتے تہے ابتدا انکی دولت کی مغرب مین ۲۹۷ھ سے ہوئی پہر ۵۶۷ھ مین منقرض
ہو گئی مدت انکے ملک کی دو سو ستر برس ہے یہ چودہ نفر ہین تین مغرب مین گیارہ شام و مصر
مین فرمانروا رہے ہم نے ذکر انکا اسمو ابیع حوادث روزگار کے کیا ہے یہ آپکو علوی کہتے تہے لیکن
کوئی اہل علم اس نسب کا قائل نہ تہا جہال انکو فاطمیین کہنے لگے یہ اصل مین یہودی تہے
انہین حاکم بامر اللہ کے وقت مین عجب بلا اہل اسلام پر آئی کہ اوسنے بہت سے اہل علم کو قتل
کر ڈالا ابواب مساجد پر سب صحابہ لکہے نماز تراویح کا پڑہنا دس برس تک بند کر دیا مدارس
بناکر علماء و مشائخ جمع کئے پہر اون سب کو قتل کیا اور مکان کو اونپر گرا دیا پہر انجام کو وہ بہی
قتل کیا گیا وللہ الحمد ٥

| اہی ظالم از دعای بد ایمن مشو کہ شب | گریان دعا کنند کہ خون از دعا چکد |
| --- | --- |

ف بعد عبیدیین کی دولت بنی ایوب ملوک مصر و شام کی آئی یہ دس نفر تہے گیارہ مرد
ایک عورت یہ دولت ایک شاخ تہی بنی زنگی کی انکا ملک اسّی برس رہا یہ لوگ قامع اہل
شرک و ازلام تہے وللہ الحمد اول ملک انہین کے صلاح الدین یوسف ملقب بملک ناصر تہے اور
آخر ملوک ملک صالح حاجی و بہ انقرضت الدولۃ الترکیۃ پہر مصر و شام مین حکومت چراکسہ
کی ہوگئی ابتدا اس دولت کی ۷۸۴ھ سے ہے اور انقراض ۹۲۲ھ مین ہوا مدت ملک ۱۳۸ سال
۲۳ نفر حاکم ہوئے اولہم الملک الظاہر سیف الدین برقوق پہر سلطان سلیم خان نے
مصر لے لیا ... باقی آخر ملوک چراکسہ مصر طرف بیابان کے بہاگ گیا ایک شیخ عرب اوسکو سامنے
سلطان سلیم خان کے لایا سلطان نے اوسکو سولی پر چڑہا دیا و بہ انقطعت الچراکسۃ ٥

| | | |
|---|---|---|
| حشمت ببین و سلطنت گل کہ گسترد | | فراش باد ہر ورقش را بزیر پے |
| بگذر ز کبر و ناز کہ دید ست روزگار | | جیب قبای قیصر و طرف کلاہ کے |
| بر مہر چرخ و عشوۂ او اعتماد نیست | | ای وای بر کسے کہ شد ایمن ز مکر وے |

وهذا شان الدنیا فی ابنائها تتقلب بهم و تتحول عنهم فسبحان من لا یزول ملکه

**ف** خلفاء اسلامیہ کے تین طبقات ہین وہ سب قریش تھے بنسل اسمعیل علیہ السلام سے پہلے خلفاء راشدین آخرهم الحسن بن علی رضی اللہ عنہ دوسرے خلفاء امویہ تیسرے خلفاء عباسیہ انکے زمانہ خلافت مین بہت سے ملوک و سلاطین کے طوائف متفرقہ ہو گئے خلیفہ وہ ہوتا ہے جو حق سے لے اور حق مین صرف کرے ملک وہ ہے جو کہ لینے اور صرف کرنے مین کچھ پروا نکرے کہ کہان سے لیا اور کہان دیا سلطان وہ ہے جسکے ماتحت اور بادشاہ ہون اور اقل عسکر اوسکا دس ہزار سوار ہون اور چند ملک کا مالک ہے اور کئی شہر و نین اوسکے نام کا خطبہ پڑھا جائے **ف** خلافت محمدیہ علی صاحبها الصلوٰة والتحیہ کا قاعدہ یعنے دار الخلافت زمانہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ تک مدینہ منورہ تہا پہر زمانہ علی بن ابیطالب مین کوفہ دار الخلافت تہا

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہمسایہ چون بسوختن ما رضا نداد | ۵ | رفتیم و در محلہ بیگانہ سوختیم | |

کبہی وہ بصرہ مین بہی جا رہتے تھے یہی حال امام حسن کا تہا قرمانی صحر کہتے ہین و قیل ہیا قاعدة لخلافة الامام الخاتم المهدی علیه الرضوان فی آخر الزمان پہر زمانہ معاویہ مین دمشق قاعدہ خلافت ہوا اور تا آخر دولت امویہ قائم رہا جب دولت بنی العباس کے آئی سفاح شہر انبار مین رہے پہر منصور نے بغداد بنایا ایام معتصم تک یہی جگہ دار الخلافت رہی جب معتصم نے سر من رای بنایا تو وہان جا رہا پہر عود خلافت کا بغداد مین تا وقعہ تتار ہوا پہر وہان سے خلافت مصر مین آئی ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| یوما بحزوی و یوما بالعقیق و | | بالعذیب یوما و یوما بالخلیصا | |

پہلے شہر بخارا قاعدہ سلطنت بنی سامان ٹہیرا پہر شہر غزنہ زمان محمود بن سبکتگین

مین دارالسلطنت ہوا پہر زمان دولت سلجوقیہ مین شہر ہمدان دارالامارۃ قرار پایا پہر زمانہ ملوک خوارزم شاہیہ مین بلدہ خوارزم ہوا پہر زمان ملک عادل نورالدین شہیدمین اول دمشق قرار پایا پہر زمانہ صلاح الدین ایوبی مین مصر ٹہیرا پہر زمان اتراک وجراکسہ مین مصر مقرر رہا پہر زمانہ سلطان سلیم خان سے انتقال قاعدۂ سلطنت کا طرف قسطنطنیہ کے ہوا چنانچہ اب تک اوسی جگہہ ہے ایدہا اللہ وابدہا فانظر تقلب قواعد الخلافۃ والسلطنۃ من بلد الی بلد بتنقل الزمان والاوان واللہ وارث الارض لارب سواہ ولا نعبد الا ایاہ ؎

| سلطنۃ الدہر ہکذا دول | نعم سلطان من بدا ولہا |
| --- | --- |

وللہ در من قال ؎

| ما اختلف اللیل والنہار ولا | دارت نجوم السماء فی فلک |
| --- | --- |
| الا لنقل السلطان من ملک | قد نال سلطانہ الی ملک |
| وملک ذی العرش دائم ابدا | لیس بفان ولا بمشترک |

ف خلافت بنی طباطبا علویہ حسنیہ ۱۹۹؁ھ مین ہوئی سات نفر نے حکمرانی کی ہادی محمد پر انقراض ہوگیا دولت طبرستانیہ دو حصہ حسنیہ وحسینیہ سے فقط تین نفر نے بنی الحسن سے اور تین نفر نے بنی الحسین سے خلافت کی پس بس مکہ مکرمہ مین آغاز دولت حسینیہ کا ۲۵۱؁ھ زمانہ مستعین سے ہوا اب شرافت مکہ تحت حکم سلطان قسطنطنیہ ہے ف یمن مین بزمانہ خلیفہ مامون دولت بنی زیاد قائم ہوئی یہ لوگ قامع حزب اشراک والسجاد تہے دوسو چار برس تک اونکی سلطنت رہی پہر آل نجاح نے تسلط کیا یہ طریقۂ فاطمیہ پر تہے کچہہ اوپر ایک سو دس برس تک حکمران رہے پہر مہدی حمیری غالب آیا یہ خارجی تہا پہر شرفا زیدی المذہب نے یمن کو لیلیا ۹۵۳؁ھ سے ابتک وہ باقی ہین اب یمن سائل ملک خاصہ سلطان قسطنطنیہ ہوگیا ہے قرمانی رحمہ نے احوال طوائف ملوک اسلام کا اور ذکر چنگیز خان وتیمور لنگ وسلاطین اسلامیہ

سوم کا تفصیل وار لکھا ہے اور سلطان احمد خان تک ختم کیا ہے اور جو آفات وقتال افراد ملوک
مذکورین پر گزرے اونکو بھی بیان کیا ہے وہ سب حالات عبرت انگیز ہین پھر کہا ہے کل من
ذکرناه من الملوك والاکابر آباؤهم الزمان الغابر الی ان لم یبق منهم دیار ولا نافخ
نار فابید کلهم وابیر فالحکم لله العلی الکبیر فکاین من ملك ملك اقطار العالم و
دانت له کافة الامم وبنوا مشیدا واملوا بعیدا وحسبوا ان لا تبید هذه ابدا
اصابهم ریب المنون وحیل بینهم وبین ما یشتهون فاصبحوا مثل طیف خیال
سار کان لم یلبثوا الا ساعة من نهار بادوا جمیعا وانقرضوا سریعا فنسیت
اخبارهم ودرست آثارهم فلم یبق لهم حدیث یروی الا تاریخ بیتلی لا یسئل
عما یفعل وهم یسئلون بیده ملکوت کل شیء والیه ترجعون انتهی کسی نے
کیا خوب کہا ہے ؎

ہست درین بادیہ دیو لاخ — خانہ دل تنگ وغم دل فراخ
ہر کہ درین بادیہ با طبع ساخت — چون جگر افسردہ چو زہرہ شکافت
ہر کہ درین خانہ کند خوابگاہ — یا سرش از دست رود یا کلاہ

قال الله تعالی وکم اهلکنا قبلهم من قرن هل تحس منهم من احد او تسمع
لهم رکزا الحاصل یہ دار ناپائدار لائق دلبستگی واعتبار کے نہین ہے اس گھر مین کسی کو
زمانہ سازگار نہین ہوا اور نہ ہوتا ہے یہ جگہ اس قابل نہین ہے کہ کوئی عاقل اوس پر معتمد
ہو یا اوسکے حوادث سے ضیق نفس حاصل کرے ؎

دنیا نیرزد آنکہ پریشان کنی دلے — زنہار بد مکن کہ نکردست عاقلی
دنیا مثال بحر عمیق ست پر نہنگ — آسودہ عارفان کہ گرفتند ساحلی

ولنعم ما قیل ؎

سپہر برشدہ پرویزنی ست خون افشان — کہ ریزہ اش سر کسری وتاج جمشید ست

مجوہی عیش خوش از دور واژگونہ سپہر | کہ صاف این سر خم جملہ دردی آمیز است

واللہ در القائل ؎

از فتنۂ این زمانۂ شور انگیز | برخیز و مہر جا کہ توانی بگریز
ورپاے گریختن نداری بارے | دستے زن و در دامن خلوت آمیز

انما الدنیا فناء | ؎ | لیس للدنیا ثبوت
انما الدنیا کبیت | | نسجتہ العنکبوت

اللھم احینا مسلمین وامتنا مومنین ؎

# باب بیان مین محن خلفا و سلاطین و اولیاء دین کے

شعرانی رح نے کتاب منن کبری مین کہا ہے قد حبب لی ان اذکر لک جماعۃ من الصحابۃ والتابعین والخلفاء الراشدین ومن بعدھم الی عصرنا ھذا قتلوا ظلما وعدوانا فضلا عن کونھم اوذوا فی ابدانھم واعراضھم واموالھم لتتاسی بھم انتھی پھر لکہا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسموم مرے ۲ عمر رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے ابولولوہ غلام مغیرہ نے ایک خنجر اونکی کمر مین مارا وہ نماز صبح مین تہے ۳ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گہر مین مصحف کے اندر قرارت کرتے تہے اونکو گہیر کے پہلے پتہر مارے وہ منبر پر سے بیہوش ہو کر گرے اسیطرح اور لوگون پر اتنے پتہر برسائے کہ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تب عثمان کو گہر مین اوٹہا لائے جب مر گئے تو اوسی جامۂ خون آلودہ مین بغیر غسل کے دفن کردیا ۴ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مقتول مرے عبدالرحمن بن ملجم نے ایک تلوار زہر آلودہ اونکی پیشانی پر ماری اوسکو پکڑلیا اور بعد موت علی رض کے قتل کیا

۵ حسن بن علی کو اونکی بی بی نے باغوا ایک جماعت طرفدار معاویہ کے مسموم کیا اوس سے یہ وعدہ تہا کہ معاویہ تجسے نکاح کرلینگے جب اوسنے زہر دیدیا تو نکاح نہ کیا ۶ حسین رضی اللہ عنہ مقتول مرے پہلے تیرون سے زخمی کیا پہر سر کاٹا پہر لاش کو گہوڑون سے روندا اونکے قتل ہونیسے مدینہ مین لوٹ اور کشت وخون ہوا کہتے ہین کہ اوس واقعہ مین دس ہزار نفس مارے گئے اور ایک ہزار عورت بغیر زوج حاملہ ہوگئی اور ایک ہزار کواریان خراب کی گئین ۷ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مین مقتول ہوئے اونکو حجاج نے مصلوب کیا کئی ماہ تک سولی پر لٹکے رہے اونکے سر کو پہرایا ایک جانب کعبہ کو منجنیق سے ڈہا دیا ۸ امام زین العابدین مقتول مارے گئے اونکا سر مصر مین لائے ۹ اسی طرح زید بن حسین مقتول ومصلوب ہوئے ۱۰ اسیطرح حسن والد سیدہ نفیسہ ۱۱ اسیطرح جعفر صادق ۱۲ اسی طرح محمد باقر ۱۳ اسی طرح موسی کاظم ۱۴ اسیطرح حسن عسکری ۱۵ اسیطرح ابراہیم بن زید جنکے ساتھ ہوکر امام مالک لڑے تھے انکا سر مصر مین لایا گیا اور بعد تجرلیس کے خارج مطریہ دفن ہوا ۱۶ اسیطرح محمد بن ابی بکر کو اہل مصر نے قتل کرکے تنور مین جلادیا ۱۷ عمر بن عبد العزیز مسموم مارے گئے ۱۸ ہشام بن عبد الملک کی قبر کہود کر اور لاش نکال کر سولی پر چڑہائی گئی حالانکہ وہ صاحب صلاح ودین وورع تہے ۱۹ ولید بن یزید بن عبد الملک کو قتل کرکے سر کاٹا لکن وہ فاسق تہا ایک فسق اوسکا یہ تہا کہ اوسنے ایک جاریہ مست کو باہر لاکر امام بناکر لوگون کو نماز پڑہوائی اور مصحف کو پہاڑ ڈالا ہمنے ذکر اوسکا اسجگہ اسلئے کیا کہ وہ خلیفہ تہا مغلک وہ اپنے دین مین مبتلا ہوا یہ ابتلاء بلاء ابدان واعراض سے سخت تر ہے ۲۰ مروان بن محمد بن مروان کو جوکہ آخر خلفاء بنی امیہ تہا دمشق وعراق مین قتل کر ڈالا ۲۱ ابو مسلم خراسانی مقتول مار اگیا اوسکو خلیفہ منصور بانی بغداد نے جوکہ پدر جملہ خلفاء عباسیہ ہے قتل کرواڈالا ابو مسلم نے اوسکو قبل خلافت کے امر معروف کیا تہا اوسکا یہ بدلا لیا ۲۲ امیر المومنین محمد امین بن ہارون رشید کو بہوکا پیاسا قتل کیا اور سر کاٹ کر تجرلیس کی یہ خلیفہ سوم تھا بعد علی و

حسین علیہما السلام کے بنی ہاشم مین سے ۲۳ متوکل مقتول ہوا حالانکہ مظہر سنت ممیت بدعت تہا اور اوسنے قائل خلق قرآن کو عقاب کیا تہا اوسکے فرزند منتصر نے اوسکو قتل کرایا تاکہ بعد اوسکے خود خلیفہ ہو ۲۴ خلیفہ مستعین باللہ کو قتل کر کے سر کاٹا حالانکہ پہلے سے اس خلع کر کے واسط مین حبس کیا تہا معتز باللہ نے اوسکو قتل کرایا جب قاتل اونکے سینہ پر گردن کاٹنے کو بیٹہا تو اونہون نے رو کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ ہ

| | جانے کہ ہست در سر کار ہی تو بیکنم | | نقد روان خویش نثار تو میکنم | |
|---|---|---|---|---|

۲۵ خلیفہ معتز باللہ کو اندر حمام کے آب گرم مین غوطہ دیکر مارا اس غوطہ دہی سے پہلے اونکے سر کو پہوڑا تہا اور منہہ پر طمانچیں ماری تہی اور چند روز تک دہوپ مین بٹھایا تہا ۲۶ مہتدی کو قتل کیا حالانکہ اونہون نے روز ولایت خلافت سے کبہی دن کو افطار نہ کیا بقل دخل پر افطار کرتے ایک جبہ و عبا تہا جسکو وقت شب پہنکر نیچے زمین کے تہخانہ مین جاتے وجہ اونکے قتل کی یہ تہی کہ اونہون نے اپنے حواشی کو مظالم سے منع کیا تہا اسلئے ایک حیلہ بناکر اونکو قتل کر ڈالا ۲۷ خلیفہ ابن المعتز کو پہلے چند روز تک محبوس رکہا پہر گلا گہونٹا ایسی ذلت و خواری سے مارا جسکا بیان نہین ہو سکتا ہے انکو مقتدر نے قتل کرایا ۲۸ جسطرح کہ حسین بن منصور حلاج کو بہی اوسی نے ۳۰۹ سنہ مین قتل کیا تہا ۲۹ مقتدر کو باتفاق وزیر پہلے سر پر تلوار ماری اونہون نے قائل سے کہا ویحک انا الخلیفۃ اوسنے کہا مین جانتا ہون کہ تم خلیفہ ہو پہر تلوار سے ذبح کیا پہر اونکے سر کو ایک نیزہ پر رکہا اور سارے کپڑے لتے بدن کے اوتار لئے وہ برہنہ رہگئے گہاس سے اونکو چہپایا اونہین کے ایام خلافت مین عدو خدا ابو طاہر قرمطی ہجر سے مکہ مین آیا اور خونریزی کی اور حجر اسود کو ہجر لیگیا خانہ خدا برہنہ رہا دروازہ کعبہ اوکہیڑ ڈالا بعض مقتولین کو چاہ زمزم مین ڈالدیا پہر بلاد ہجر مین عود کیا مکہ مین دن ترویہ کے داخل ہوا تہا تیس ہزار آدمی قتل کئے

اتنی ہی عورتین اور طفل مارے ١٩ قاہر باللہ کی آنکھون مین گرم سلائی پہیری وہ مرگئے حالانکہ
اونکا عزومال اتنا تہا کہ اندر گہر کے دس ہزار خادم تہے خواجہ سرا و خبیرہ چالیس ہزار شتر و گاو پچاس
ہزار گوسفند کی قربانی کیا کرتے تہے ٢١ متقی باللہ بن مقتدر کی آنکھون مین سلائی پہیری اور
بغداد مین محبوس کیا یہانتک کہ وہ بعد چوبیس برس کے اوسی قیدخانہ مین مرگئے اونہین کے
زمانہ مین ملک روم نے آدمی بہیجکر اونسے وہ سندیل مانگی تہی جو کہ کنیسۂ رہا مین تہی اور لوگ
کہتے تہے کہ مسیح علیہ السلام نے اوس سے اپنا منہہ پونچہا تہا ملک روم نے یہ وعدہ کیا تہا
کہ اگر تم وہ سندیل مجکو دیدوگے تو مین دس ہزار قیدی تمہارے چہوڑ دونگا چنانچہ اوسنے
ایسا ہی کیا قیدی چہوڑ دئے ٢٢ خلیفہ مستکفی باللہ کو دار الخلافت مین بالاے سریر سے
پاون پکڑکر زمین مین گراکر گہسیٹا پہر آنکھون مین سلائی پہیری یہانتک کہ مرگئے یہ کام دیلم
نے کیا تہا **حکایت** ابن خلکان کہتے ہین ملک روم نے اونکو دہمکی لڑائی کی دی تہی
انہون نے قاصد روم کو اپنا لشکر جماکر دکہایا اور سلح خانہ و انواع زینت کو بتایا منجملہ لشکر
صف بندی کے ایک لاکہہ ستر ہزار نفر تہے اور غلامان حجریہ کمربندہائے زرین لگائے ہوئے
بڑی آرائش سے علیحدہ جمے تہے اسی طرح خدم و خصیان اور دربان جداگانہ کہڑے تہے
بیس سات سو دربان تہے اور دار الخلافت کو اوسدن آراستہ کیا گیا تہا ستور و بسطہائے حلبیہ
ستور معلقہ ٣٨ ہزار پردے دیباج مذہب کے تہے اور سب بسط ٢٢ ہزار تہے منجملہ زینت کے
ایک درخت سونے چاندی کا تہا جسمین اٹہارہ شاخین تہین اور پتے زر و سیم کے تہے
اور اغصان بحرکات موضوعہ متمائل تہے اغصان پر طیور ذہب و فضہ بیٹہے تہے ہوا چلنے
سے وہ آواز کرتے تہے ہر طیر کے نغمت الگ تہے اسکے سوا اور بہت سی اشیا تہے اب دیکہیے
کہ بعد اس رفعت کے کیا انجام ہوا وانما ذکرت ذلک اعلاما لک بان شدۃ البلاء یکون
علی ملوک الدنیا و اکابرہا لشدۃ نعیمہم و رفاہیتہم ٢٤ خلیفہ طائع للہ کو خلع
کرکے تا دم مرگ محبوس کہا انہین کے زمانہ مین سنہ ٣٧٥ کو ایک طائر بحر عمان سے برابر فیل

کے نکلا اور ایک ٹیلہ پر بیٹھکر باواز فصیح چلایا قل قرب الامر تین دن تک ٹھیر کر پھر دریا مین
اوترکر غائب ہوگیا سنہ ۴۴۹ھ مین ابوتمیم معز بن بادیس نے آکر ملک مصر لے لیا اور نام طائع لعنہ اللہ
کا خطبہ سے باطل کردیا ۳۴ خلیفہ مسترشد باللہ پر سترہ مرد باطنیہ گہس آئے اور چہریون سے
اونکو گہائل کرکے سارا جسد پارہ پارہ کردیا اور ناک وکان کاٹ لئے پہر اونکو پکڑکر آگ
مین جلادیا گیا ۳۵ خلیفہ راشد باللہ کو پہلے محبوس کیا پہر قتل کرڈالا وہ مسدود الفرج پیدا
ہوئے تہے اونکے والد نے حکمار کو جمع کرکے اونکے فرج کو مفتوح کرایا تہا یہ پہلی بلا اونکو
پہنچی تہی ۳۶ خلیفہ مستعصم باللہ آخر خلفاء بغداد کو بمواسات وزیر قتل کرادیا اور اون کو
مع اونکے ولد کے ایک تلیس مین رکہکر اتنا پامال کیا کہ وہ مرگئے وذلک بعد ان قتلوا من
اہل بغداد ما یزید علی الفی الف وثلاثمائۃ الف رجل پہر شہر کو آگ سے جلادیا دنیا سالہا
سال تک بلا خلیفہ رہی یہانتک کہ ملک ظاہر بیبرس نے قائم ہوکر بعض بنی عباس کو خلیفہ
کیا ۳۷ خلیفہ متوکل علی اللہ کو قلعہ جبل مین محبوس کرکے ایام سلطان برقوق مین شہر سے
نکال دیا ۳۸ خلیفہ مستعین باللہ کو سلطان مؤید شیخ نے طرف اسکندریہ کے نکالدیا یہانتک
کہ وہ اوسی جگہہ مرگئے ۳۹ سلطان فرج بن برقوق کو بعد تعذیب وتوبیخ کے قتل کرڈالا
۴۰ خلیفہ قائم بامر اللہ کو سلطان جقمق نے مصر سے طرف اسکندریہ کے نکالدیا وہ وہین
مرے حالانکہ وقت اونکی بیعت خلافت کے قاضی القضاۃ یحیی مناوی اور قاضی کمال الدین
بارزی حاضر تہے شیخ یحیی نے ایک خطبہ بے معنی پڑہا اوسپر قاضی کمال الدین نے مبادرت
کرکے ایک خطبہ بلیغ سنایا اوسمین ساتہہ بیعت کے تعرض کیا پہر کلام مین مفاوضہ کیا اور کہا
کیا سلطان کو عزل کرنا خلیفہ کا پہنچتا ہے کسی نے کچہہ نہ کہا شیخ صالح بلقینی کہڑے ہوگئے
اور کہا ہمارے علمار مذہب سے منقول ہے کہ ان السلطان ان یعزل الخلیفۃ ویولی غیرہ
۴۱ حاکم بامر اللہ کو اونکی بہن ستیدۃ الملک نے قتل کرواڈالا یہ حلوان خارج قاہرہ مین مارےگئے
جامع باب نصر انہین کی عمارت ہے ۴۲ مامون صاحب جامع اقمر کو قتل کرکے مصلوب کیا

یہ واقعہ ۵۱۹ھ مین ہوا ۴۳ خلیفہ آمر باحکام اللہ کو سکاکین سے مضروب کیا وہ جسر پر طرف روضہ کے جاتے تھے یہانتک کہ مرگئے ۴۴ خلیفہ حافظ لدین اللہ کو مرض قولنج ہو گیا تہا اونکوا کل سے روک دیا یہانتک کہ مرگئے طبیب اونکی علاج کرنیسے عاجز آ گئے تھے ۴۵ خلیفہ ظاہر بامر اللہ کو ایک چاہ مین گرا کر قتل کیا جامع ظافرین قریب باب زویلہ اونہین کی عمارت ہے ۴۶ عباس نائب مصر کو قتل کر کے باب نصر پر مصلوب کیا طلائع بن زریک ملقب بہ ملک صالح نے انکو قتل کروایا ۴۷ خلیفہ عاضد باللہ کو اتنا ڈرایا کہ وہ نگین خاتم نگل کر مرگئے مرنے سے پہلے اونکو نہایت درجہ کی ذلت وخواری ونکال مین رکہا تہا ۴۸ سلطان ملک عادل بن ملک کامل کو بعد طول حبس وعقوبت کے اونکے بہائی ملک صالح کے کہنے سے قتل کر ڈالا حسب وہ مقتول ہو گئے تو مرض اکلہ رخسار صالح مین پیدا ہو گیا یہانتک کہ وہ بہی مرگئے کچہہ تمتع بعد قتل برادر کے نکیا من حفر بیراً لاخیہ وقع فیہ مدارس بین القصرین وقلعہ روضہ انہین نے بنایا تہا وکانت من عجائب الدنیا ۴۹ ملک معظم نے خوند شجرۃ الدر پر مصادرہ ڈالا تہا اونکو تیر وتلوار سے اتنا مارا کہ مرگئے اور اونپر نفط چہڑکا یہ واقعہ ۶۴۸ھ مین ہوا یہ شجرۃ الدر جاریہ ملک صالح نجم الدین بن ایوب تہے خطبہ اونکے نام کا مصر مین بالای منبر ۳ ماہ تک پڑہا گیا تہا وہ سیاست کرتے تہے پہر اونکو ہمالیک ملک معز نے قتل کر ڈالا اسلیئے کہ وہ فکر قتل معز مین تہے یا اسلیئے کہ ملک نے اونپر دوسرا نکاح کر لیا تہا ۵۰ ملک مظفر کو جنہنے شہر غزہ پر تتار سے مقاتلہ کر کے اونکو مصر سے پس پا کیا تہا قتل کر دیا بعض امرا نے اونہنے شفاعت کی تہی اونہون نے قبول کر لی وہ اوسکے واسطے دست بوسی کیے جہکا اور اونکو پکڑ لیا پیچہے سے اتنی تلوارین مارین کہ وہ پارہ پارہ ہو

| | بہ ہیچ کس نرسانم ہیچ نوع آزارش | | گر سر بخنجر ببرند پارہ پارہ کنند |
|---|---|---|---|

۵۱ ملک اشرف بن ملک منصور قلاوون مقتول مرے یہ عالم شجاع عادل تہے اونکے خازن خاص نے غدر کیا پہلے اونکے ہاتہہ کاٹے پہر اونکے دوش پر تلوار ماری پہر آستل کی طرف

تلوار داخل سر کے حلق تک شق کر دیا اور ایک صحرا بین پہینکدیا جب اونکے بہائی ملک ناصر سلطان ہوئے تو اونہون نے اون سب امراء کو جو کہ قتل پر اونکے بہائی کے متفق تھے پکڑا اور آنکہون مین سلائی پہیر کر بہت سختی کے ساتھہ قتل کیا ۵۲ اسیطرح ملک منصور لاجین کو غفلت مین مار ڈالا وہ شطرنج کہیل رہے تھے کہ یکایک تلوار سے اونکو مارا اور سر کو دوش سے جدا کیا ٥

| | |
|---|---|
| یہ سر کہ بار گران ہی بدوش جان حسن | لگا رکہا ہے کسی تیغ آزما کے لئے |

پہر اونکے پاؤن کاٹے وہ اوسی دم مرگئے جامع طولونی کی ویران ہو نیکو تہی اوسکو اونہون نے عمارت کیا تہا اور اوسپر بہت سے اوقاف وقف کئے تھے وھو الذی سر ائك الله بلا المصریة الروك الحسامی یہ واقعہ سنہ ۷۹۲ھ مین ہوا ۵۳ سلطان بیبرس صاحب خانقاہ کو سامنے ملک ناصر کے ایسا گلا گہونٹا کہ وہ مرکر رہگئے یہ ماجرا سنہ ۷۰۹ھ مین ہوا ۵۴ ملک منصور سیف الدین بن ملک ناصر کو پہلے طرف قوص کے نکالدیا پہر اونکو قتل کر کے سر اونکا مخفی طور پر طرف قوصون کے بہیجا یہ ایک بادشاہ کریم معظم تھے لکن دلمین ارادہ قتل قوصون کا رکہتے تھے وہ امر انہین پر منقلب ہوگیا پہر جب ملک اشرف بن ملک ناصر متولی ہوئے تو مدبر اونکا قوصون تہا اوسنے ظلم کیا اور لوگون کو قتل کرنا شروع کر دیا اسلئے اوسکو طرف اسکندریہ کے نکالدیا پہر اوسی جگہہ قتل کر ڈالا یہ صبر تہا مظلومین کا ٥

| | |
|---|---|
| بترس از تیر باران ضعیفان در کمین شب | کہ ہر کز ضعف بالا تر قوی تر زخم پیکانش |

۵۵ ملک ناصر بن ناصر محمد بن قلاوون کو کرک مین مار کر سر اونکا طرف مصر کے بہیجا ۵۶ ملک کامل بن ملک ناصر کو باغراء اونکے برادر ملک حاجی نام کے قتل کیا ایک طبرپس پشت سے سر پر ایسا مارا کہ سر و پشت خون آلودہ ہوگئے اونکا دم نکل گیا ۵۷ پہر حاجی سلطان ہوئے اونکو بہی سنہ ۷۴۸ھ مین قتل کیا ۵۸ سلطان شیخون صاحب خانقاہ کو قریب رمیلہ کے قتل کیا یہ عالم صالح تھے اونکے ایک غلام نے حالت غفلت مین ایک ایسا طبر مارا جسسے

سر پہٹ گیا پہر اونکے ہاتھ کاٹے پہر اوس مملوک کو پکڑ کر بڑی طرح ۸۵۸ھ مین قتل کر ڈالا ۵۹ صرغتمش صاحب مدرسہ کو زیر جامع طولون بعد حبس و عقوبت کے قیدخانۂ اسکندریہ مین جان سے ہلاک کیا ۶۰ سلطان حسن صاحب مدرسہ کو امیر یلبغا نے بعد قتال شدید کے رسیلہ مین ہلاک کیا مدرسہ انکا اسلام مین بےمثل و مثال تھا ۶۱ ملک اشرف شعبان کو قتل کر کے سر اونکا تن سے جدا کیا وہ نزدیک ایک زن بیوہ کے مدت تک روپوش رہے تھے جب وہ عقبہ سے طرف مصر کے آئے امرا نے جو اونکے ہمراہ تھے ارادہ اونکے قتل کا کیا یہ ملک اشرف عادل عالم محب علما و صالحین تھے ۶۲ ملک ظاہر برقوق کو شہر سے نکال دیا انکا مدرسہ بین القصرین تھا پہر اونکو پکڑ لائے وہ سالہا سال تک روپوش رہے ثم ظہر و تسلطن فکان امرہ عبرۃ لمن اعتبر ۶۳ ملک ناصر فرج بن سلطان برقوق پر متغلب ہو کر اوسکو قلعہ سے اوتار دیا وہ مختفی ہو گئے کسی نے نہ جانا کدہر گئے اونپر حال بہت تنگ ہوا پہر بعد ایک سال کے اونہون نے ظاہر ہو کر قلعہ لیلیا اور غالب امرا کو مار ڈالا پہر خود اونکو قلعہ دمشق مین ہاتھ پر مشاعلیہ کے سکاکین سے مار کر ایک مزبلہ پر برہنہ تن پہینکدیا مدت تک پڑے رہے پہر دفن ہوئے ۶۴ سلطان مؤید شیخ کو ضرب مفاصل کا عارضہ مدت ولایت تک رہا لوگون کی گردن پر سوار ہوتے اطبا ردوا سے عاجز ہو گئے یہانتک کہ اونکو موت آگئی ۶۵ اونکے فرزند سلطان احمد مظفر کو ططر نائب شام نے قتل کر ڈالا ۶۶ اسی طرح نائب شام امیر جقمق کو بعد حبس و عقوبت کے قتل کیا ۶۷ ملک عزیز کو پکڑ کر قید مین رکہا پہر برج اسکندریہ مین بہیجدیا یہانتک کہ بعد اخراج کے قلعہ سے اور بعد مختفی رہنے کے مدت تک وہ مر گئے ۶۸ ملک منصور کو پہلے قلعہ سے نکال کر قید کیا پہر برج اسکندریہ مین بہیجدیا یہانتک کہ وہ مر گئے ۶۹ سلطان بلبائی کو پکڑ کر قید مین رکہا پہر طرف اسکندریہ کے نکالدیا یہانتک کہ وہ بعد موت سلطان خشقدم کے مر گئے ۷۰ ملک ظاہر تمربغا کو پکڑ کر طرف دمیاط کے نکال دیا وہ اوسی جگہہ مر گئے فہذہ جملۃ صالحۃ من ملوک الدنیا الذین ابتلوا

واما الفقراء فسدا ھم وکمتہم بلاء بحکم الارث للرسل علیہم السلام ف خیرۃ النجیم
مین ذکر محن اولیار کا کتاب منن کبری اور کتاب الیواقیت والجواہر سے نقل کیا گیا ہے اس جگہ
ذکر بعض محن کا لکہا جاتا ہے ا زبیر رضی اللہ عنہ یہ نماز پڑہتے مین کثیر الخشوع تہے بعض
لوگون نے کہا کہ یہ ریاکار ہین ایک دن وہ سجدے مین تہے کہ اونکے سر و منہہ پر گرم پانی
ڈالدیا منہہ کا چمڑا نکل آیا اونکو خبر بہی نہوئی جب نماز سے فارغ ہوکر ہوشیار ہوے کہا یہ کیا
ہوا لوگون نے حال بیان کیا کہا غفر اللہ لھم ما فعلوا اور ایک مدت تک منہہ کی تکلیف
سے الم مین گرفتار رہے شعرانی کہتے ہین اسکی یہ دلیل ہے وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ
اتصبرون وکان ربک بصیرا ہر ولی کو اس فتنہ سے حظ وافر ہوتا ہے کیونکہ جب ابتلار
انبیا
ایک شرف ٹہیرا تو اللہ نے واسطے خواص اس امت کے سارے بلایا و محن جو امت ہای سا
بق پر متفرق طور پر ہوے تہے یکجا جمع کردئے ہین کیونکہ انکے درجات نزدیک اللہ تعالی
کے بہت عالی ہین ۲ ابویزید بسطامی قدس سرہ کو سات بار اونکے شہر سے نکالدیا تہا وہ
ایک بار سفر سے پہر کر بسطام مین آئے تہے اونہون نے مقامات انبیار و اولیار مین تکلم
کیا ایسے علوم بیان کئے جو معہود اہل بلد نہ تہے حسین بن عیسی بسطامی علم ظاہر مین اوس
ناحیہ کے امام و مدرس تہے اونہون نے ابویزید پر انکار کیا اور شہر والون سے کہدیا کہ انکو شہر
سے نکال دو اونہون نے نکالدیا پہر وہ بسطام مین نہ آئے مگر بعد موت حسین مذکور کے پہر
لوگ اونسے مانوس ہوکر تعظیم کرنے لگے پہر کوئی نہ کوئی شخص اور اوٹہہ کہڑا ہوتا اور اونکو
شہر سے نکالتا رہتا ۳ بعض لوگون نے شکایت و سعایت ذوالنون کی بعض حکام سے
کی اوسپر حاکم نے اونکو مصر سے طوق و جولان ڈالکر بغداد بہیجدیا جب خلیفہ سے اونکی باتین
ہوئین تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص زندیق ہے تو پہر روی زمین پر کوئی مسلما
ن نہین ہے ۴ سمنون محب پر محنت شدید آئی ایک عورت اونکو چاہتی تہی وہ اوسکا منا
نہین مانتے تہے آخر اوسنے یہ دعوی کیا کہ سمنون مع ایک جماعت صوفیہ کے اوسکے پاس

حرام کرنیکو آتے ہین سارے شہر مین یہ شہرت ہوگئی خلیفہ نے حکم دیا کہ سمنون کو گردن
مارین اور اونکے اصحاب کو قتل کرین کوئی اونمین سے بھاگ گیا اور کوئی سالہا سال تک
روپوش رہا یہانتک کہ اللہ نے اون سب کو اس بلا سے بچا لیا ۵ ابوسعید خراز پر تہمت لگائی تہی
اور علما نے بسبب بعض الفاظ کے جو اونکی کتابون مین پائے تہے فتوی کفر کا دیا تہا منجملہ
اونکے ایک یہ لفظ تہا لو قلت من این الی این لم یکن جوابی غیر اللہ اسطرح کے اور کئی
لفظ تہے ۶ ایکبار فقہا نے ذوالنون پر تعصب کیا اور ایک ناؤ پر بیٹھکر طرف سلطان کے
روانہ ہوے لیے تاکہ وہان پہنچکر ذوالنون پر گواہی کفر کی دین لوگون نے اسبات کی خبر ذوالنون
کو دی اونہون نے کہا اللہم ان کانوا کاذبین فغرقہم وہ ناؤ اولٹ گئی سب لوگ دیکھتے
تہے کہ وہ ڈوبتے ہین یہانتک کہ رئیس مرکب بہی ڈوب گیا ذی النون سے کہا کہ رئیس کا کیا
قصور تہا کہا اوسنے ان فساق کو ناؤ پر سوار کیا تہا ۷ سہل بن عبداللہ کو اونکے شہر سے
طرف بصرہ کے نکالدیا تہا اور اونکو کفر و قبائح کی طرف منسوب کیا تہا وہ مرتے دم تک
بصرہ مین رہے حالانکہ وہ بڑے عالم و عارف و مجتہد تہے یہ نفی بلا اسبات پر کی تہی کہ وہ توبہ
کو بندہ پر ہر نفس مین فرض کہتے تہے ایک جماعت فقہا نے اونپر تعصب کیا اسکے سوا اور
کوئی بات نہ تہی ۸ حسین حلاج دعاے عمرو بن عثمان مکی سے قتل کئے گئے اونکے پاس ایک
جزو تہا اوسمین علوم خاصۂ قوم لکہے تہے حسین نے وہ جزو لیلیا تہا عمرو نے کہا یہ کتاب
جسنے لی ہے اوسکے ہاتہہ پاؤن کاٹے جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اونکو کافر ٹہیراکر قتل کرنا
گویا واسطے تستر دعوت عمرو کے تہا ذکرہ ابن خلکان ۹ جنید رضی اللہ عنہ پر وقت تقریر
علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی تہی لکن وہ متستر بفقہ ہوکر روپوش ہوگئے حالانکہ بڑے
جلیل العلم تہے ۱۰ محمد بن فضیل بلخی کو بسبب مذہب کے شہر سے نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہم مذہب اصحاب
حدیث تہے اونسے کہا کہ تمکو ہمارے شہر مین رہنا جائز نہین ہے اونہون نے کہا مین
یہان سے نہین نکلتا جب تک کہ تم میری گردن مین ایک رسی باندہ کر اور شہر کے بازارون

مین پہر اکر یہ دکہو کہ ھذا میتاع نسا یدان تخرجہ چنانچہ اسیطرح کر کے اونکو شہر سے خارج
کیا اونہون نے اون لوگونکی طرف متوجہ ہوکر کہا نزع اللہ تعالی من قلوبکم معرفتہ
پہر بعد اس دعا کے کوئی صوفی شہر بلخ سے نہ اوٹہا حالانکہ سب سے زیادہ صوفیہ اسی شہر مین
ہوتے تہے ۱۱ ایک مجلس واسطے رد کی شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ پر منعقد کی یہ اس بات پر کہ
اونہون نے کہا تہا کہ مین بیداری مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہون پہر وہ اپنے
گہر مین بیٹہہ رہے سوای جمعہ کے باہر نہ نکلتے تہے یہانتک کہ مر گئے ۱۲ حکیم ترمذی کو لوگون
نے طرف بلخ کے نکال دیا اونکی کتاب علل الشریعۃ اور کتاب ختم الاولیاء پر انکار کیا تہا اور
کہا تہا کہ تو نے اولیاء کو انبیاء پر فضیلت دی ہے حالانکہ یہ بات نہ تہی وہ کلام اونکا ماؤل
تہا ۱۳ صوفیہ شہر رازنے یوسف بن حسین پر انکار کیا تہا اور بڑی بڑی تہمتین لگائین
تہین یہانتک کہ وہ مر گئے لکن اونہون نے کچہہ پروا ان لوگون کی نہ کی متمکن رہے
۱۴ ابوالحسن بوشنجی کو شہر سے نکالدیا اوپر انکار کر کے نیسابور کی طرف بہیجدیا وہ اوسی
جگہہ رہکر مر گئے ۱۵ ابو عثمان مغربی کو مکہ معظمہ سے نکالدیا تہا حالانکہ اونکے مجاہدات
اور اونکا علم وحال معلوم تہا علویہ نے ایک اونٹ پر اونکو سوار کراکے بازارہای مکہ مین
گشت دیا اور اونکے سر و دوش کو مضروب کیا وہ بغداد مین آکر مرتے دم تک رہے مین
کہتا ہون اب بہی معاملہ فقہاء زمان کا ساتہہ اہل حدیث کے اسی طرح پر ہے کہ گاہ گاہ مکہ معظمہ
سے اخراج اہل توحید کا ہوا کرتا ہے ۱۶ اسبکی رح پر بار ہا گواہی کفر کی دی باوجودیکہ وہ بڑے
عالم صاحب مجاہدہ واتباع سنت وفقیہ کامل تہے تا وفات اونکے یہی حال رہا یہانتک
کہ جو کوئی اونکو دوست رکہتا تہا اوسپر گواہی جنون کی دیتے تہے تاکہ وہ عزیب رہائی پالے اور
اوسکو بیمارستان مین پہنچا دیتے تہے ابوالحسن خوارزمی شیخ بغداد نے حق مین سبکی کے کہا ہے
ان لم یکن للہ جہنم فانہ یخلق جہنما لسبب السبکی یعنی اگر فرضاً یہ بات ہو کہ اللہ نے
ابہی جہنم نہین پیدا کی ہے تو اب وہ جہنم پیدا کریگا یعنی واسطے موذیان ومنکران سبکی کے

جنہون نے اونکو ناحق ناروا کافر کہا ہے پہر کہا ہے ان لم یدخل السبکی فی الجنة فمن یدخلها

۱۷ امام ابوبکر نابلسی بڑے صاحب فضل و علم و زہد و استقامت علی الطریقہ تھے امر بمعروف نہی
عن المنکر کرتے اہل مغرب نے اونکو قید کرکے روانہ مصر کیا اور سامنے بادشاہ کے اونپر گواہی
دی وہ اپنے قول سے نہ پہرے اونکی کہال اودہیڑی اور وہ زندہ تھے کہتے ہین کہ وقت
سلخ کے سرنگون ہوکر قرآن پڑہتے تھے قریب تہا کہ اس حال کو دیکہکر لوگ فتنہ مین پڑجائین
یہ خبر بادشاہ کو پہنچی حکم دیا کہ قتل کرکے کہال نکالو ۱۸ شیخ ابو مدین مغربی کو شہر بجایہ سے
نکال دیا ۱۹ ابو القاسم نصر آبادی کو بصرہ سے خارج کردیا اور اونکے کلام و احوال کے منکر ہوئے
وہ مرتے دم تک حرم مین رہے حالانکہ اونکا صلاح و زہد و ورع و اتباع سنت معلوم ہے
۲۰ ابو عبد اللہ سنجری صاحب ابی حفص حداد پر ابو عثمان حیری نے قیام کیا خود بہی اونکو چہوڑ دیا
اور لوگون سے کہا کہ تم بہی اسلئے جدا رہو یہ اسبات پر ہوا کہ لوگون نے اونکی قدر ابو عثمان سے
زیادہ تر سمجہی اور اونکی طرف توجہ لائے ۲۱ ابو الحسن حصری پر گواہی کفر کی دی اور اونسے
وہ الفاظ حکایت کئے جو درج پر لکہے گئے اور اونکو پکڑ کر سامنے ابو الحسن قاضی القضاۃ کے
لیگئے قاضی نے اونسے مناظرہ کیا اور مسجد جامع مین بیٹہنے سے منع کردیا یہانتک کہ مر گئے
۲۲ حق مین سمنون کے کلام فحش کہا جب وہ مرگئے تو اونکے جنازہ پر بہی حاضر نہ ہوئے
باوجود اوس علم و جلالت کے جو اونکو حاصل تہا ۲۳ امام ابو القاسم بن جمیل کے حق مین تکلم
بعظائم کیا لکن اونہون نے مرتے دم تک شغل عبادت و علم و حدیث و زہد فی الدنیا ترک
نکیا یہانتک کہ بوریا پہنا اور متزلزل نہوئے ابو طاہر تلمسانی کہتے ہین کہ ابو دانیال نے
جنید و رویم و سمنون و ابن عطا و مشائخ عراق کو برا بہلا کہا اور انمین سے جب کسی شخص
کا ذکر سنتے تو غیظ و غضب مین آکر متغیر ہوجاتے شعرانی رح کہتے ہین کہ حلاج بہی اسی قوم
مین سے تہے یہی صحیح ہے اونکی محنت مخفی نہین ہے اور اگر غیر قوم سے تہے تو بہی ہمکو
کچہہ کلام اوسمین نہین ہے لوگون نے حق مین حلاج کے اختلاف کثیر کیا ہے ابن خلکا

کہتے ہین قتل اونکا کسی امر موجب قتل پر نہین ہوا وزیر نے اونکو قتل کرڈالا کسی بامجلس
حکم مین آ سکے کوئی بات خلاف شریعت اونسے ظاہر نہین ہوئی تب ایک جماعت سے پوچھا
کہ انکی کچھہ مصنفات بھی ہین کہا ہان پہر کہا کہ اونکی ایک کتاب مین لکھا ہے کہ انسان جب
حج سے عاجز ہو تو ایک غرفہ کو گہر کے اندر مطہر و مطیب کر کے اوسکا طواف کرے گویا اوسنے
بیت اللہ کا حج کر لیا واللہ اعلم یہ قول صحیح ہے یا نہین بہرحال قاضی نے اونکو بلا کر پوچھا
کہ یہ کتاب تمہاری تالیف ہے کہا ہان پوچھا تمنے اسکو کہان سے لیا ہے کہا حسن بصری
سے حلاج کو یہ معلوم نہ تہا کہ اوپر کیا فقرہ کیا گیا ہے قاضی نے کہا کذبت یا حلال الدم
اس کتاب کی باتو نمین سے کوئی بات بہی تو کتب حسن بصری مین نہین ہے وزیر نے
اسی کلمہ کو دلیل ٹہیرا کر کہا کہ یہ تمہارے حکم کی فرع ہے اس شخص کے کفر پر اب تم خط اسکے
تکفیر کا لکہدو قاضی نے تامل کیا وزیر نے زبردستی خط لکہوا لیا عامہ وزیر پر برہم و رہم
ہو گئے وزیر کو اپنی جان کا ڈر ہوا خلیفہ سے کہا خلیفہ نے حکم دیا کہ حلاج کو ہزار کوڑے
مارو اونہون نے آہ تک نہ کی پہر ہاتہہ پاؤن کاٹ کر سولی چڑہا کر آگ مین جلا دیا ۴۳ امام
ابو حامد غزالی پہ فتوی تکفیر کا دیا تہا اور اونکی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا تہا پہر اللہ نے
غزالی کی ایسی مدد کی کہ وہ کتاب آب زر سے لکہی گئی منجملہ مکفرین کے ایک قاضی عیاض
دوسرے ابن رشید جب یہ خبر غزالی کو پہنچی قاضی پر بد دعا کی وہ ناگہان اوسی دن اندر حمام
کے مر گئے بعض نے کہا کہ خلیفہ مہدی نے حکم اونکے قتل کا دیا تہا اسلیے کہ شہر والون نے
اونپر یہ دعوی کیا تہا کہ وہ یہودی ہین سنیچر کے دن گہر سے باہر نہین نکلتے حالانکہ وہ اوسدن
تصنیف کتاب شفا مین مشغول رہتے تھے مہدی نے قاضی کو بد دعای غزالی پر قتل کر ڈالا
۴۴ شیخ ابو الحسن شاذلی رحہ کو مع اونکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکال دیا تہا وہ اسکندریہ
مین ہمیشہ ایذا پاتے رہے یہانتک کہ لوگون کو لیکر اون سنوات مین حج کو گئے جنمین بسبب
کثرت راہزنون کے راستہ حج کا بند تہا تب لوگ اونکے معتقد ہو گئے ۴۵ شیخ احمد بن رفاعی

پر تہمت زندقت والحاد وتحلیل محرمات کی لگائی تھی ۲۶ امام ابوالقاسم بن قسی وابن سبعان وشولی ومرجانی کو قتل کروا ڈالا حالانکہ بہ سبب انکہ شہود حسّاد نے انکے کفر پر گواہی دی تھی سبب وہ اسپر قتل نہ کیے گئے تو حیلہ نکالکر سلطان سے کہا کہ ابن سبعان کے نام کا خطبہ ایک سو تئیس شہر میں پڑھا گیا ہے اسپر بادشاہ نے لوگ بھیجکر اونکو مع اونکی جماعت کے قتل کردیا بے اصل خبر کی تحقیق نہ کی اسی جگہہ سے اہل تجربہ نے کہا ہے ؎

| | |
|---|---|
| نہ ہر خبر کہ در آید بگوش باید گفت | نہ ہر سخن کہ زلب آید استوار بود |
| ترا ندہی زخبر پیش آمد و نیک بسیج | کہ تا بگفت و شنود تو اعتبار بود |

۲۷ شیخ محی الدین بن عربی وعمر بن فارض پر اب تک لوگ انکار کرتے ہیں اور تکفیر وتضلیل سے پیش آتے ہیں ۲۸ شیخ عزالدین بن سلام کے لئے ایک کلمہ متعلقہ عقائد پر ایک مجلس منعقد ہوئی تھی سلطان کو اونپر بھڑکا دیا تھا مگر آخر کو باہم لطف ہوگیا ۲۹ تقی الدین بن بنت الاغر پر ایک فریب باندھکر سلطان تک پہنچایا بادشاہ نے حکم ہلاک کا لکھ دیا تھا مگر اللہ نے بچالیا ۳۰ شیخ عبدالحق بن سبعین پر انکار کرکے اونکو بلاد مغرب سے نکال دیا تھا [illegible] لکھ بھیجا کہ تم اونسے بچتے رہو وہ یہ کہتے ہیں انا ھو وھو انا ف رہے محن ائمہ مجتہدین کے جیسے ابوحنیفہ ومالک وشافعی واحمد اور اونکے امثال واضراب ہیں سو وہ کتب مناقب ائمہ مذکورین میں مفصل مذکور ہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو عدم قبول منصب قضا پر ضرب وحبس کیا تھا امام مالک کا ہاتھ بسبب عدم فتوی طلاق مکرہ ضرب خلیفہ ابوجعفر منصور سے ٹوٹ گیا تھا یہانتک کہ ہاتھ چھوڑکر نماز پڑھتے تھے امام شافعی پر محن آئے امام احمد کو بسبب مسئلہ خلق قرآن کے سخت تکالیف ضرب وحبس کی دیگئی شعرانی کہتے ہیں فانظر یا اخی ماجری لھولاء الائمۃ من المتقدمین والمتاخرین وخذ لنفسك اسوۃ فیما تقع فیہ من المحن انتہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور اونکے تلمیذ ارشد حافظ ابن القیم پر جو محن نفی بلد وتشہیر وحبس وتعزیر کے آئے وہ اونکے تراجم میں اہل تاریخ

نے لکھے ہین غرضکہ ہر زمانے مین علما و صلحا و اولیا و عرفا و اہل اللہ و اصحاب سنت مطہرہ و ارباب قرآن و حدیث پر محن و بلایا کا سینہ برستا رہا کوئی زمانہ اس بلا سے خالی معلوم نہین ہوتا ہے امام نسائی صاحب سنن کو اتنا مارا کہ وہ مرگئے امام بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے نکالدیا اونہون نے موضع خرتنگ مین جاکر انتقال کیا قبل زمانہ متوکل خلیفہ کے اہل سنت روایت حدیث سے ممنوع ہوگئے تہے مسئلہ خلق قرآن پر ایک خلق کو سزائے قتل و قید و ضرب دیگئے حدیث مین آیا ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل ابن مسعود نے کہا ہے کہ گویا مین دیکھتا ہون کہ حضرت صلعم ایک پیغمبر کی حکایت کرتے ہین کہ اونکی قوم نے اونکو خون آلودہ کیا تہا وہ خون اپنے چہرہ سے دور کرتے تہے اور کہتے تہے اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون مکہ معظمہ مین جو جو تکالیف کفار قریش نے حضرت کو پہنچائی تہی وہ کتب اہل سیر مین معروف ہین یہانتک کہ مکہ سے ہجرت کی طائف والون نے پتہرون سے پای مبارک کو مجروح کیا تہا ۔

| اگر جملہ را سعدی انشا کند | مگر دفتری دیگر املا کند |
|---|---|

اسی جگہہ سے حدیث مین فرمایا ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ پس جبکہ یہ گہر ہمارا قیدخانہ ٹہیرا تو قیدخانہ مین کسیکو آرام ملسکتا ہے وہ تو خاص واسطے تکلیف ہی دینے کے بنایا گیا ہے جسکو اس دار ناپایدار مین کوئی محنت نہین پہنچی اور عمر اوسکی تحصیل شہوات و تنعم لذات مین بسر ہوگئی سمجہو کہ یہ ایک علامت انجام بدکی ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے شہوات کو ایک پردہ دوزخ کا رکہا ہے جسطرح کہ مکروہات کو ایک پردہ بہشت کا ٹہیرایا ہے حدیث متفق علیہ مین آیا ہے حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ اب جو کوئی مکارہ پر صبر نکرے اور وقوع مصائب پر جزع و فزع کرے تو سمجہو کہ وہ حلاوت دین سے بے نصیب ہے وہ آپنے لیئے مغفرت وجنت نہین چاہتا ہے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ میری دنیا آرام سے گذری میری ساری

آرزوئین اسی جگہہ پوری ہوجائین آخرت سدہرے یا بگڑے تو پہر ایسے شخص کو دعوی اسلام کا بہی کرنا نچاہئے اور جو کوئی کہ ایسا ارادہ کیا کرتا ہے تو اکثر اللہ تعالی اوسکو دنیا دیتا ہے مگر پہر آخرت مین اوسکا حصہ نہین ہوتا ہمکو تو یہ چاہئے کہ ہم متخلق بخلق آلہی اور مقتدی سنت رسالت پناہی ہون تاکہ رتبہ فوز حاصل کرین ورنہ مجرد نجات سے تو محروم نرہین حدیث مین فرمایا ہے لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ویعافیہم ویرزقہم الغرض انبیاء اولیاء علماء اصفیاء عرفاء صلحاء ہمیشہ ہدف تیر محن رہتے ہین اللہ کی سنت اسیطرح جاری ساری طاری ہے شیخ احمد مجدد الف ثانی کو جہانگیر بادشاہ نے سجدہ تحیت نکرنے پر تین سال تک قلعہ گوالیار مین قید رکہا جب شاہجہان بادشاہ ہوئے تب وہ قید سے چہوٹے اونہون نے اس مدت مین قرآن کریم حفظ کرلیا مرزا مظہر جان جان ہاتہہ سے جماعہ نجف خان رافضی کے بضرب قرابین شہید ہوئے الحاصل علماء دین پر غالبًا بسبب حق گوئی وحق پرستی واظہار حق وتبلیغ اوامر ونواہی وتصحیح عقائد خلق کے آفات وبلیات آتی رہتی ہین اور اولیاء پر بسبب اونکے معارف وزہد وتحوہا کے ہجوم مصائب کا ہوا کرتا ہے فساق وفجار ہمیشہ اعداء صلحاء رہتے ہین اور اہل دنیا ہمواره اہل دین کو بنظر حقارت دیکہتے ہین اغنیاء فقراء کی ہجو کرتے ہین جہلاء علماء پر طاعن ہوتے ہین اہل رای اہل حدیث کے باغض ہین وقس علی ذلک شعرانی رح نے کتاب منن کبری مین بذیل خاتمہ کتاب ایک داستان اپنے محن کا لکہا ہے پہر اللہ کا شکر ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ وجود ان محن کا میرے حق مین بروز آخرت مفید ہوگا پہر لکہا ہے وقد قیض اللہ لی فی مصر من الاعداء والحسدۃ جماعۃ یکرہونی ویسبّونی وانا بالضد من ذلک ومع ذلک نفسی تسمح بمقاسمتی لہم فی جمیع حسناتی بل بان یاخذوہا کلہا والقی اللہ تعالی صفر الیدین من جمیع الاعمال الصالحۃ ما عدا الشہادتین معتمدا علی فضلہ فقط لا علی عملی الی قولہ فاعمل یا اخی علی تحصیل الایمان الکامل

حتی تصیر تقاسم عدوّک فی حسناتک من دار الدنیا لا بمانک بانک تاخذ حسناتہ یوم القیامۃ انتہی احاصلہ **حکایت** ابن خطاب نے حقتعالی کو خواب میں دیکھا کہا ای رب مجکو ایسی چیز بتا جسکو مین تجھسے بلا واسطہ اخذ کرون فرمایا ای ابن خطاب من احسن الی من اساء الیہ فقد اخلص للہ شکرا ومن اساء الی من احسن الیہ فقد بدل نعمۃ اللہ کفرا کہا یا رب حسبی فرمایا حسبک انتہی مین کہتا ہون یہی حال جو شعرانی پر گذرا میرا حال اس شہر مین ہے الحمد للہ جو لوگ کہ اہل عدل و فضل ہین وہ مجکو مکروہ نہین رکھتے ہین مین اونہین لوگون کا محسود ہون جو دین سے بے بہرہ محض ہین **قال الشعرانی** وانما یکرہنی من فی دینہ نقص اما من جہۃ حسدہ واما من جہۃ تکبرہ علیّ وہذا لا یقدح فان الناس لابد لہم من عدو وحاسد وایضاح ذلک ان سبب کراہۃ الناس لبعضہم بعضا غالبا انما ہو المزاحمۃ علی الاغراض النفسانیۃ الدنیویۃ لا غیر وانی بحمد اللہ لا اتذکر انی زاحمت احدا قط علی دنیا ولا الی مایوؤل الی الدنیا من تدریس علم او مجلس وعظ او تظاہر بمعصیۃ من زنا او شرب خمر او ترک صلوۃ ونحو ذلک فعلی ما یکرہونی فما بقی الا الحسد وذلک لا یقدح فی کمال العبد لانہ مقرون بالنعمۃ وزوال النعمۃ التی ترضی الحاسد لیس فی ید العبد فعلم ان کل من رأیتہ یکرہک وانت لم تزاحم احدا علی الدنیا ولا تظاہرت بمعصیۃ فاعلم انہ حسود فلا ترجی زوال حسدہ لا باظہار محبتہ ولا بالاحسان الیہ فان ذلک لا یصح انتہی علی خواص رح نے فرمایا ہے من کمال النعمۃ علی العبد وجود عدو وحاسد لیحصل لہ کمال الاجر بالصبر علی عداوۃ الحسّاد ورمیہم لہ بالباطل والزور ولولا ذلک العدو والحاسد لفاتہ ذلک الاجر انتہی

| مسنون شدم زہر کہ بمن کج کند نگاہ | تیر کج است آیہ رحمت نشانہ را |
|---|---|

شیخ افضل الدین رح فرماتے تھے من اساء الیک وزاد فی الاساءة فقد زاد فی لطفہ الیک بقدر ما زاد فی الاساءة فاشہ وان کان اساء اساءة ظاہرة فقد احسن باطنا وان کان اظہر بالاساءة الیک تعالی علیک عند الناس فقد نزل عند اللہ تعالی

# خاتمہ بیان میں تدبیر محن وسوال عافیت کے

آدمی جب مظلوم ہو تو اوسکو یہ چاہیئے کہ اپنے نفس پر اقامت حجت کرے نہ اللہ تعالی پر یہ نہ کہے کہ بندہ زیر تقدیر ہے اور اللہ تعالی فعال ما یرید ہے یا مثل اسکے جسمین کہ رائحہ عدم اقامت حجت کا اپنے نفس پر ہو اس مقام مین وہی شخص ثابت قدم رہتا ہے جو کہ مقام عبودیت مین ذوقا متحقق ہوتا ہے اور جو شخص اس مقام کے ساتھ علما متحقق ہے اوس سے یہ امر حجاب مین رہتا ہے اور وقت وقوع نازلہ کے اوس سے متواری ہوتا ہے **حکایت** سلیمان بن مہران واسطے نماز جمعہ کے نکلے تھے عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے ایک جاریہ نے سطح خانہ سے اونپر غسالہ تنظیف ماہی پھینکدیا عمامہ سے ذیل تک وہ آلودہ ہوگئے فورا تبسم کیا اسیطرح مالک بن دینار پر ایک جاریہ نے خاکستر ڈالدیا اونہون نے جلدی سے یہ بات کہی للہ الفضل یا رب الذی صالحتنی علی النار بالرماد انتہی الحاصل ادب یہ ہے کہ جب کوئی بلا ومحنت بندہ پر آئے تو بندہ اوسکے سبب کو طرف سے اللہ کے پہچانے اگر سبب اوسکا کوئی گناہ ہو تو طرف توبہ کے شتابی کرے اور اگر امتحان ہو طرف سے اللہ کے تو اللہ سے اوسکے دفع پر استعانت چاہیے یا سوال صبر کا اوس بلا پر کرے اگر اللہ کے علم مین تقدیر اوس بلا کی ثابت ہوچکی ہے **قال تعالی** وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر معلوم ہوا کہ اوس ظالم نے جو ظلم ہمپر کیا ہے وہ ہمارے گناہون کے سبب سے ہے اور یہ حقیقت مین ہمارے اعمال کی جزا ہے ہمپر کوئی ظلم نہین ہے ہمارا اوس ظالم کو گالی دینا بُرا کہنا یا مقابلہ کرنا جہل ہے بسبب غلظ حجاب کے ورنہ اگر پتلا پردہ ہوتا تو ہم حکم ظالمین کو اس دار ناپایدار

مین حکم ربانیہ جہنم کا سمجھتے علی حذر سواراسلیئے کہ وہ ہمکو عذاب نکرینگے مگر ہمارے گناہون اور ہماری بے ادبی پر سو جسطرح وہان مردم ظلمہ کا نام ربانیہ نہوگا اسیطرح اسجگہ بہی یہی بات وقت کشف حجاب کے سمجہنا زیبا ہے کیونکہ منبع ایک ہی ہے لکن یہان نسبت ظلم کے طرف ظالم کے کرنا ضرور ہے بخلاف ربانیہ کہ وہ اس دار تکلیف مین نہین ہین سو جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اوسپر کوئی بلا نازل نہو اور اللہ تعالی کسیکو اوسپر مسلط نکرے تو اوسکو چاہیے کہ اوس دروازہ کو جس سے جزا ناگوار داخل ہوتی ہے بند کردے یہ اسطرح ہوتا ہے کہ سارے گناہون کو ترک کردے اوسکی ظاہر وسریرت مین کوئی ایسی شئے نہو جسکو اللہ مکروہ رکہتا ہے کہا ہے کہ عقل یہ ہے کہ جو ایسے حوض کا صاف کرنا چاہے جسکے اندر آب بدبو آتا ہے تو پہلے اوس ناودان کو بند کرے جدہر سے وہ گندہ پانی نازل ہوتا ہے پہر حوض کو صاف کرے ورنہ جتنا حوض کو صاف کریگا اوسکے عوض اوتنا ہی میزاب سے پانی آجائیگا علی خواص رح فرماتے تہے من جہل عظمۃ الذنب الذی وقع فیہ وعوقب من اجلہ فلینظر الی کبر العقوبۃ وصغرہا فان کانت العقوبۃ عظیمۃ فالذنب عظیم وان کانت صغیرۃ فالذنب صغیر یعنے صغر اوس گناہ کا اپنی رای العین مین ہے نہ نزدیک اللہ کے کیونکہ کبہی اللہ بندہ کو ذنب صغیر پر پکڑ لیتا ہے اور کبہی ذنب کبیر مین مسامحت فرماجاتا ہے الحاصل جو مدعی اپنی مظلومیت کا ہے اوسکے لئے کوئی دوا کثرت استغفار سے بڑہکر اور نافع تر نہین ہے اسلئے کہ غالب عقوبات جیسے ضرب حبس وخزی ہے آثار ہین اللہ کے غضب کے اگرچہ بعض بندون کو اوسکا شعور نہو اور اس قاعدہ سے سوا انبیاء علیہم السلام کے اور اونکے ورثہ کاملین کے کوئی خارج نہین ہے فلیس مایصیبہم عن اغضاب من الحق تبارک وتعالی لعصمۃ الانبیاء وحفظ الاولیاء اور جسنے اپنے رب کو غصہ دلایا ہے اوسکے لئے کوئی دوا سوا استغفار کے نہین ہے پس جب بندہ کثرت سے استغفار کریگا اور اوس حد تک پہونچیگا کہ اللہ کا غصہ بجہ جاے کیونکہ اوسکا معارض تہا تو وہ مصیبت اوسیوقت جاتی رہیگی

شعرانی کہتے ہین مینے یہ قاعدہ بہت سے محبوسین کو سکہایا وہ جلد قید سے رہا ہوگئے مینے اونسے کہا کہ تم کثرت سے استغفار کرو اور رات دن اوسکی تکرار رکہو کیونکہ طول حبس کبہی معلق ترک استغفار پہ ہوتا ہے انسان اپنے گناہ کو نہین دیکہتا اسلئے طول حبس مین مبتلا ہوتا ہے کما علیہ اصحاب الجرائم الخائف القلوب فیقول احدہم حبسونی ظلما لا ذنبا ولا سئیۃ ولذالک طال حبسہم **ف** عقوبت اہل اللہ کی اشد تر ہوتی ہے عقوبت غیر اہل اللہ سے بلکہ اونکے غیر کبہی اوس امر کو جسمین اہل اللہ پہنس جاتے ہین گناہ ہی شمار نہین کرتے کیونکہ وہ امر اونکی نگاہ مین صغیر نظر آتا ہے قاعدہ یہ ہے کہ جسکا مرتبہ عظیم ہوتا ہے اوسکا صغیرہ عظیم ٹہیرتا ہے کبہی کوئی اہل اللہ ایک بار ایک شہوت مباح کا متناول ہوتا ہے تو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ہے اور اونکا غیر بارہا بقدر نصاب چوری کرتا ہے مگر اوسکا ہاتہہ نہین کاٹا جاتا **حکایت** شعرانی کہتے ہین مین ایک بار شب عرفہ مین حالت جنابت پر سو گیا مینے خواب مین دیکہا کہ مین ایک جای ویران مین سرگردان ہون مجکو راہ نہین ملتی پہر میرے سامنے ایک برتن لایا گیا جسمین شراب تہی مجکو خواب مین سخت پشیمانی ہوئی قریب تہا کہ مین ہلاک ہوجاؤن مینے اپنے جی سے کہا بہلا مین شب عرفہ مین کسطرح شراب پیون قبل بیدار ہونیکے مجہے معلوم ہوا کہ یہ خواب ہے اور میری آنکہہ مین آنسو تہا مین خوش ہوا اور مینے جانا ان المیزات بالتادیب منصوب علی رحمۃ لی و شفقۃ علی کالیتیم فی حجر تربیۃ ولیہ وولی الیتیم قد یضربہ لیدفع عنہ الوقوع فیما ہو اشد من الضرب انتہی بخلاف اوس شخص کے کہ اللہ اوسکا ولی نہین ہوتا ہے اور وہ جنابت یا حقد وحسد وبغی وغش ومحبت دنیا ونحو ذلک پر سو رہتا ہے اوسکو اللہ کچہہ بہی خواب مین نہین دکہاتا سو آدمی کبہی یون نہ کہے کہ اہل اللہ بڑے مزے مین ہین جبکہ اونکو کسی راحت ظاہر مین امور دنیا سے دیکہے کیونکہ جو تعب اونکے باطن مین ہے اوسکو کوئی تعب لگا نہین کہاتا اور اگر بغیر رشک کرنیکے اوپر نہ بینے تو پہر اونکی کثرت طاعات پر

رشک کرے بالجملہ اس حکمت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب بندہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوا اور وہ یہ کہے کہ مین کیا کرون یہ تو میری تقدیر مین لکہا تہا پہلے اس سے کہ مین پیدا ہون تو یہ کہنا اوسکا بے ادبی ہے ساتہہ اللہ تعالی کے کیونکہ اس کہنے مین ایک رائحہ عدم اقامت حجت کا اپنے نفس پر ہے بلکہ بندہ پر یہ بات واجب ہے کہ اللہ تعالی کی طرف بہاگے اور اوس سے اقالہ اپنے لغزش کا اور مغفرت اپنی زلت کی چاہی هذا هو الذی کلف به وبا فشائه فی هذه الدار فان کون الامور بتقدیر الله تبارک وتعالی تحصیل الحاصل وقد قال تعالی وما ظلمناهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون وقال تعالی وما ظلمناهم ولكن ظلموا انفسهم جن لوگون نے یہ کہا تہا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شئ نحن ولا آباءنا اللہ نے اونکی مذمت فرمائی ہے اگرچہ یہ کہنا اونکا فی نفسہ حق تہا لکن یہ ایسا حق تہا جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا تہا وهذا الخلق غريب فی الفقراء بل غالبهم يسلم لله على كره و يقول العبد مجبور فی عين اختيار ہ اور کبہی یہ شعر پڑہنے لگتا ہے ؏

القاه فی اليم مكتوفا وقال له ؏ اياك اياك ان تبتل بالماء
درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ؏ باز میگوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش

اور کبہی اس مثل سائر کو ذکر کرنے لگتا ہے يد لا تقدر على عضها قبلها ونحو ذلك وكل ذلك لا يجوز عند المحققين لان فيه رائحة عدم اقامة الحجة على نفسه فاياك من مثل ذلك واياك والله يتولى هداك **ف** احادیث مطہرہ مین ترغیب دی ہے سوال عفو وعافیت مین یہ اسلیئے کہ اس سے بڑہکر کوئی نعمت دارین مین نہین ہے تمام مقاصد کونین اسیکے ارد گرد چکر مارتے ہین حولها ندندن انس نے کہا ہے ایک شخص پاس حضرت صلعم کے آیا اور کہا ای رسول خدا ای الدعاء افضل کون دعا بہت بہتر ہے فرمایا سل ربک العافية والمعافاة فی الدنيا والآخرة مانگ اپنے رب سے تندرستی

ومعافی یہان اور وہان اوس شخص نے پہر دوسرے دن آکر یہی سوال کیا کہ کون دعا
افضل ہے حضرتؐ نے وہی جواب دیا اوسنے تیسرے دن آکر پہر یہی کہا حضرتؐ نے
پہر ویسا ہی جواب دیا اور فرمایا اذا أُعطیتَ العافیة فی الدنیا وأُعطیتها فی الاخرة
فقد افلحت یعنی جب تجکو دنیا مین اور آخرت مین عافیت دیگئی تواب تو رستگار ہوگیا
رواہ الترمذی وحسنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایکبار منبر پر کہڑے ہوکر روئے
پہر کہا کہ حضرتؐ درمیان ہمارے منبر پر کہڑے ہوکر روئے تہے اور فرمایا تہا سلوا اللہ
العفو والعافیة فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیة رواہ الترمذی
وابن حبان وقال الترمذی هذا حدیث حسن من هذا الوجه وصححه
ابن حبان واخرجه ایضا من حدیثه احمد والنسائی وابن ماجة والحاکم
وصححه یعنی اللہ سے سوال عفو وعافیت کا کرو بعد یقین یعنے ایمان کے کوئی چیز عافیت
سے بہتر نہین دیگئی ہے شوکانی رح نے کہا ہے العفو هو التجاوز عن العبد بمغفرة
ذنوبه وعدم مواخذته بها اقترفه منها وقال فی الصحاح العافیة هی دفاع
اللہ سبحانه عن العبد انتهی فقوله دفاع اللہ یفید ان العافیة تعم جمیع ما
یدفعه اللہ عن العبد من البلایا کائنة ما کانت قال فی النهایة والعافیة
ان یسلم من الاسقام والبلایا انتهی وهذا یفید العموم کما افاده کلام صاحب
الصحاح وقال فی القاموس العافیة دفاع اللہ عن العبد عافاه اللہ من العلل
والبلایا کاعفاه اللہ من المکروه معافاة وعافیة ووهب له العافیة من
العلل کاعفاه انتهی وهکذا کلام سائر ائمة اللغة وبهذا یعرف ان العافیة
هی دفاع اللہ تعالی عن العبد وهذا الدفع المضاف الی الاسم الشریف یشمل
کل نوع من انواع البلایا والمحن فکل ما دفعه اللہ عن العبد منها فهو عافیة
ولهذا قال النبی صلعم فی هذا الحدیث فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا

من العافیة انتہی ص

| | |
|---|---|
| ای خالق ہر بلند و پستی | شش چیز عطا بکن ز ہستی |
| علم و عمل و فراخ دستی | ایمان و امان و تندرستی |

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ما من دعوة یدعو بہا العبد افضل من اللھم انی اسألک المعافاة فی الدنیا والاخرة رواہ ابن ماجة یعنی کوئی دعا افضل تر اس دعا مذکور سے نہیں ہے معاذ بن جبل کا لفظ رفعا یہ ہے ما من دعوة احب الی اللہ ان یدعو بہا عبد من ان یقول اللھم انی اسألک المعافاة والعافیة فی الدنیا والاخرة رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح شوکانی رح کہتے ہیں فھذا الحدیث قد دل علی ان الدعا بالعافیة احب الی اللہ سبحانہ من کل دعاء کائنا ما کان کما یفیدہ ھذا العموم وتدل علیہ ھذہ الکلیة فجمع ھذا الدعا بھذہ الکلمة بین ثلث مزایا اولہا شمولہ لخیری الدنیا والاخرة وثانیھا انہ افضل الدعا علی الاطلاق وثالثھا انہ احب الی اللہ تعالی من کل دعاء یدعو بہ احد کائنا ما کان انتہی میں اپنی دعا میں یون کہتا ہون یا ارحم الراحمین نسألک العفو والعافیة فی الدنیا والدین یہ اسلیئے کہ لفظ ارحم الراحمین اور لفظ یا ذا الجلال والاکرام اور لفظ یا بدیع السموات والارض اور لفظ یا حی یا قیوم اور لفظ دعائی ذو النون علیہ السلام کی فضیلت سنت مطہرہ میں بہت کچہہ آئی ہے ان الفاظ کو اسماء عظمی کہا ہے جو دعا ان لفظون کے ساتہہ مانگی جاتی ہے اللہ تعالی اوسکو اپنے فضل عمیم و کرم جسیم سے ضرور ہی قبول فرماتا ہے وللہ الحمد والمنة ابو مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی پاس حضرت صلعم کے آیا اور کہا ای رسول خدا کیف اقول حین اسأل ربی یعنی جب مین اپنے رب سے سوال کرون تو کسطرح کہون فرمایا کہہ اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی پہر حضرت نے اپنی اونگلیون کو

طرف ابہام کے جمع کیا یعنی گن رکہا یا کہ یہ چار لفظ ہین پہر فرمایا فان ھولاء یجمعن لک دنیاک وآخرتک رواہ مسلم یعنی یہ الفاظ تیرے لئے دنیا وآخرت کو فراہم کر دیتے ہین انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا تہا کہ دعا درمیان اذان واقامت کے واپس نہین ہوتی ہے اوسپر صحابہ نے کہا ہم کیا کہین فرمایا سلوا اللہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے ما سئل اللہ شیئا احب الیہ من العافیۃ رواہ الترمذی یعنی اللہ تعالی سوال عافیت کو سب اشیاء مین زیادہ تر دوست رکہتا ہے وہ بڑا بدبخت ہے جو کبہی بہی یہ سوال نکرے ؎

| گر طمع خواہد زمن سلطان دین | خاک بر فرق قناعت بعد ازین |
|---|---|

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مینے کہا اے حضرت بہلا اگر مین شب قدر کو جان لون تو پہر کیا کہون فرمایا کہہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا رواہ الترمذی ؎

| کریما بہ بخشای بر حال ما | کہ ہستم اسیر کمند ہوا |
|---|---|

مین کہتا ہون شب قدر کی بزرگی وقبولیت قرآن شریف سے ثابت ہے اور یہ وہ شب ہے کہ بہت کم کسی کو میسر آتی ہے اگر تمام عمر مین ایک بار بہی ہاتہہ آجائے تو سمجہو کہ وہ بڑا بختاور ہے ایسی شب مبارک کے لئے حضرت نے فقط اس مختصر دعا پر جو اکتفا فرمایا پس یہ دلیل روشن ہے اس بات پر کہ اس سوال سے بڑہکر کوئی مراد واسطے مومن کے نہین ہے اور یہ سوال جامع جملہ اقسام مقصودہ مقاصد محمودہ ہے پس انسان پر لازم ہے کہ ہرگز اس سوال عفو وعافیت سے غفلت نکرے اور یہ دعا اپنے اہل واولاد کو بہی سکہاوے غرضکہ اس جگہہ دو لفظ ہین جنکا سوال حضرت نے اللہ سے کیا ایک لفظ عفو ہے وھو العمدۃ فی الفوز بدار المعاد دوسر لفظ عافیت ہے وھی العمدۃ فی صلاح امور الدنیا والسلامۃ من شرورھا وفتنھا اس بنیاد پر یہ دعا منجملہ کلم جوامع اور فوائد نوافع کے ہے فعلی العبد ان یستکثر من الدعا بہما شوکانی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وقد اغنی عن التطویل فی ذکر فوائدھا ومنافعھا ما ذکرہ رسول اللہ صلعم فی الحدیث المتقدم فانھا اذا کانت بحیث لم یعط احد بعد الیقین خیرا منھا فقد فاقت کل الخصال وارتفعت

درجتها عن كل خير حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے ما سال العباد شيئًا افضل من ان يغفر لهم ويعافيهم یعنی سوال نکیا بندون نے کسی شئے کا افضل تر اس بات سے کہ اللہ اونکو بخشدے اور عافیت مین رکھے مجمع الزوائد مین کہا ہے کہ رواه البزار ورجاله رجال الصحيح غير موسى بن السائب وهو ثقة شوکانی رحمہ کہتے ہین ان العمدة الكبرى في نيل السعادة الاخروية هي مغفرة الذنوب وعفو الله عنها والعمدة العظمى بنيل السعادة الدنيوية هو العافية وهذه الكلمة كما ترى فيها ما يبعث رغبات الراغبين الى ادامة طلبات رب العلمين بان يغفر ويعافي فمن رزق الاستكثار من هذا السوال وحظي بتكرير هذا الدعا فقد لاح له عنوان السعادة وفتح له باب الفوز واخذ بطرف النجا انتهى انس کہتے ہین حضرت کا گذر ایک قوم مبتلا پر ہوا فرمایا اما كان هولاء يسألون الله العافية یعنی کیا یہ لوگ اللہ سے سوال عافیت کا نہین کرتے تھے رواه البزار قال في مجمع الزوائد ورجاله ثقات انتهى شوکانی رحمہ کہتے ہین اس حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ سوال عافیت دافع ہر بلا اور رافع ہر محنت وابتلا ہے ولہذا حضرت نے یہ استفہام انکاری کیا گویا اونکو یہ ارشاد فرمایا کہ تمنے کیون اپنی جان کو اس محنت وابتلا مین چھوڑ رکھا ہے حالانکہ تمکو دوا حاسم ومرہم شافی ملسکتا ہے وہ علاج یہی دعاء عافیت ہے تم اللہ سے کیسلئے نفع ہونا اس محنت نازلہ کا اس دعوت کافیہ کے ساتھہ نہین مانگتے وفي هذا ما يزيد النفوس نشاطًا والقلوب بصيرة باستعمال هذا الدعا عند عروض كل داء ومساس كل محنة ونزول كل بلية عباس بن عبد المطلب نے کہا ہے کہ مینے حضرت سے کہا علمني شيئا ادعو الله تعالى به فرمایا سل ربك العافية مینے چند روز توقف کیا پہر جاکر کہا یا رسول اللہ علمني شيئا اسأله ربي فرمایا يا عم سل الله تعالى العافية في الدنيا والآخرة یعنی اونکے دوبارہ سوال کے جواب مین پہر یہی ارشاد کیا کہ اے چچا مانگو تم اللہ سے عافیت دنیا و آخرت کی اخرجه الطبراني في الكبير قال في مجمع الزوائد باسانيد ورجال بعضها رجال الصحيح غير يزيد بن زياد وهو حسن الحديث انتهى اس حدیث کو ترمذی نے بہی روایت کیا ہے اور کہا ہے هذا حديث صحيح اس حدیث مین

دلیل ہے اسبات پر کہ کوئی دعا برابر دعای عافیت کے نہین ہے اور نہ کوئی کلام قائم مقام اس کلام کے
ہوسکتا ہے اور یہ بات اوپر گذر چکی ہے کہ عافیت یہ ہے کہ اللہ بندہ سے بلا کو دور کرے تو جو شخص یہ
دعا کرتا ہے وہ گویا اللہ سے ہر بلا کا دور ہونا مانگتا ہے حضرت صلعم جناب عباسؓ کو بجای باپ کے
سمجھتے تھے اور اونکا حق ویسا ہی جانتے تھے جیسا کہ ولد کو ساتھہ والد کے جاننا چاہیئے تو پھر اونکے
تخصیص کرنے مین ساتھہ اس دعا کے اور مجرد دعای عافیت پر قصر کرنے مین تحریک ہے داعیین کو
ملازمت پر اس دعا کے اور اس بات پر کہ اس دعا کو ایک بڑا وسیلہ طرف اپنے رب کے ٹھہرائین اور اہتمام
وعزم کو ساتھہ اسکے دفع کرین پھر اس سوال کو لفظ دنیا و آخرت سے مکمل کیا فکان ہذا الدعا
من ہذہ الحیثیۃ قد صار عدۃ لکل ضر وجلب کل خیر اللہم انا نسألک العفو والعافیۃ
فی الدنیا والآخرۃ قال الشوکانی رحہ دوسرے لفظ اس حدیث کا ابن عباسؓ سے نزدیک طبرانی کے
معجم کبیر مین یون ہے یا عم اکثر الدعا بالعافیۃ مجمع الزوائد مین کہا ہے وفیہ ہلال بن
خباب وہو ثقۃ وضعفہ جماعۃ وبقیۃ رجالہ ثقات انتہی محمد بن عبد اللہ بن جعفر کہتے
ہین مین ہمراہ عبد اللہ بن جعفر کے تہا اتنے مین ایک آدمی آیا اور اوسنے کہا مجھے ایسی دعا بتا
کہ اللہ اوسکا نفع بخشے کہا مینے حضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے سلوا اللہ العفو والعافیۃ
فی الدنیا والآخرۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر وفی اسنادہ سلیمان بن داؤد الشاذکونی
وفیہ ضعف ابن عباس کہتے ہین حضرتؐ یہ دعا کیا کرتے تھے اللہم انی اسألک العفو
والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی الحدیث رواہ البزار اسمین دلیل ہے اسبات
پر کہ یہ دعا ساتھہ اس کلمہ کے شامل خیر دارین ہے وبالجملۃ فالاحادیث فی ہذا المعنی
کثیرۃ جدا منہا ما ورد فی الدعا بخصوص العافیۃ ومنہا ما ورد فی الدعا بہا مع
غیرہا من الادعیۃ واستیفاء ذلک یحتاج الی مزید بسط مین کہتا ہون کہ جزری رح
نے خاتمہ عدۃ الحصن الحصین مین لکہا ہے فلینظر العاقل مقدار ہذہ الکلمۃ التی اختارہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دون الکلام ولیومن بانہ اعطی جوامع الکلم واختصرت

لہ الحکم فان من اعطی العافیۃ فاز بما یرجوہ قلبًا وقالبًا ودنیا ودینًا ووقی ما
یخافہ فی الدارین علمًا یقینًا ولقد تواتر عنہ صلعم دعائہ بالعافیۃ وورد عنہ
لفظًا ومعنًی من نحو خمسین طریقًا ہذا وقد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر وہو المعصوم
علی الاطلاق حقیقًا فکیف بنا ونحن غرض لسہام القدر وعرض بین النفس والہوی
والشیطان کما ورد فی الخبر انتہی شوکانی بہ حلم راستہ ہیں ومن لہ خبرۃ بعلم السنۃ المطہرۃ
عرف صدق ما قالہ الجزری رح فی کلامہ ہذا الذی ختم بہ کتابہ ان الدعا بالعافیۃ
ورد من نحو خمسین طریقًا والتواتر یثبت بدون ہذا المقدار وبہ تعرف ان ثبوت
الدعا عن رسول اللہ صلعم بالعافیۃ قولًا منہ وتعلیمًا للغیر مقطوع بہ معلوم
صدقہ وصحتہ ما اشتمل علیہ من الفوائد الشاملۃ للدارین ومنہا حسن الخاتمۃ انتہی
اللہم انا نسألک العفو والعافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ اللہم امین وآخر
دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سید المرسلین وخاتم النبیین
وشفیع المذنبین یوم الدین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہم بالاحسان اجمعین ۵
یہ رسالہ مختصر بحمد اللہ روز دوشنبہ ۱۲ ماہ جمادی الاولی ۱۳۰۳ ہجری کو بتوفیقہ تعالی تمام ہوا۔ الحمد للہ الذی
بنعمتہ تتم الصالحات

تمت بالخیر

—— ۰ ❊ ۰ ——

# صحت نامہ تسلیۃ المصاب

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۵ | ۵ | اعتمالی | اعتمال |
| ۶ | ۳ | ثو | تو |
| 〃 | ۷ | یحمکون | یحکمون |
| ۱۳ | ۱۸ | دخل | داخل |
| ۱۴ | ۴ | دارجو | وارجو |
| ۱۵ | ۲۰ | استخذامات | استخدامات |
| ۱۸ | ۳ | عطھم | عظہم |
| ۲۱ | ۴ | عاوتا | عادتا |
| ۲۲ | ۳ | ہوکر | ہومگر |
| ۲۴ | ۲۱ | تجھے | تجھسے |
| ۲۵ | ۱۳ | امنو | آمنوا |
| ۲۶ | ۲۰ | ثابث | ثابت |
| ۲۷ | 〃 | حل | جل |
| ۲۹ | ۷ | بصیر | بصبر |
| ۳۰ | ۱ | کھایا | کھایا پھر جماع کیا |
| 〃 | ۲۰ | دیتا | دنیا |
| ۳۱ | ۶ | وشکر | شکر |
| 〃 | ۱۳ | الارز | الارزۃ |
| ۳۵ | ۱۴ | بھا | یہ |
| ۳۶ | ۱ | سے عام | عام سے |
| ۳۶ | ۱۹ | قیضہ | قبضہ |
| ۳۷ | ۲ | کزر | کرز |
| ۳۹ | ۹ | ابن | ابن حبان |
| 〃 | ۱۸ | علیہا | علیہما |
| 〃 | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۴۱ | ۱۹ | حبیبت | حبیبتہ |
| 〃 | ۲۰ | عندی | عبدی |
| 〃 | ۲۱ | علیہا | علیہما |
| ۴۲ | ۴ | مرتب | مترتب |
| 〃 | ۱۸ | السرونر | السرور |
| ۴۵ | ۷ | پھریہ | یہ |
| 〃 | ۱۳ | منی | بنی |
| ۴۶ | ۷ | امتبلی | المبتلی |
| ۴۸ | ۱۰ | قیطی | قبطی |
| 〃 | ۱۷ | اونکو | اونکی |
| ۵۳ | ۱۹ | ولقد | لقد |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|
| ۵۴ | ۱۹ | کمد | کمبل |
| ۵۶ | ۱۶ | دخلوا | وخلوا |
| ۵۸ | ۵ | قدار | قد را |
| " | ۲۱ | کارسی جان | کاریجان |
| ۵۹ | ۱۷ | الامل | الامـل |
| ۶۰ | ۱۸ | قضیب | قضیب |
| ۶۱ | ۴ | ولا | والا |
| " | ۵ | وفن | دفن |
| ۶۳ | ۱۳ | ۰رضا | مارضا |
| " | ۲۰ | یوسایوما | یوساویوسا |
| ۶۴ | ۴ | قسطنطنیہ | قسطنطینیہ |
| " | ۱۱ | النقل | لنقل |
| " | ۱۹ | ریدی | زیدی |
| " | ۲۰ | سائل | شائل |
| ۶۵ | ۳ | آیادھم | ایادھم |
| ۶۸ | ۷ | کارسی تو | کارتو |
| ۶۹ | ۱۹ | یکون | تکون |
| ۷۱ | ۱۲ | لفظ | لفظ |
| " | ۱۳ | الدار | الدر |
| ۷۱ | ۱۹ | اخراش | خراش |
| ۷۲ | ۷ | انہون | انہین |
| " | ۸ | طولونی | طولون |
| " | ۱۷ | خانقاہ کو | خانقاہ کا |
| ۷۴ | ۸ | تصبرون | القصبرون |
| ۷۵ | ۱ | سمنون کو | سمنون کی |
| ۷۸ | ۱۲ | ۲۳ | ۲۴ |
| ۸۱ | ۱۵ | وعلی | علی |
| ۸۲ | ۱۲ | الی سایؤل | علی مایؤل |
| ۸۶ | ۹ | أباءنا | آباؤنا |
| ۸۷ | ۱۲ | العافیہ | العافیة |
| " | ۱۴ | الهافیة | العافیة |
| " | ۱۹ | بشمل | یشمل |
| ۸۸ | ۱۱ | مزایا | مزایا |
| ۸۹ | ۱۵ | مقاصد | ومقاصد |
| ۹۱ | ۲۰ | لکلمة | الکلمة |
| ۹۲ | ۵ | انتھے | انتھے |
| " | ۹ | الخاطمہ | الخاتمہ |